

# رسول اللہ ﷺ کے سوالات اور صحابہ کے جوابات

تالیف  
فضیلۃ الشیخ  
سلمان نصیف الدھودع

[www.KitaboSunnat.com](http://www.KitaboSunnat.com)

نظر ثانی

ترجمہ و تخریج

محمد اختر صدیقی

احسان اللہ فاروقی

مکتبہ اسلامیہ



## معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب و سنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مَجْلِسُ التَّحْقِیْقِ الْإِسْلَامِیِّ کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق و اجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

## تنبیہ

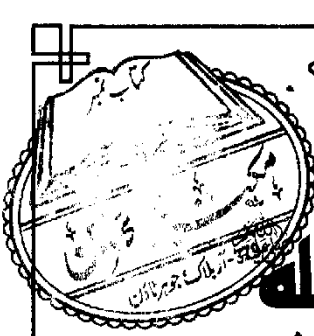
ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے  
کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی  
کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

**PDF** کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے  
درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

✉ [KitaboSunnat@gmail.com](mailto:KitaboSunnat@gmail.com)

🌐 [www.KitaboSunnat.com](http://www.KitaboSunnat.com)



# رسول اللہ ﷺ کے سوالات اور صحابہ کے جوابات

تالیف  
فضیلۃ الشیخ  
سلمان نصیف التمددع

ترجمہ و تخریج  
نظر ثانی  
محکم دختہ صدوقی  
احسان اللہ فاروقی

www.KitaboSunnat.com

مکتبہ اسلامیہ

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں



مکتبہ اسلامیہ

مکتبہ اسلامیہ

لاہور غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور ایم ایف بیسٹ سٹ بیسٹ ہال مقابل شیل پھول پب کوآپل روڈ، فیصل آباد  
041-2631204 - 2641204 042-37244973 - 37232369

Email: maktabaislamiapk@gmail.com, Visit on Facebook page: maktabaislamiapk



## فہرست

13 ----- مُقَدِّمَتَا ..... ❁

### باب اول

15 ----- ایمان اور اسلام کا بیان ..... ❁

16 ----- اسلام کا مضبوط ترین کڑا ..... ❁

17 ----- اسلام اور ایمان کا بیان ..... ❁

20 ----- دین کی فضیلت ..... ❁

21 ----- عمل میں میانہ روی ..... ❁

22 ----- مومنین سے شفقت ..... ❁

23 ----- راوی حدیث (عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ) ..... ❁

### دوسرا باب

24 ----- عسلم کا بیان ..... ❁

24 ----- عسلم کے اثرات ہمیشہ رہتے ہیں؟ ..... ❁

25 ----- عسلم کے لیے سفر ..... ❁

### تیسرا باب

27 ----- طہارت کے مسائل ..... ❁

27 ----- ضرورت کے وقت تیمم کرنا ..... ❁

27 ----- اعضائے وضو کو مکمل اور اچھی طرح دھونے کا بیان ..... ❁

28 ----- ہر وقت با وضو رہنا اور حجید وضو کی فضیلت ..... ❁

29 ----- وضو کے بعد دو رکعت کی ترغیب ..... ❁

- 30 ..... تیمم کا بیان ..... ❁
- 31 ..... غسل کا بیان اور جنابت کا حکم ..... ❁
- 32 ..... مرے ہوئے جانور کی کھال کو پاک کرنے کا بیان ..... ❁

## چوتھا باب

- 33 ..... نماز کا بیان ..... ❁
- 33 ..... نماز کی فضیلت ..... ❁
- 33 ..... نماز میں صفوں کو درست کرنے کا بیان ..... ❁
- 34 ..... نماز فجر کی ترغیب ..... ❁
- 35 ..... رات کی نماز اور اس کی فضیلت ..... ❁
- 36 ..... زیادہ سجدوں کی ترغیب ..... ❁
- 37 ..... نماز میں سورۃ فاتحہ کے بعد ایک اور سورہ کی قراءت ..... ❁
- 37 ..... پنجگانہ نماز کی فضیلت ..... ❁
- 38 ..... طہارت کا بیان ..... ❁
- 40 ..... نماز کے لیے سکون کے ساتھ حاضر ہونا ..... ❁
- 41 ..... تسبیحات نماز ..... ❁
- 43 ..... امام کی قراءت کا حکم ..... ❁
- 46 ..... نماز وتر ..... ❁
- 46 ..... جماعت کی خاطر نماز دوبارہ پڑھنا ..... ❁
- 47 ..... عیدین کے روز جائز کھیل کھیلنا ..... ❁

## پانچواں باب

- 49 ..... زکوٰۃ کے مسائل ..... ❁
- 49 ..... زیورات کی زکوٰۃ ..... ❁

- 50 ..... سخاوت کا بیان ❁
- 52 ..... گھر والوں اور قرابت والوں پر خرچ کرنے کا بیان ❁
- 54 ..... جن پر صدقہ حرام ہے ❁
- 54 ..... غسنی ہونے کے باوجود فقیری کا اظہار کرنا اچھا نہیں ❁

### چھٹا باب

- 56 ..... روزوں کا بیان ❁
- 56 ..... صرف جمعہ کے دن روزہ رکھنا (کیا ہے) ❁
- 57 ..... روزہ کی تفصیل ❁
- 57 ..... مسافر کے روزے کا بیان ❁
- 59 ..... روزہ کی نیت اور جو روزے دار کے لیے متحب ہے ❁
- 60 ..... شعبان کے روزوں کا بیان ❁
- 60 ..... مسلسل روزے رکھنا ❁

### ساتواں باب

- 62 ..... حج کا بیان ❁
- 62 ..... کعبہ کا گنا اور اس کی تعمیر ❁
- 62 ..... نبی ﷺ کا تلبیہ اور قربانی ❁
- 63 ..... فدیہ کے اسباب اور ادائیگی کا بیان ❁
- 65 ..... حائضہ اور نفساء کو حج کے تمام کام سوائے طواف کے روایں ❁
- 67 ..... ضرورت کے وقت قربانی کے اونٹ پر سواری کی جاسکتی ہے ❁
- 67 ..... قربانی کے دن خطبہ ❁

### آٹھواں باب

- 69 ..... جہاد کا بیان ❁

- 69 ----- اللہ تعالیٰ کی راہ میں پڑنے والی گرد و غبار ❁
- 70 ----- اقام شہداء ❁
- 71 ----- محبور سے ہمسائیگی کی فرضیت ساقط ہو جاتی ہے ❁
- 72 ----- تالیف قلب کے لیے عطیہ دینا ❁

## نواں باب

- 74 ----- نکاح کے مسائل ❁
- 74 ----- منیگر کو دیکھنے کے مسائل ❁
- 74 ----- مہر کا بیان ❁
- 75 ----- کنواری سے نکاح کرنا اچھا ہے ❁
- 76 ----- پسندیدہ بیوی ❁
- 78 ----- بیوی کے لیے خاوند کی رضا مندی اور اطاعت کا بیان ❁
- 79 ----- باندیوں کے ساتھ ہم بستری نہ کی جائے جب تک ❁
- 80 ----- رضاعت کا اعتبار بھوک کے وقت ہے ❁
- 80 ----- غُلع کا بیان ❁

## دسواں باب

- 82 ----- وراثت، وصیت اور ہبہ کے مسائل ❁
- 82 ----- (بچوں کے مابین) مساویانہ تقسیم ہو ❁
- 84 ----- ذوی الارحام کی میراث کا بیان ❁

## گیارہواں باب

- 85 ----- خرید و فروخت کے مسائل ❁
- 86 ----- قرضہ لینا کیسا ہے ❁
- 87 ----- مردہ بوجہ اپنے قرض کے گروی رہتا ہے ❁



- 88 ----- ادائیگی قرض کی دعا ❁
- 89 ----- غم اور بے چینی دور کرنے کی دعا ❁
- 90 ----- شراکت کا بیان ❁
- 90 ----- صاع ❁
- 91 ----- ضمانت کا بیان ❁
- 92 ----- بلند و بالا عمارت بنانا ❁

### بار ہواں باب

- 93 ----- حدود کے مسائل ❁
- 93 ----- حرام کو عسائیہ اپنانے پر سزا ہونی چاہیے ❁
- 93 ----- مرد اور عورت کا قتل ❁
- 94 ----- درجات کی بلندی کا بیان ❁

### تیر ہواں باب

- 96 ----- امارۃ اور قضاء کے مسائل ❁
- 96 ----- اجتہاد کا بیان ❁
- 97 ----- محمد ﷺ کی امت کا مفلس شخص ❁
- 97 ----- جانوروں کی خبر گیری اچھی طرح کرنا چاہیے ❁

### چودہ ہواں باب

- 99 ----- قسم اور نذر کے مسائل ❁
- 99 ----- اس نذر کا کوئی اعتبار نہیں جو طاعت سے بڑھ کر ہو ❁

### پندرہواں باب

- 100 ----- شکار کا بیان ❁

100 ----- گھریلو گدھے کا گوشت کھانا حرام ہے

## سولہواں باب

101 ----- لباس اور زینت کا بیان

101 ----- گھریلو سامان

102 ----- کپڑوں کا رنگ

103 ----- اون اور بالوں وغیرہ سے بنا ہوا لباس پہننا جائز ہے

104 ----- خوشحالی پر ناپسندیدگی

104 ----- مرد حضرات کے لیے سونا پہننا حرام ہے

105 ----- ریشمی کپڑا پہننا مردوں کے لیے حرام ہے

106 ----- بالوں کو مہندی لگانا کیسا ہے

## سترہواں باب

107 ----- نیکی اور صلہ رحمی کا بیان

107 ----- مخلوق خدا پر رحم واجب ہے

108 ----- بزرگوں کی زیارت باعث فضیلت ہے

108 ----- عزت جیسی چیز کی سخاوت

109 ----- غصہ اور غضب کا بیان

110 ----- غیبت حرام ہے

110 ----- والدین سے حسن سلوک کرنا

111 ----- پڑوسی کو ستانا منع ہے

## اٹھارہواں باب

113 ----- آداب زندگی

- 113 ----- عمدہ اخلاق ❁
- 113 ----- اچھے برتاؤ کا بیان ❁
- 114 ----- لعنت کرنے سے پرہیز کرنا چاہیے ❁
- 114 ----- نبی ﷺ کی موجودگی میں اشعار پڑھنا ❁

### انیسواں باب

- 116 ----- ذکر اور دعا کا بیان ❁
- 116 ----- لا الہ الا اللہ افضل ذکر ہے ❁
- 117 ----- اللہ کے نزدیک پسندیدہ کلام ❁
- 118 ----- جامع ترین تسبیح ❁
- 119 ----- ذکر کی فضیلت ❁
- 120 ----- سبحان اللہ کی فضیلت ❁
- 121 ----- تسبیح کی فضیلت ❁
- 122 ----- لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰہ کی فضیلت ❁
- 123 ----- سورۃ اخلاص کی فضیلت ❁
- 124 ----- ادائیگی قرض کی دعا ❁
- 125 ----- اللہ تعالیٰ کی رحمت ❁

### بیسواں باب

- 126 ----- توبہ اور زہد کا بیان ❁
- 126 ----- دنیا سے بے رغبتی ❁
- 127 ----- دنیا سے بے رغبتی کا بیان ❁
- 128 ----- امید رکھنے کی ترغیب ❁
- 130 ----- بلا ضرورت عمارت بنانا، ناپسندیدہ ہے ❁

- 131 ----- فقیری اور فقراء کی فضیلت ❁
- 132 ----- اللہ تعالیٰ کے حکم پر صبر کرنا اجر عظیم کا باعث ہے ❁
- 133 ----- بعثت نبوی ﷺ سے قبل وفات پانے والے لوگوں کا حال ❁
- 135 ----- صاحب دنیا گناہوں سے محفوظ نہیں رہ سکتا ❁
- اس امت کے آخر میں آنے والے نخل اور لالچ ❁
- 135 ----- میں ہلاک ہوں گے ❁
- 136 ----- آخرت کا حال ❁
- 136 ----- ابلیس بمع رفقاء ❁
- 137 ----- زندگی کے آخری اعمال ہی معتبر ہیں ❁

### اکیسواں باب

- 139 ----- طب کا بیان ❁
- 139 ----- بیماری پر صبر کرنے کی فضیلت ❁
- 139 ----- حلق کے ذریعے دوا ڈالنا پسندیدہ فعل ہے ❁

### بائیسواں باب

- 141 ----- جنازے کے مسائل ❁
- 141 ----- تعویذ، گندے لٹکانا منع ہے ❁
- 141 ----- عورتوں کو قبروں کی زیارت سے روکا جائے ❁

### تیسواں باب

- 144 ----- فضائلِ قرآن مجید ❁
- 144 ----- قرآن مجید کی عظیم ترین سورہ ❁
- 144 ----- قرآن مجید کی سب سے بڑی آیت ❁

- 145 ----- قرآن مجید کی فضیلت کا بیان ❁
- 146 ----- سورہ قل ہو اللہ أحد کی فضیلت ❁
- 146 ----- سورہ زلزال، سورہ الکافرون اور سورہ نصر کی فضیلت ❁
- 148 ----- سورہ بقرہ کی فضیلت ❁

### چوبیسواں باب

- 149 ----- فضائل صحابہ رضی اللہ عنہم ❁
- 149 ----- عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی فضیلت ❁
- 149 ----- ام المؤمنین سیدہ صفیہ بنت حبیبہ رضی اللہ عنہا کی فضیلت ❁

### پچیسواں باب

- 151 ----- قیامت، جنت اور جہنم کا بیان ❁
- 151 ----- جہنم کی گہرائی ❁
- 151 ----- قرآن مجید کی تفسیر کا بیان ❁





بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

## مُتَلَمَّتَا

ہر قسم کی حمد و ثنا اللہ رب العالمین کے لیے ہے اور لاکھوں درود و سلام ہوں معلم انسانیت (ﷺ) اور آپ کے بہترین ساتھیوں پر۔

زیر نظر کتاب کا انداز و بیان اس طرح ہے کہ نبی ﷺ صحابی رضی اللہ عنہ سے سوال کرتے ہیں اور صحابی رضی اللہ عنہ جواب دیتے ہیں۔

پھر آپ جواب کا رخ اس طریقہ پر پھیر دیتے ہیں کہ وہ تمام لوگوں کے لیے ایک شرعی حکم قرار پاتا ہے۔

## بطور مثال

① سیدنا عمران بن حصین خزاعی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی کو دیکھا جو الگ بیٹھا تھا اور اس نے لوگوں کے ساتھ نماز نہیں پڑھی تھی۔

آپ نے فرمایا: ”اے فلاں! تم نے لوگوں کے ساتھ نماز کیوں نہیں پڑھی؟“ اس نے جواب دیا میں جنبی ہوں اور پانی میسر نہیں۔

آپ ﷺ نے فرمایا: ”مٹی سے تیمم کر لو یہی (غسل جنابت اور وضو کے لیے) کافی ہے۔“

اگر آپ صحابی رضی اللہ عنہ کے جواب پر خاموشی اختیار فرماتے تو حکم شرعی یہ ہوتا کہ اگر جنبی کو پانی نہیں ملتا تو اس کو نماز معاف ہے۔ لیکن نبی ﷺ نے ایک شرعی حکم کی وضاحت کی کہ جس کو بھی جنابت لاحق ہو جائے اور پانی موجود نہ ہو تو وہ تیمم کر لے اور یہ حکم شرعی ایسا ہے جو تمام لوگوں کے لیے اور قیامت تک باقی ہے۔

② سیدہ جویریہ بنت حارث رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی ﷺ جمعہ والے دن میرے پاس تشریف لائے میں روزہ سے تھی۔ آپ نے دریافت فرمایا: ”کیا تم نے گزشتہ کل بھی روزہ رکھا تھا؟“

سیدہ جویریہ رضی اللہ عنہا بولیں! نہیں۔

آپ نے فرمایا ”کیا تم نے آئندہ کل روزہ رکھنا ہے؟“

سیدہ جویریہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا! نہیں۔

آپ نے فرمایا ”پھر یہ روزہ توڑ دے۔“

نبی ﷺ ام المؤمنین رضی اللہ عنہا کے جواب پر خاموش نہ رہے بلکہ یہ واضح کیا کہ صرف جمعہ کے دن روزہ رکھنا مکروہ ہے۔

میری اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ درست بات اور راہِ حق کی طرف راہنمائی فرمائے۔  
اور ہماری خطاؤں سے درگزر فرمائے، علم سے نفع اٹھانے اور عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے!  
اور اللہ ہی سیدھے راستے کی طرف راہنمائی فرمانے والا ہے۔

سلمان نصیف الدحدوح

## باب اول

## ایمان اور اسلام کا بیان

**سوال** کیا تم لوگ اس بات کی گواہی نہیں دیتے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں اللہ کا رسول ہوں؟

**جواب** سیدنا ابوشریح خزاعی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا: ”کیا تم لوگ اس بات کی گواہی نہیں دیتے ہو کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، اور میں اللہ کا رسول ہوں؟“ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کیوں نہیں یعنی ہم اس بات کی گواہی ضرور دیتے ہیں۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اس قرآن کا ایک سرا اللہ کے ہاتھ میں ہے، اور دوسرا سراسر اتم لوگوں کے ہاتھ میں ہے۔ لہذا اس کو مضبوطی سے تھام لو ہلاکت اور گمراہی سے محفوظ رہو گے۔“

فاللہ: قرآن مجید اللہ تعالیٰ اور بندے کے درمیان واسطہ ہے۔ یعنی اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کو ایک حکم نامہ کی حیثیت دے کر نازل فرمایا جو بندے کی زندگی کی تمام حرکات کو محیط ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے بندے کو اپنی رحمت میں شامل کرتا ہے اور بندے سے قرآن مجید پر عمل کا مطالبہ کرتا ہے تاکہ پڑھنے پر ثواب عطا فرمائے۔ جو شخص قرآن کو اخلاص کے ساتھ پڑھتا ہے تو اس پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے سکون اور حفاظت کا سایہ ہوتا ہے۔

لہذا مسلمانوں پر قرآن مجید کے معنی میں غور و فکر کرنا، اس کے احکام کو سمجھنا اور اس کے نور سے روشنی حاصل کرنا لازمی ہے تاکہ ان سے ذلت اور رسوائی دور رہے۔ قرآن مجید میں حکمت اور صحیح راہنمائی ہے۔ قرآن مجید حق اور عمدہ اخلاق کی طرف دعوت دیتا ہے۔

راوی حدیث (ابوشریح خزاعی رضی اللہ عنہ) عمرو بن خوید اور بعض کے نزدیک خوید بن عمرو کعبی عدوی خزاعی ہیں۔ فتح مکہ سے پہلے اسلام قبول کیا مدینہ میں ۶۸ھ کو وفات پائی۔

طبرانی، المعجم الكبير: ۴ / ۱۸۸؛ سلسلة الاحاديث الصحيحة للالباني: ۱۳۷

**سوال** تم لوگ اس بات کی گواہی نہیں دیتے ہو کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، اور میں اللہ کا رسول ہوں اور قرآن مجید اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل کردہ ہے؟

**جواب** سیدنا جبریل بن مطعم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم مقامِ جحہ میں نبی کریم ﷺ کے ہمراہ تھے، آپ نے دریافت فرمایا: ((أَلَيْسَ تَشْهَدُونَ أَنَّ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنِّي رَسُولُ اللَّهِ، وَأَنَّ الْقُرْآنَ جَاءَ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ؟)) ”کیا تم لوگ اس بات کی گواہی نہیں دیتے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، اور میں اللہ کا رسول ہوں اور قرآن مجید اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل کردہ ہے؟“ ہم نے عرض کیا: کیوں نہیں۔

آپ ﷺ نے فرمایا: ”خوش ہو جاؤ، اس قرآن کا ایک سرا اللہ کے ہاتھ میں ہے اور دوسرا سراسر تم لوگوں کے ہاتھ میں ہے، لہذا اس کو مضبوطی سے تھام لو ہلاکت اور گمراہی سے محفوظ رہو گے۔“ ❁

**فائدہ:** گزشتہ حدیث میں اس کا مفہوم ذکر ہو چکا ہے۔  
راوی حدیث (جبریل بن مطعم رضی اللہ عنہ) پورا نام جبریل بن مطعم بن عدی بن نوفل قرشی تھا۔ بڑے حلیم الطبع اور باوقار شخصیت کے مالک تھے۔ خاندانِ قریش کے نسب نامے جانتے تھے فتح مکہ سے قبل اسلام قبول کر کے مدینہ تشریف لے آئے۔ ان کی وفات میں اختلاف ہے ۵۸ھ یا ۵۹ھ کو مدینہ منورہ میں فوت ہوئے۔

ان سے ۶۰ احادیث مروی ہیں

## اسلام کا مضبوط ترین کڑا

**سوال** اسلام کا مضبوط ترین کڑا کون سا ہے؟

**جواب** سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے آپ نے فرمایا: ”اسلام کا مضبوط ترین کڑا کون سا ہے؟“ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے جواب دیا: نماز۔

آپ ﷺ نے دریافت فرمایا: ”بہتر نماز کے بعد کون سا عمل ہے؟“

❁ طبرانی، المعجم الكبير ۲/ ۱۲۶؛ صحيح الترغيب والترهيب للالباني، ۱/ ۱۰ رقم الحديث: ۳۷

صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: رمضان کے روزے۔

پھر آپ نے دریافت فرمایا: ”اس کے بعد نیک عمل کون سا ہے؟“

صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: جہاد۔

آپ ﷺ نے پھر پوچھا: ”اس کے بعد نیک عمل کون سا ہے؟“ پھر آپ نے خود ہی جواب دیا: ”ایمان کا مضبوط ترین کڑا یہ ہے کہ محض اللہ کی رضا کے لیے کسی سے محبت کرو اور اللہ کی رضا کے لیے کسی سے دشمنی کرو۔“ ❁

فائدہ: اس حدیث شریف میں ان امور کی وضاحت کی گئی ہے جن کے ذریعے انسان وافر نیکیاں کما سکتا ہے۔ وہ اعمال جلیلہ جو اسلام کے رابطے کو مضبوط اور ایمان کو بڑھاتے ہیں وہ نماز، روزہ اور جہاد ہیں۔ ایمان کا مضبوط ترین کڑا یہ ہے کہ محض اللہ کی رضا کے لیے کسی سے محبت اور اللہ کی رضا کے لیے کسی سے دشمنی ہو۔

راوی حدیث (براء بن عازب رضی اللہ عنہ) براء بن عازب بن حارث، ان کی کنیت ابوعمارہ ہے۔ انصار قبیلہ اوس سے تعلق تھا باپ بھی شرف صحابیت سے بہرہ ور اور بیٹا بھی، غزوہ بدر میں کم عمری کی وجہ سے شریک نہ ہو سکے۔ پہلا معرکہ جس میں انہوں نے شرکت کی احدا خندق ہے۔ رے کو ۴ھ میں فتح کیا۔ جنگ جمل، جنگ صفین اور معرکہ نہروان میں سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے رفقاء میں سے تھے۔ کوفہ میں ۲۷ھ میں فوت ہوئے۔

ان سے ۱۳۰۵ احادیث مروی ہیں۔

## اسلام اور ایمان کا بیان

**سوال** اے عمر رضی اللہ عنہ (جانتے ہو سائل کون تھا؟

**جواب** سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک روز ہم رسول اکرم ﷺ کی مجلس میں حاضر تھے۔ ایک ایسا آدمی آیا جس نے سفید کپڑے پہنے ہوئے تھے، وہ اپنے زانوں آپ کے زانوں سے ملا کر بیٹھ گیا، اپنے دونوں ہاتھ اپنی رانوں پر رکھ لیے اور پوچھنے لگا: اے محمد ﷺ! مجھے اسلام کے بارے میں بتلائیے (اسلام کیا ہے)؟

❁ مسند احمد، ۵/۶۰؛ صحیح الترغیب والترہیب، للالبانی: ۹۴/۲، رقم الحدیث: ۳۰۳۰۔

آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ((الْإِسْلَامُ أَنْ تَشْهَدَ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ وَتُقِيمَ الصَّلَاةَ، وَتُؤْتِيَ الزَّكَاةَ، وَتَصُومَ رَمَضَانَ وَتَحُجَّ الْبَيْتَ إِنْ اسْتَطَعْتَ إِلَيْهِ سَبِيلًا))

”اسلام یہ ہے کہ تم اس بات کی گواہی دو کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں، نماز کی پابندی کرو، زکوٰۃ ادا کرو، رمضان کے روزے رکھو اور بیت اللہ کا حج کرو بشرطیکہ سفر کا خرچ میسر ہو۔“

اس نے کہا، آپ ﷺ نے سچ فرمایا۔

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہمیں تعجب ہوا اس پر کہ یہ سوال کرتا ہے (ایک لاعلم کی طرح) اور تصدیق کرتا ہے (جیسے سب کچھ جانتا ہو) پھر کہنے لگا، ایمان کے بارے میں بتائیں؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ((أَنْ تُؤْمِنَ بِاللَّهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَرُسُلِهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ، وَتُؤْمِنَ بِاللَّهِ وَخَيْرِهِ وَشَرِّهِ))

”تو اللہ پر، اس کے فرشتوں پر، اس کی کتابوں پر، اس کے رسولوں پر، یوم آخرت پر اور اچھی یا بری تقدیر پر ایمان لائے۔“

اس نے کہا، آپ ﷺ نے سچ فرمایا۔

پھر کہنے لگا، احسان کیا ہے؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ((أَنْ تَعْبُدَ اللَّهَ كَمَا نَكَ تَرَاهُ فَإِنْ لَمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَإِنَّكَ يَرَاكَ))

”احسان یہ ہے کہ تم اللہ تعالیٰ کی عبادت اس طرح کرو جیسے کہ تم اسے دیکھ رہے

ہو اور اگر یہ حالت نہ ہو تو یوں سمجھو کہ وہ تمہیں دیکھ رہا ہے۔“

پھر وہ بولا، قیامت کے بارے میں بتائیے (کہ وہ کب آئے گی)؟

آپ نے فرمایا: ”جواب دینے والا سوال کرنے والے سے زیادہ علم نہیں رکھتا۔“

پھر وہ بولا قیامت کی نشانیاں تو بتا دیں؟

آپ نے فرمایا: ”یہ کہ لوٹڈی مالکہ کو جنم دے (نافرمان ہو)، جب ننگے پاؤں، ننگے



بدن والے بکریوں کے چرواہے بلند و بالا عمارتیں بنانے میں مقابلہ کریں گے (تو سمجھ لو) یہ قیامت کی نشانیوں میں سے ہیں۔“

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، وہ چلا گیا میں نے تھوڑی دیر انتظار کیا، مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”عمر رضی اللہ عنہ جانتے ہو سائل کون تھا؟“ میں نے کہا، اللہ اور اس کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم بہتر جانتے ہیں۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”وہ جبریل امین تھے جو تم لوگوں کو تمہارا دین سکھانے آئے تھے۔“ ایک حدیث میں کچھ الفاظ زیادہ ہیں کہ ”قیامت کا وقت ان پانچ چیزوں میں سے ہے جن کا علم اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کو نہیں۔“ پھر آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی:

﴿إِنَّ اللَّهَ عِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ﴾

”بے شک اللہ تعالیٰ ہی کے پاس قیامت کا علم ہے۔“

وہ آدمی چلا گیا بعد میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اس کو بلاؤ۔“ لیکن صحابہ رضی اللہ عنہم اس کو نہ دیکھ پائے۔

پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”وہ جبریل امین تھے جو لوگوں کو ان کا دین سکھانے آئے تھے۔“

فائدہ: جبریل انسانی شکل میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھ کر اسلام، ایمان، احسان، قیامت اور اس کی نشانیوں کے متعلق دریافت کیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا جواب دیا۔

اس انٹرویو کا مقصد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو دین سکھانا تھا۔

راوی حدیث (عمر رضی اللہ عنہ) سے مراد سیدنا عمر بن خطاب بن نفیل بن عبد العزیٰ، کنیت ابو حفص ہے۔ نادر الوجود شخصیت تھے مسلمانوں کے دوسرے خلیفہ تھے۔ انہوں نے آفاق کو حکم، عدل اور فتوحات سے بھر دیا تھا۔ دور جاہلیت میں قبیلہ قریش کے سفیر تھے۔ ۶ نبوت ذی الحجہ کو دار ارقم میں دست نبوت پر بیعت کر کے دائرہ اسلام میں داخل ہوئے۔ ان کے قبول اسلام میں

۳۱/ لقمان: ۳۴۔ نسائی، کتاب الایمان و شرائعہ باب طعم الایمان، رقم الحدیث:

۴۹۹۲، بخاری: ۴۸، مسلم: ۹، ترمذی: ۲۶۱۰، ابویوسف: ۴۶۹۵، ابن ماجہ: ۶۳۔

ان کے بہنوئی سعید رضی اللہ عنہ اور بہن فاطمہ رضی اللہ عنہا کا بڑا کردار ہے۔ سارے غزوات میں شریک رہے مگر تبوک میں شرکت نہ کر سکے۔ ان کے عہد خلافت میں فتوحات کا سیلاب اُٹ آیا تھا۔ عراق، فارس، شام، اور مصر وغیرہ کے علاقے اسلامی سلطنت کی حدود میں شامل ہوئے۔

مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کے غلام ابولولہ کے ہاتھوں سے مقام شہادت پر فائز ہوئے۔ یہ شہادت کا واقعہ ۲۲ھ محرم الحرام میں پیش آیا ان سے ۱۹۳۵ء حدیث مروی ہیں۔

## دین کی فضیلت

**سوال** اے معاذ رضی اللہ عنہ! کیا تم کو معلوم ہے کہ اللہ تعالیٰ کا بندوں پر کیا حق ہے اور بندوں کا حق اللہ تعالیٰ پر کیا ہے؟

**جواب** سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ میں نبی ﷺ کے پیچھے خنجر پر سوار تھا جسے عفیر کہا جاتا تھا۔

آپ نے مجھ سے دریافت فرمایا کہ اے معاذ رضی اللہ عنہ! کیا تجھے معلوم ہے کہ اللہ تعالیٰ کا بندوں پر اور بندوں کا اللہ تعالیٰ پر کیا حق ہے؟

میں نے عرض کی کہ اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول ﷺ بہتر جانتے ہیں۔

آپ ﷺ نے فرمایا: ((فَإِنَّ حَقَّ اللَّهِ عَلَى الْعِبَادِ أَنْ يَعْبُدُوا اللَّهَ وَلَا يُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا وَحَقُّ الْعِبَادِ عَلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ أَلَّا يُعَذِّبَ مَنْ لَا يُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا))

”بندوں پر اللہ تعالیٰ کا حق یہ ہے کہ وہ صرف اسی کی عبادت کریں اور کسی کو اس کا شریک نہ ٹھہرائیں، بندوں کا حق اللہ تعالیٰ پر یہ ہے کہ وہ اس کو عذاب نہ دے جو اس کے ساتھ شرک نہ کرے۔“

سیدنا معاذ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا، یا رسول اللہ! میں لوگوں کو خوشخبری نہ دے دوں؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ”ایسا ہرگز نہ کرنا کیونکہ پھر وہ اسی پر بھروسہ کر لیں گے۔“ ❁

❁ مسلم کتاب الایمان، باب الدلیل علی ان من مات علی التوحید دخل الجنة قطعاً رقم الحدیث:

۳۰۔ بخاری: ۲۸۵۶، ترمذی: ۲۶۴۳۔

فائدہ: اس حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے اس بات کو واضح کیا کہ اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کا اقرار دل و زبان سے ہونا چاہیے اور جب بندہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرے تو اللہ تعالیٰ بھی اپنے فضل و کرم سے ذمہ لے لیتے ہیں کہ اسے عذاب نہ دے۔

راوی حدیث (معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ) بن عمرو بن اوس بن عائد بن عدی انصاری تھے۔ قبیلہ خزرج سے تعلق تھا۔ ابو عبد الرحمن ان کی کنیت تھی۔ ۱۸ سال کی عمر میں مسلمان ہوئے تھے۔ غزوہ بدر وغیرہ میں شریک ہوئے۔ احکام قرآن کو جاننے میں بے مثل تھے۔ نبی کریم ﷺ نے ان کو یمن کا قاضی اور حاکم بنایا۔ بزرگ فقہائے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے تھے۔ ۷۱ھ میں شام میں وفات پائی۔ اس وقت ان کی عمر ۳۴ سال تھی۔

ان سے ۱۱۵۷ھ حدیث مروی ہیں۔

## عمل میں میانہ روی

**سوال** مجھے خبر ملی ہے کہ آپ (ہمیشہ) رات کو قیام کرتے ہو اور دن کو روزہ رکھتے ہو؟

**جواب** سیدنا عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا: ”اے عبد اللہ رضی اللہ عنہ! مجھے خبر ملی ہے کہ آپ (ہمیشہ) رات کو قیام کرتے ہو اور دن کو روزہ رکھتے ہو؟“

میں نے عرض کیا، اسی طرح ہے۔

آپ نے فرمایا: ”اس طرح مت کرو اگر تم ایسا کرتے رہے تو اپنی آنکھوں کو خراب کر دو گے اور اپنے آپ کو تھکا دو گے، یقیناً تمہارے جسم کا تمہارے اوپر حق ہے تمہاری بیوی کا تم پر حق ہے۔ روزہ رکھو بھی اور ترک بھی کرو، رات کو قیام بھی کرو اور آرام بھی کرو۔“ ❁

فائدہ: عبادت میں میانہ روی آپ ﷺ کو پسند تھی وہ اس طرح کہ نہ مسلسل روزے رہے جائیں اور نہ مسلسل روزوں کو چھوڑ دیا جائے (نفل روزے نہ کہ رمضان کے روزے وہ مسلسل

❁ بخاری، کتاب الجمعة باب ما یکرہ من ترک قیام اللیل لمن کان یقومہ رقم الحدیث:

۱۱۵۳۔ مسلم: ۱۱۵۹۔

فرض ہیں) رات کو قیام بھی ہو اور نیند بھی ہوتا کہ نہ تو آنکھیں خراب ہوں اور نہ جسم کمزور ہو کہیں ایسا نہ ہو کہ انسان عبادت سے اکتا جائے۔ جس کے نتیجے میں اجر و ثواب سے محروم ہو جائے۔ جیسے جسم کو سکون دینا لازمی ہے ویسے ایک مسلمان کے لیے یہ بھی ضروری ہے کہ وہ اپنے اہل و عیال کے لیے اخراجات اور دیگر ضروریات کا بھی خیال رکھے۔

## مؤمنین سے شفقت

**سوال** کیا تم لوگ اس بات پر خوش ہو کہ تم اہل جنت میں سے ایک چوتھائی ہو؟  
**جواب** سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک خیمے میں تھے۔ آپ نے فرمایا: ”کیا تم لوگ اس بات پر خوش ہو کہ اہل جنت میں سے ایک چوتھائی تم ہو۔“

ہم نے عرض کیا، ہاں۔ (یعنی ہم خوش ہیں)  
 آپ نے فرمایا: ”کیا تم اس بات پر خوش ہو کہ اہل جنت میں سے ایک تہائی تم ہو؟“  
 ہم نے عرض کیا ”ہاں“  
 پھر آپ نے فرمایا: ”کیا تم اس بات پر خوش ہو کہ اہل جنت میں سے آدھے تم ہو؟“ ہم نے عرض کیا ”ہاں“

پھر آپ نے فرمایا: ”اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے! مجھے امید ہے کہ اہل جنت میں سے آدھے تم ہو اور اس کی وجہ یہ ہے کہ جنت میں صرف مسلمان ہی جائیں گے اور آپ لوگوں کی تعداد اہل شرک کے مقابلے میں اتنی ہے جیسے سیاہ بیل کے جسم پر کچھ سفید بال ہوں یا سرخ بیل کے جسم پر کچھ سیاہ بال ہوں۔“ ❁  
 فائدہ: آپ ﷺ کی یہ خواہش تھی کہ آپ ﷺ کے پیروکاروں کی تعداد جنت میں کم از کم آدھی ہو۔ مسلمانوں کی تعداد اہل شرک کے مقابلے میں اتنی ہے جیسے سیاہ بیل کے جسم پر کچھ سفید بال ہوں۔

❁ بخاری، کتاب الرقاق، باب کیف الحشر رقم الحدیث: ۶۵۲۸۔

راوی حدیث (عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ)

راوی حدیث (عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ) بن غافل بن حبیب الہذلی، کنیت ابو عبد الرحمن اسلام لانے میں ان کا چھٹا نمبر ہے۔ نہایت عقلمند و دانش مند فقہائے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں شمار ہوتے تھے۔ عزوہ بدر سمیت کئی غزوات میں شریک ہوئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خادم خاص تھے۔ صاحب التعلین تھے۔ مدینہ منورہ میں ۳۲ھ میں فوت ہوئے۔ اس وقت ان کی عمر تقریباً ساٹھ (۶۰) برس کی تھی۔

ان سے ۱۸۴۸ احادیث مروی ہیں۔

## دوسرا باب

## علم کا بیان

علم کے اثرات ہمیشہ رہتے ہیں

سوال جان لے؟

جواب سیدنا عمرو بن عوف رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے سیدنا بلال بن حارث رضی اللہ عنہ کو فرمایا: ”جان لے۔“

جواباً سیدنا بلال رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یا رسول اللہ ﷺ میں کیا جانوں؟  
پھر دوسری مرتبہ آپ نے فرمایا: ”جان لے۔“

سیدنا بلال رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یا رسول اللہ ﷺ میں کیا جانوں؟

آپ نے ارشاد فرمایا: ”جس شخص نے میری سنتوں میں سے کسی ایسی سنت کو زندہ کیا جس پر عمل میرے بعد ختم ہو چکا ہو تو اس کو اتنا ہی ثواب ملے گا جتنا اس سنت پر عمل کرنے والے تمام لوگوں کو ملے گا جب کہ لوگوں کے اپنے ثواب میں سے کوئی کمی نہیں کی جائے گی اور جس شخص نے بدعت ایجاد کر لی جس میں اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی رضا نہ ہو تو اس کو ان تمام لوگوں کا گناہ ہوگا جو اس بدعت پر عمل کریں گے جب کہ بدعت کرنے والے لوگوں کے اپنے گناہوں کی سزا سے کوئی چیز کم نہیں ہوگی (یعنی وہ بھی پوری سزا پائیں گے)۔“ ❁

فائدہ: اس حدیث میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس شخص کے لیے اجر عظیم ہے جو سنت کو زندہ کرتا ہے اور بدعتی کے لیے عذاب ہے۔ جو شخص ایسی سنت کو زندہ کرتا ہے جو لوگوں کے ہاں چھوڑی جا چکی ہو تو ایسے شخص کے لیے تا قیامت اتنا ہی ثواب ملے گا جتنا اس سنت پر عمل کرنے والے تمام لوگوں کو ملے گا جب کہ لوگوں کے ثواب میں سے کوئی کمی نہیں کی جائے گی اور جس شخص نے ایسی راہ اپنائی جس میں اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی رضا نہ ہو تو

❁ ترمذی، کتاب العلم باب ماجاء فی الأخذ بالسنة واجتناب البدع رقم الحدیث: ۲۶۷۷۔



ایسے شخص پر ان تمام لوگوں کا گناہ ہوگا جو اس بدعت پر عمل کریں گے جب کہ بدعت پر عمل کرنے والے لوگوں کے اپنے گناہوں کی سزا سے کوئی چیز کم نہیں ہوگی۔

راوی حدیث (عمر بن عوف بن زید المزنی۔ مزن کے میم پر ضمد اور زاء پر فتح) یہ کثیر بن عبد اللہ کے جد امجد ہیں۔ قدیم الاسلام تھے۔ غزوہ بدر میں شریک ہوئے۔ آپ ﷺ نے انہیں حرم مدینہ کا عامل مقرر کیا تھا۔ معاویہ رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں وفات پائی۔

## عسلم کے لیے سفر

**سوال** اے قبیصہ رضی اللہ عنہ! کون سا مقصد تجھے یہاں لے آیا ہے؟

**جواب** سیدنا قبیصہ بن مخارق رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے دریافت فرمایا: ”اے قبیصہ رضی اللہ عنہ! کون سا مقصد تجھے یہاں لے کر آیا ہے؟“ میں نے عرض کیا: میری عمر بہت زیادہ ہو گئی ہے اور میں بوڑھا ہو گیا ہوں، میں آپ ﷺ کی خدمت میں اس لیے حاضر ہوا ہوں تاکہ آپ مجھے ایسی چیز سکھا دیں جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ مجھے نفع عطا فرمائے۔

آپ ﷺ نے فرمایا: ”اے قبیصہ رضی اللہ عنہ! ہر اس پتھر، درخت اور ٹیلے نے آپ کے لیے بخشش کی دعا کی جس نے بھی آپ کو گزرتے دیکھا۔“

”اے قبیصہ رضی اللہ عنہ! بعد نماز فجر ان کلمات کو تین بار پڑھا کرو: سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ وَبِحَمْدِهِ جس کی بدولت آپ اندھے پن، جذام اور فالج سے محفوظ رہیں گے۔“

اے قبیصہ رضی اللہ عنہ! یہ دعا بھی پڑھا کرو:

”اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِمَّا عِنْدَكَ، وَأَفْضُ عَلَىٰ مِنْ فَضْلِكَ وَأَنْشُرُ عَلَىٰ مِنْ رَحْمَتِكَ، وَأَنْزِلْ عَلَىٰ مِنْ بَرَكَاتِكَ“ ❁

”اے اللہ! میں آپ سے جنت کا سوال کرتا ہوں اور اپنا فضل، اپنی رحمت اور برکتیں میرے اوپر اتارتا۔“

فائدہ: اس حدیث شریف میں نبی کریم ﷺ نے بعد نماز فجر کے درج ذیل کلمات کی فضیلت

بیان فرمائی: سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ وَبِحَمْدِهِ تین مرتبہ

نیز آپ ﷺ نے مندرجہ ذیل دعا کو پابندی سے پڑھنے کی بھی ترغیب فرمائی۔

اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِمَّا عِنْدَكَ، وَأَفْضُ عَلَىَّ مِنْ فَضْلِكَ..... الخ

راوی حدیث (قبیصہ بن مخارق الہملالی رضی اللہ عنہ) ابو بشیر کنیت ہے۔ سلسلہ نسب یوں ہے

قبیصہ بن مخارق بن عبد اللہ بن شراذ العامری الہملالی۔ شرف صحابیت سے مشرف تھے بصرہ میں

رہائش پذیر ہوئے ان سے ۶۱ احادیث مروی ہیں

(واللہ اعلم بالصواب)

## تیسرا باب

## طہارت کے مسائل

ضرورت کے وقت تیمم کرنا

**سوال** اے فلاں! تم نے لوگوں کے ساتھ نماز کیوں نہیں پڑھی؟

**جواب** سیدنا عمران بن حصین خزاعی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی کو دیکھا جو الگ بیٹھا تھا اس نے لوگوں کے ساتھ نماز نہیں پڑھی۔

آپ نے فرمایا: ”اے فلاں! تم نے لوگوں (یعنی جماعت) کے ساتھ نماز کیوں نہیں پڑھی؟“

اس نے جواب دیا، میں جنبی ہوں اور پانی میسر نہیں۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مٹی سے تیمم کر لو یہی (غسل جنابت اور وضو کے لیے)

کافی ہے۔“ (اور اس سے نماز پڑھنا بھی جائز ہوگا) ❁

فائدہ: اس حدیث میں یہ بیان ہوا کہ جو تیمم سنت نبوی ﷺ کے مطابق ہو اس سے پڑھی جانے والی نماز درست اور جائز ہوگی۔

راوی حدیث (عمران بن حصین خزاعی رضی اللہ عنہ) ان کی کنیت ابو نجد تھی۔ غزوہ خیبر کے زمانہ میں دائرہ اسلام میں داخل ہوئے بصرہ میں سکونت پذیر ہوئے۔ ان کا شمار کبار صحابہ رضی اللہ عنہم میں ہوتا تھا۔ ۵۲ھ یا ۵۳ھ میں وفات پائی۔

ان سے ۱۳۰ احادیث مروی ہیں

## اعضائے وضو کو مکمل اور اچھی طرح دھونے کا بیان

**سوال** تم نے مجھ سے ہنسنے کی وجہ کیوں نہیں پوچھی؟

**جواب** سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے وضو کے لیے پانی منگوایا۔ پھر ہنس پڑے اور ساتھیوں سے فرمایا ”تم نے مجھ سے ہنسنے کی وجہ کیوں نہیں پوچھی؟“

❁ بخاری، کتاب التیمم ضربة رقم الحديث: ۲۴۸، سنن ابی داؤد: ۳۲۲۔

ساتھی بولے: اے امیر المؤمنین! آپ کیوں ہنسے ہیں؟  
 فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو ایسے وضو کرتے دیکھا جس طرح میں نے کیا  
 ہے پھر آپ ہنسے۔ بعد میں آپ ﷺ نے فرمایا: ”تم نے مجھ سے ہنسے کی وجہ کیوں نہیں  
 پوچھی؟“

صحابہ رضی اللہ عنہم بولے: اے اللہ کے رسول ﷺ! آپ کیوں ہنسے ہیں؟  
 آپ نے ارشاد فرمایا: ”بندہ جب وضو کرتا ہے اور اپنا چہرہ دھوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی وہ  
 تمام خطائیں مٹا دیتا ہے جو چہرے سے سرزد ہوئیں، جب اپنے بازوؤں کو دھوتا ہے تو بازوؤں  
 سے سرزد ہونے والے گناہوں کو اللہ تعالیٰ مٹا دیتا ہے اور جب اپنے پاؤں کو دھوتا ہے تو پاؤں  
 سے سرزد ہونے والے گناہوں کو اللہ تعالیٰ مٹا دیتا ہے۔“

مسند بزار میں یہ الفاظ ہیں کہ ”جب اپنے سر کا مسح کرتا ہے تو سر سے سرزد ہونے والے  
 گناہوں کو اللہ تعالیٰ مٹا دیتا ہے۔“ ❁

فائدہ: اس حدیث شریف میں وضو کی اس فضیلت کا بیان ہے جو اعضائے جسم سے تمام  
 گناہوں کے مٹانے کا سبب ہے۔

راوی حدیث (عثمان بن عفان) عثمان بن عفان، تیسرے خلیفہ راشد، سابقین اولین میں  
 سے ہیں۔ نبی کریم ﷺ کی دولخت جگر رقیہ رضی اللہ عنہا اور ام کلثوم رضی اللہ عنہا یکے بعد دیگرے ان کی  
 زوجیت میں رہیں۔ اسی وجہ سے ذوالنورین کے لقب سے مشہور و معروف ہوئے۔

۳۵ھ ۱۸ ذی الحجہ بروز جمعہ کو جام شہادت نوش کیا۔ وفات کے وقت عمر ۸۲ سال تھی۔ ان  
 سے ۱۱۳۶ احادیث مروی ہیں۔

## ہر وقت با وضو رہنا اور تجدید وضو کی فضیلت

سوال: اے بلال رضی اللہ عنہ! کون سا عمل تجھ کو مجھ سے پہلے جنت میں لے گیا ہے؟

جواب: سیدنا عبداللہ بن بریدہ رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ

❁ مسند احمد: ۵۸/۲، بزار: ۷۴/۲، صحیح الترغیب والترہیب للالبانی: ۱/۴۴ رقم  
 الحدیث: ۱۸۴۔

نے ایک روز صبح کے وقت سیدنا بلال رضی اللہ عنہ سے پوچھا: ”اے بلال رضی اللہ عنہ! کون سا عمل مجھ سے پہلے تجھ کو جنت میں لے گیا ہے؟ کیونکہ گزشتہ رات میں جنت میں داخل ہوا تو اپنے آگے آگے تمہارے چلنے کی آہٹ سنی ہے۔“

سیدنا بلال رضی اللہ عنہ نے عرض کیا، یا رسول اللہ ﷺ میں نے جب بھی اذان دی تو دو رکعت نماز ضرور پڑھی اور جب بے وضو ہوا تو فوراً وضو کیا۔

آپ ﷺ نے فرمایا: ”یہی وجہ ہے“ (یعنی دو چیزیں تیرے جنت کے داخل ہونے کا سبب بنی ہیں) ❁

فائدہ: با وضو اور تجدید وضوان نیک اعمال میں سے ہیں جو صاحب عمل کے لیے جنت کے داخل ہونے کا سبب بنتے ہیں۔ اسی وجہ سے تو اللہ تعالیٰ نے سیدنا بلال رضی اللہ عنہ کو جنت میں اعلیٰ مقام عطا کیا۔

راوی حدیث (بریدہ رضی اللہ عنہ) ان کی کنیت ابو عبد اللہ اور بریدہ بن حصیب نام ہے۔ قبیلہ اسلم سے ہونے کی وجہ سے اسلمی کہلائے۔ جب نبی ﷺ ہجرت مدینہ کے دوران ان کے پاس سے گزرے اور اس موقع پر اسی (۸۰) آدمی مسلمان ہوئے ان میں یہ بھی شامل تھے۔ غزوہ احد کے بعد حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ تمام غزوات میں شریک ہوئے بیعت رضوان میں بھی حاضر تھے۔ بصرہ کی طرف چلے گئے تھے پھر وہاں سے خراسان کی جانب جہاد کے لیے نکل گئے اور مرو میں قیام پذیر ہوئے۔ وہیں ان کی وفات ہوئی۔ ۶۲ھ یا ۶۳ھ میں ان کی تدفین عمل میں آئی۔

## وضو کے بعد دو رکعت کی ترغیب

**سوال** اے بلال رضی اللہ عنہ! مجھے بتائیے اسلام کے بعد تمہارا وہ کون سا عمل ہے جس پر تم کو بخشش کی بہت زیادہ امید ہو کیونکہ میں نے جنت میں اپنے آگے آگے تیرے جوتوں کی آواز سنی ہے؟

**جواب** سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے سیدنا بلال رضی اللہ عنہ سے پوچھا:

❁ ترمذی، کتاب المناقب، باب آیت علی قصر مربع مشرف من ذهب رقم الحديث: ۳۶۸۹؛ صحيح الترغيب والترهيب للالباني: ۴۸/۱ رقم الحديث: ۲۰۱۔

”اے بلال رضی اللہ عنہ! مجھے بتائیے اسلام لانے کے بعد تمہارا وہ کون سا عمل ہے جس پر تم کو بخشش کی بہت زیادہ امید ہو کیونکہ میں نے جنت میں اپنے آگے آگے تیرے جو توفیق کی آواز سنی ہے؟“

سیدنا بلال رضی اللہ عنہ نے عرض کیا، میں نے اس سے زیادہ امید افزا عمل تو کوئی نہیں کیا کہ دن رات میں جب بھی وضو کرتا ہوں تو جس قدر اللہ کو منظور ہو نماز پڑھ لیتا ہوں۔ ﴿۱﴾

افلاخ: اعمال عظیمہ اور اعمال جلیلہ کی تفصیل حسب ذیل ہے:

﴿۱﴾ مسلمان جب بھی وضو کرے تو حسب توفیق نماز پڑھ لے۔

﴿۲﴾ ہمیشہ با وضو اور پاک صاف رہے اور پاک صاف رہنا مؤمنین کی شان ہے۔ وضو تو مؤمن کا جھنڈا ہے جب چاہے نماز، دعا استغفار کرے۔

## تیمم کا بیان

**سوال** اے عمرو رضی اللہ عنہ! تم نے حالت جنابت میں اپنے ساتھیوں کو نماز پڑھا دی؟

**جواب** سیدنا عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے جنگ سلاسل کے دوران شدید سرد رات میں احتلام ہو گیا غسل کرنے سے ہلاکت کا خوف تھا، چنانچہ میں نے تیمم کر کے اپنے ساتھیوں کو صبح کی نماز پڑھا دی۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے یہ بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بتادی۔

آپ نے فرمایا: ”اے عمرو رضی اللہ عنہ! تم نے حالت جنابت میں اپنے ساتھیوں کو نماز پڑھا دی؟“

دی؟“

میں نے وہ صورت حال آپ کو بیان کی جس نے مجھے غسل کرنے سے روکا تھا، اور میں نے عرض کیا کہ میں نے یہ فرمان الہی سنا ہے:

﴿وَلَا تَقْتُلُوا أَنْفُسَكُمْ إِنَّ اللَّهَ كَانَ بِكُمْ رَحِيمًا﴾ ﴿۱﴾

”اور اپنے آپ کو قتل نہ کرو یقیناً اللہ تعالیٰ تم پر نہایت مہربان ہے۔“

یہ سن کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم مسکرا دیئے اور کچھ نہیں فرمایا۔ ﴿۲﴾

﴿۱﴾ بخاری کتاب الجمعة باب فضل الطهور باللیل والنهار، رقم الحديث: ۱۱۴۹؛ مسلم:

۲۴۵۸۔ ﴿۲﴾ ۴/ النساء: ۲۹۔ ﴿۳﴾ ابوداؤد، کتاب الطهارة، باب اذا خاف الجنب البرد

ایتیمم رقم الحديث: ۲۳۴۔

فائدہ: آپ ﷺ کا سیدنا عمرو رضی اللہ عنہ کے فعل کو برقرار رکھنا اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ وہ کام صحیح ہے ورنہ روک دیتے۔ ٹھنڈے پانی سے وضو کر کے جو خوف لاحق ہو سکتا ہے وہ ایسے ہے جیسے پانی بالکل ہے ہی نہیں۔

راوی حدیث (عمر بن عاص رضی اللہ عنہ) بن وائل بن ہاشم۔ ان کی کنیت ابو عبد اللہ تھی مشہور صحابی رسول ﷺ ہیں۔ سہمی قبیلہ سے تعلق تھا۔ ۵۳ھ میں مرو میں وفات پائی۔

## غسل کا بیان اور جنابت کا حکم

**سوال** ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ تم کہاں چلے گئے تھے؟

**جواب** سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مدینے کی کسی گلی میں نبی اکرم ﷺ سے میری ملاقات ہوئی، اس وقت میں حالت جنابت میں تھا، چنانچہ میں وہاں سے کھسک گیا، جا کر غسل کیا اور پھر خدمت اقدس میں حاضر ہوا۔ رسول اللہ ﷺ نے پوچھا: ”ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ! تم کہاں چلے گئے تھے؟“

میں نے عرض کیا، میں حالت جنابت میں تھا، لہذا آپ کے پاس اس حالت میں بیٹھنا اچھا نہ سمجھا۔

آپ ﷺ نے فرمایا: ”سبحان اللہ! مسلمان کسی حالت میں ناپاک نہیں ہوتا۔“ ❊  
فائدہ: جنابت کے سبب مسلمان ناپاک نہیں ہوتا اور بخاری شریف میں یہ الفاظ بھی ہیں کہ مسلمان خواہ زندہ ہو یا فوت شدہ ناپاک ہوتا ہی نہیں۔

راوی حدیث (حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ) وہ جلیل القدر صحابی رسول ﷺ ہیں جن سے سب سے زیادہ احادیث نبوی ﷺ ہم تک پہنچی ہیں۔ نام عبد اللہ یا عبد الرحمن تھا۔ ۶ھ میں مشرف باسلام ہوئے۔ اٹھتر سال کی عمر پائی اور ۵۹ھ میں اس دنیائے فانی سے کوچ کیا اور مدینہ منورہ کے بقیع غرقہ نامی قبرستان میں دفن کئے گئے۔ ان سے کم و بیش ۵۳۸۲ احادیث مروی ہیں۔ واللہ اعلم

❊ بخاری، کتاب الغسل باب عرق الجنب وأن المسلم لا ینجس، ۲۸۳؛ مسلم ۳۷۱، ۱۲۱؛ نسائی، ۲۶۹؛ ابوداؤد ۲۳۱؛ ابن ماجہ، ۵۳۴۔

## مرے ہوئے جانور کی کھال کو پاک کرنے کا بیان

**سوال** تم اس کی کھال سے فائدہ کیوں نہیں اٹھاتے ہو؟

**جواب** سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کی خادمہ کو ایک بکری بطور صدقہ دی گئی تو (وہ مر گئی) رسول اللہ ﷺ نے اسے دیکھ کر ارشاد فرمایا: ”تم اس کی کھال سے فائدہ کیوں نہیں اٹھاتے ہو؟“

لوگوں نے عرض کیا، یہ تو مردار ہے۔ آپ نے فرمایا: ”صرف اس کا کھانا حرام

ہے۔“ ❊

**فائدہ:** نبی ﷺ نے اس حدیث میں یہ بیان فرمایا ہے کہ مردار کا چمڑا باغت سے پاک ہو جاتا ہے اور اس کو کچھونا، لباس، اوڑھنی اور برتن وغیرہ بنایا جاسکتا ہے۔ کیونکہ صرف اس کا کھانا حرام ہے۔

راوی حدیث (عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما) ان کا نام عبداللہ بن عباس بن عبدالمطلب تھا۔ یہ وہی ہیں جنہیں اس امت کے بحر العلم ہونے کا اعزاز حاصل ہے بہت ذہین تھے۔ اپنی علمی شہرت کی وجہ سے تعریف سے مستغنی ہیں آپ کے لیے نبی ﷺ نے علم و حکمت اور فقہ و تاویل میں مہارت کی وعادی تھی۔ ہجرت سے تین سال پہلے پیدا ہوئے اور اے سال کی عمر پا کر ۶۸ھ میں طائف میں وفات پائی۔

ان سے ۱۱۵ احادیث وہ ہیں جو انہوں نے نبی ﷺ سے سنی تھیں باقی احادیث صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے روایت کرتے ہیں۔

❊ مسلم، کتاب الحيض باب طهارة مجلود الميتة بالدباغ رقم الحديث: ۲۶۳، بخاری، ۱۴۹۲؛ ترمذی، ۱۷۲۷؛ نسائی، ۴۲۳۵؛ ابوداؤد، ۴۱۲۰؛ ابن ماجہ، ۳۶۱۰۔



## چوتھا باب

## نماز کا بیان

## نماز کی فضیلت

**سوال** تمہارا کیا خیال ہے کہ اگر تم میں سے کسی کے دروازے کے سامنے نہر بہہ رہی ہو اور

وہ اس میں ہر روز پانچ مرتبہ نہائے تو کیا اس کے بدن پر کوئی میل کچیل باقی رہ جائے گی؟

**جواب** سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”تمہارا کیا خیال ہے کہ اگر تم میں سے کسی کے دروازے کے سامنے نہر بہہ رہی ہو اور

وہ اس میں ہر روز پانچ مرتبہ نہائے تو کیا اس کے بدن پر کوئی میل کچیل باقی رہ جائے گی؟“

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا، اس کے بدن پر کوئی میل کچیل باقی نہیں رہے گی۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ((فَذَلِكَ مَثَلُ الصَّلَوَاتِ الْخُمْسِ يَمْحُو اللَّهُ بِهِنَ الْخَطَايَا))

”یہی مثال پانچ نمازوں کی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان نمازوں کے ذریعہ گناہ مٹا دیتا

ہے۔“ ❁

**فائدہ:** حفاظت نماز گناہوں سے پاکیزگی کا ذریعہ ہے جیسا کہ غسل صفائی کا ذریعہ ہے۔

## نماز میں صفوں کو درست کرنے کا بیان

**سوال** تم فرشتوں کی طرح صفیں کیوں نہیں بناتے جس طرح وہ اپنے رب کے سامنے صفیں

بناتے ہیں؟

**جواب** سیدنا جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”تم فرشتوں کی طرح صفیں کیوں نہیں بناتے جس طرح وہ اپنے رب کے سامنے صفیں

بناتے ہیں؟“

صحابہ رضی اللہ عنہم فرماتے ہیں کہ ہم نے دریافت کیا، فرشتے اپنے رب کے سامنے کس طرح

❁ بخاری، کتاب مواقیب الصلوٰۃ باب الصلوٰۃ الخمس کفارة رقم الحديث: ۵۲۸، مسلم،

۶۶۷؛ ترمذی، ۲۸۶۸؛ نسائی، ۴۶۲؛ ابن ماجہ، ۱۳۹۷۔

صفیں بناتے ہیں؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ”فرشتے پہلی صفوں کو پورا کرتے ہیں اور صف میں مل کر کھڑے

ہوتے ہیں۔“ ❁

فائدہ: اس حدیث شریف میں نبی ﷺ نے نماز میں تکمیل صف اور کیفیت صف کی فضیلت بیان فرمائی ہے۔ نمازی اس طرح مل کر کھڑے ہوں کہ ان کے درمیان کوئی جگہ خالی نہ رہے جس میں شیطان گھس سکے گویا کہ وہ سیسہ پلائی دیوار ہیں۔

راوی حدیث (جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ) مشہور و معروف صحابی ہیں۔ کوفہ میں رہے، ۷۳ھ

عبدالملک بن مروان کے دور خلافت میں وفات پائی۔

ان سے ۱۴۶ احادیث مروی ہیں۔

## نماز فجر کی ترغیب

کیا فلاں فلاں موجود ہے؟

سوال

سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہم کو صبح کی نماز

جواب

پڑھائی (نماز کے بعد) آپ نے دریافت فرمایا: ”کیا فلاں فلاں موجود ہے؟“

صحابہ رضی اللہ عنہم نے جواب دیا، نہیں۔

آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”منافقین پر یہ دونوں نمازیں (فجر، عشاء) بہت بھاری

ہیں۔ اگر ان کو علم ہو جائے کہ ان دونوں میں کتنا اجر و ثواب ہے تو وہ ان میں ضرور شامل ہوتے

خواہ ان کو گھٹنوں کے بل گھسٹ کر آنا پڑتا۔“ ❁

فائدہ: نبی ﷺ یہ فرما رہے ہیں کہ فجر اور عشاء کی نماز باجماعت ادا کرنا بہت بڑے

اجر و ثواب کا باعث ہے۔ اگر مسلمانوں کو ان نمازوں کی اہمیت معلوم ہو جائے تو پھر جماعت

سے کبھی بھی پیچھے نہ رہیں چاہے حصول ثواب کے لیے ان کو گھٹنوں کے بل گھسٹ کر آنا پڑے۔

❁ مسلم، کتاب الصلوٰۃ باب الامر بالیسکون فی الصلوٰۃ رقم الحدیث: ۴۳۰؛ نسائی، ۸۱۶؛

ابوداؤد، ۶۶۱؛ ابن ماجہ، ۹۹۲۔

❁ ابوداؤد، کتاب الصلوٰۃ باب فی فضل صلوٰۃ الجماعة رقم الحدیث: ۵۵۴۔

راوی حدیث (ابی بن کعب رضی اللہ عنہ) ابو منذر کنیت تھیں۔ قراء کے سربراہ تھے اسی وجہ سے سید القراء کے لقب سے مشہور ہوئے۔ کاتبین وحی میں سے تھے اور ان خوش قسمت لوگوں میں سے تھے۔ جنہوں نے جمع قرآن کا شرف پایا۔ بدر اور بعد کے غزوات میں شریک رہے۔ ان کی وفات کے سن میں اختلاف ہے ۱۹ھ سے ۳۳ھ کی مختلف روایات ملتی ہیں۔  
واللہ اعلم بالصواب۔ احادیث کی تعداد ۱۶۴ ہے۔

## رات کی نماز اور اس کی فضیلت

**سوال** تم (تہجد کی نماز) کیوں نہیں پڑھتے؟

**جواب** سیدنا علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک رات رسول اللہ ﷺ ہمارے ہاں تشریف لائے اور ہم دونوں (میں اور فاطمہ رضی اللہ عنہا) کو مخاطب کر کے فرمایا:  
”تم (تہجد کی نماز) کیوں نہیں پڑھتے؟“

میں نے جواب دیا: اے اللہ کے رسول ﷺ! ہمارے نفس اللہ کے ہاتھ میں ہیں وہ چاہے گا کہ ہم انھیں تو اٹھ جائیں گے، یہ سن کر آپ ﷺ فوراً واپس ہو گئے اور مجھ سے کوئی بات نہیں کی پھر اپنی ران پر ہاتھ رکھ کر فرمایا:

﴿وَكَانَ الْإِنْسَانُ أَكْثَرَ شَيْءٍ جَدَلًا﴾ ❁

”انسان اکثر باتوں میں جھگڑالو واقع ہوا ہے۔“ ❁

**فائدہ:** سیدنا علی رضی اللہ عنہ کا جواب ایک تعجب خیز تھا جس کی وجہ سے آپ ﷺ ناراض ہوئے اور آیت کو بار بار دہراتے رہے۔

نبی ﷺ کا اصل مقصد کثرت نیند اور سستی سے ڈرانا اور تہجد کی رغبت دلانا تھا۔ کیونکہ رات کا آخری حصہ تجلیات اور رحمت الہی کے نزول کا وقت ہوتا ہے۔

راوی حدیث (علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ) علی بن ابی طالب بن عبدالمطلب بن ہاشم۔ رسول اکرم ﷺ کے حقیقی چچا زاد بھائی اور داماد تھے۔ ان کی کنیت رسول اللہ ﷺ نے

❁ ۱۸/ الکہف: ۵۴۔ ❁ بخاری، کتاب الجمعة، باب تحریض النبی ﷺ علی صلوۃ اللیل، رقم الحدیث: ۱۱۲۷، مسلم، ۷۷۵، نسائی، ۱۶۱۱۔

ابو تراب رکھی تھی۔ ماں کا نام فاطمہ بنت اسد تھا بچوں میں سب سے پہلے مشرف باسلام ہوئے۔ عشرہ مبشرہ میں سے ایک ہیں۔ ماسوا جنگ تبوک کے تمام غزوات میں شریک ہوئے۔ ۱۸ ذوالحجہ ۳۵ھ کو منصب خلافت برقرار ہوئے اور ۱۷ رمضان المبارک ۴۰ھ کو جمعہ کی صبح کوذہ میں ایک شقی القلب عبدالرحمن بن ملجم نے پے در پے تین وار کر کے شہید کر دیا۔  
ان سے ۵۸۶ احادیث مروی ہیں۔

## زیادہ سجدوں کی ترغیب

**سوال** کوئی چیز مجھ سے مانگنا چاہتے ہو تو مانگو؟

**جواب** سیدنا ربیعہ بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں رات نبی ﷺ کے ہاں بسر کرتا اور آپ کے لیے وضو کا پانی اور دوسری ضرورت کی چیزیں مہیا کرتا۔  
آپ ﷺ نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا: ”کوئی چیز مجھ سے مانگنا چاہتے ہو تو مانگو؟“  
میں نے عرض کیا، جنت میں آپ کی رفاقت (پڑوس) چاہتا ہوں۔  
آپ ﷺ نے فرمایا: ”اس کے علاوہ اور کیا چاہتے ہو؟“  
میں نے عرض کیا، بس یہی۔

آپ ﷺ نے فرمایا: ((فَاعْنِيْ عَلَى نَفْسِكَ بِكَثْرَةِ السُّجُودِ))  
”زیادہ سجدے کر کے میری مدد کرو۔“ (یعنی کثرت سے نفل پڑھا کرو تاکہ

تمہاری سفارش کرنا میرے لیے آسان ہو جائے) ❁

**فائدہ:** صحابی ربیعہ بن کعب رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے یہ مطالبہ کیا کہ مجھے جنت میں آپ کا ساتھ نصیب ہو جائے۔ آپ نے فرمایا: کثرت سجدہ کی وجہ سے تیرا مطالبہ پورا ہو سکتا ہے کیونکہ کثرت سجدہ درجات کی بلندی کا سبب ہے، گناہ مٹ جاتے ہیں اور بندہ اپنے رب کا قرب حاصل کر لیتا ہے۔

راوی حدیث (ربیعہ بن کعب رضی اللہ عنہ) ابوفراس ان کی کنیت ہے۔ اصحاب صفہ میں سے تھے۔ رسول اللہ ﷺ کے خادم خاص تھے۔ حضر و سفر میں آپ ﷺ کے ساتھ رہتے تھے۔

❁ مسلم، کتاب الصلوٰۃ باب فضل السجود والحث علیہ رقم الحدیث: ۴۸۹۔

۶۳ھ میں وفات پائی۔

## نماز میں سورہ فاتحہ کے بعد ایک اور سورہ کی قراءت

**سوال** کیا تم میں سے کوئی چاہتا ہے کہ جب گھر لوٹ کر آئے تو وہاں تین حاملہ اونٹنیاں پائے جو نہایت ہی موٹی ہوں؟

**جواب** سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”کیا تم میں سے کوئی چاہتا ہے کہ جب وہ گھر لوٹ کر آئے تو وہاں تین حاملہ اونٹنیاں پائے جو نہایت ہی موٹی ہوں؟“ ہم نے عرض کیا، ہاں۔

آپ ﷺ نے فرمایا: ”تم میں سے جو بھی تین آیتیں نماز میں پڑھتا ہے یہ اس کے لیے تین موٹی اونٹیوں سے بہتر ہے۔“ ❁

فائدہ: اس حدیث شریف میں نبی ﷺ نے نماز میں سورہ فاتحہ کے بعد قرآن پڑھنے کی فضیلت بیان فرمائی ہے۔ سورہ فاتحہ کے بعد نماز میں تین آیات کی تلاوت کرنا تین اچھی نسل کی موٹی تازہ حاملہ اونٹیوں کے حصول سے بہتر ہے۔

## ہنجگانہ نماز کی فضیلت

**سوال** مجھے (مصلحت کا) علم نہیں ہو رہا کہ تم کو بیان کروں یا چپ رہوں؟

**جواب** سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ غالباً نماز عصر کے بعد ہم سے مخاطب ہوئے۔

آپ نے فرمایا: ”مجھے (مصلحت کا) علم نہیں ہو رہا کہ تم کو بیان کروں یا چپ رہوں؟“

ہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ! اگر بہتری کی بات ہے تو ہمیں ضرور بیان کیجیے اور اگر اس کے برعکس ہے تو پھر اللہ اور اس کا رسول ﷺ زیادہ جانتے ہیں۔

آپ نے فرمایا: ”جو مسلمان پوری طہارت کرے جیسے اللہ تعالیٰ نے فرض کیا ہے، پھر

❁ مسلم، کتاب صلوٰۃ المسافرین و قصرها باب فضل قراءة القرآن رقم الحديث: ۸۰۴۔

پانچوں نمازیں پڑھے تو اس کے وہ گناہ معاف ہو جائیں گے جو ان نمازوں کے درمیان کرے گا۔“

ایک اور حدیث میں اس طرح ہے کہ

سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ”وَاللّٰهُ لَا حَدَّ ثَنَنَكُم حَدِيثَنَا، لَوْ لَا آيَةٌ فِي كِتَابِ اللّٰهِ مَا حَدَّثْتُكُمْ هُوَ“ اللہ کی قسم! میں تم کو ایک حدیث بیان کرتا ہوں اگر اللہ کی کتاب میں یہ آیت نہ ہوتی تو میں اس حدیث کو آپ لوگوں کے سامنے بیان نہ کرتا، میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے،

آپ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص اچھی طرح وضو کرے پھر نماز پڑھے تو اس کے وہ گناہ بخش دیے جائیں گے جو اس نماز کے بعد سے دوسری نماز تک ہوں گے۔“ ﴿﴾  
 لولا آية: وہ آیت یہ ہے:

﴿إِنَّ الَّذِينَ يَكْتُمُونَ مَا آتَيْنَاهُمُ الْبَيِّنَاتِ وَالْهُدَى مِنْ بَعْدِ مَا بَيَّنَّاهُ لِلنَّاسِ فِي الْكِتَابِ ۖ أُولَٰئِكَ يَلْعَنُهُمُ اللَّهُ وَيَلْعَنُهُمُ اللَّعْنُونَ﴾ ﴿﴾

”جو لوگ ہماری اتاری ہوئی دلیلوں اور ہدایت کو چھپاتے ہیں باوجودیکہ ہم اسے اپنی کتاب میں لوگوں کے لیے بیان کر چکے ہیں، ان لوگوں پر اللہ کی اور تمام لعنت کرنے والوں کی لعنت ہے۔“

خاتلہ: جو شخص پوری زندگی نماز پر ہیٹکی اختیار کرتا ہے اور کبیرہ گناہوں سے بچتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے باقی گناہوں سے درگزر فرما کر اسے جنت میں داخلہ نصیب فرمائیں گے۔

ان شاء اللہ

## طہارت کا بیان

**سوال** تم کو جو تے اتارنے پر کس چیز نے ابھارا ہے؟

**جواب** سیدنا ابوسعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ اپنے ساتھیوں کو نماز

﴿﴾ مسلم، کتاب الطہارۃ باب فضل الوضوء والصلوة عقبہ رقم الحدیث: ۲۲۷؛ بخاری، ۱۶۰۔

﴿﴾ ۲/ البقرہ: ۱۵۹۔

پڑھا رہے تھے کہ حالت نماز میں آپ ﷺ نے اپنے جوتے اتار کر بائیں جانب رکھ دیئے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے جب یہ دیکھا تو انہوں نے بھی اپنے جوتے اتار دیئے۔ ادائیگی نماز کے بعد آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”تم کو جوتے اتارنے پر کس چیز نے ابھارا ہے؟“

صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا، ہم نے چونکہ آپ کو جوتے اتارتے دیکھا لہذا ہم نے بھی اپنے جوتے اتار دیئے۔

آپ ﷺ نے فرمایا: ”جبریل امین میرے پاس آئے اور آکر بتایا کہ ان جوتوں کو گندگی لگی ہوئی ہے۔“ (اس وجہ سے میں نے جوتے اتار دیئے۔)

پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ”جب مسجد میں نماز پڑھنے کے لیے آؤ تو پہلے اپنے جوتوں کو اچھی طرح دیکھ لیا کرو اگر ان میں گندگی ہو تو اسے صاف کرلو، پھر ان میں نماز پڑھو۔“ ❀

فائدہ: اس حدیث شریف سے کئی باتوں کا علم ہوا مثلاً:

❶ وہ عمل جو عرف میں تھوڑا سمجھا جاتا ہے تو اس کے کرنے سے نماز باطل نہیں ہوتی۔ کپڑے پر لگی نجاست کا اگر علم ہو جائے تو اس کا دور کرنا واجب ہے۔ البتہ پڑھی گئی نماز درست ہوگی (یعنی اس کا لوٹانا واجب نہیں)

❷ امام اوزاعی، ابو ثور، امام ابو حنیفہ، اسحاق بن راہویہ، نیز امام شافعی اور امام احمد رحمہم اللہ کے مشہور قول کے مطابق اگر جوتے کو نجاست لگ جائے تو زمین پر رگڑنے سے جوتا پاک ہو جاتا ہے۔ خواہ وہ نجاست خشک ہو یا تر۔

امام مالک رحمہ اللہ کے نزدیک رگڑنے سے جوتا پاک نہیں ہوتا خواہ نجاست خشک ہو یا تر باقی اکثر فقہاء کے نزدیک خشک نجاست کی صورت میں پاک ہو جائے گا لیکن تر نجاست کی صورت میں نہیں ہوگا۔

راوی حدیث (ابوسعید رضی اللہ عنہ) ابوسعید کنیت ہے اور ان کا اسم گرامی سعد بن مالک بن

❀ ابوداؤد، کتاب الصلوٰۃ باب الصلوٰۃ فی النعال رقم الحدیث: ۶۵۰؛ مسند احمد: ۹۲/۳

صحیح سنن ابی داؤد للالبانی، رقم الحدیث: ۵۷۴

سنان ہے۔ کبار صحابہ رضی اللہ عنہم میں ان کا شمار ہوتا ہے خدرہ انصاری قبیلہ ہے جس کی طرف یہ منسوب ہیں۔ تقریباً چھیا سی برس کی عمر میں ۷۴ھ کے آغاز میں وفات پائی۔

ان سے ۱۱۷۰ھ احادیث مروی ہیں۔

**نماز کے لیے سکون کے ساتھ حاضر ہونا**

**سوال** تم کو کیا معاملہ پیش آ گیا تھا؟

**جواب** سیدنا ابوقادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نبی ﷺ کے ساتھ نماز پڑھ رہے تھے اتنے میں آپ ﷺ نے کچھ لوگوں کے دوڑنے کی آواز سنی۔ نماز کے بعد آپ ﷺ نے دریافت فرمایا: ”تم لوگوں کو کیا معاملہ پیش آ گیا تھا؟“

صحابہ رضی اللہ عنہم بولے: نماز میں شریک ہونے کے لیے جلدی کی تھی۔

آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ((فَلَا تَفْعَلُوا، إِذَا أَتَيْتُمُ الصَّلَاةَ فَعَلَيْكُمْ بِالسَّكِينَةِ، فَمَا أَدْرَكْتُمْ فَصَلُّوا وَمَا فَاتَكُمْ فَأَتِمُّوا))

”ایسے مت کیا کرو، جب بھی نماز کے لیے آؤ تو اطمینان سے آنا واجب

ہے۔ نماز کا جو حصہ امام کے ساتھ پاؤ وہ پڑھ لو اور جو رہ جائے اسے بعد میں مکمل

کرو۔“ ❁

**فائدہ:** اسلامی تعلیمات و آداب میں سے یہ ہے کہ مسلمان اطمینان اور وقار کے ساتھ حاضر ہوں۔ جتنی نماز امام کے ساتھ مل جائے پڑھ لی جائے اور جو رہ جائے اس کو امام کے سلام پھیرنے کے بعد پورا کیا جائے۔

راوی حدیث (ابوقادہ رضی اللہ عنہ) ابوقادہ ان کی کنیت ہے۔ اصل نام حارث بن ربیع بن بلدہ۔ بڑے مشہور و معروف صحابی ہیں۔ فارس رسول اللہ ﷺ کے لقب سے مشہور ہیں۔ انصار سے تعلق رکھنے کی وجہ سے انصاری کہلائے۔ غزوہ احد وغیرہ میں شریک ہوئے۔ ۷۰ھ سال عمر پر ۵۴ھ میں وفات پائی۔

ان سے ۱۷۰ھ احادیث مروی ہیں۔

❁ بخاری، کتاب الاذان باب قول الرجل فاتتنا الصلوة رقم الحديث: ۶۳۵۔



## تسبیحات نماز

**سوال** ابھی تک تم نماز کی جگہ پر بیٹھی ہو؟

**جواب** سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ (جب فجر کی نماز کے لیے) سیدہ جویریہ رضی اللہ عنہا کے گھر سے نکلے تو وہ نماز کی جگہ پر بیٹھی تھیں اور رسول اللہ ﷺ (چاشت کے وقت) واپس تشریف لائے تو وہ نماز کی جگہ پر ہی بیٹھی تھیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا: ”ابھی تک تم نماز کی جگہ پر بیٹھی ہو؟“

سیدہ جویریہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا ہاں یا رسول اللہ ﷺ!

آپ ﷺ نے فرمایا: ”میں نے تمہارے بعد (یعنی تم سے رخصت ہونے کے بعد) چار کلمے تین تین مرتبہ کہے ہیں کہ اگر ان کا وزن تمہارے اس وظیفہ سے کیا جائے تو وہ (چار کلمے) وزن میں زیادہ ہو جائیں، وہ کلمات یہ ہیں:

((سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ، عَدَدَ خَلْقِهِ وَرِضَا نَفْسِهِ، وَزِنَةَ عَرْشِهِ، وَمِدَادَ كَلِمَاتِهِ))

اللہ پاک ہے اپنی حمد کے ساتھ اپنی مخلوق کی تعداد کے برابر، اسی نفس کی رضا اور

اس کے عرش کے وزن اور اس کے کلمات کی روشنائی کے برابر۔“ ❁

**فائدہ:** اس حدیث شریف میں سیدہ جویریہ رضی اللہ عنہا کو یہ بتایا کہ محض بیٹھ کر اللہ تعالیٰ کی تسبیح نہ کریں بلکہ رکوع، سجود اور بعد نماز بھی تسبیح پڑھنا مفید ہے۔ کیونکہ قبولیت تو اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے۔

**سوال** یہ کلمات پڑھنے والا کون ہے؟

**جواب** سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم صحابہ کرام رضی اللہ عنہم رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ نماز پڑھ رہے تھے تو حاضرین میں سے ایک شخص نے پڑھا:

”اللَّهُ أَكْبَرُ كَثِيرًا، وَالْحَمْدُ لِلَّهِ كَثِيرًا، وَسُبْحَانَ اللَّهِ بُكْرَةً“

❁ مسلم، کتاب الذکر والدعاء باب التسبیح أول النهار رقم الحديث: ۲۷۲۶، ترمذی، ۳۵۵۵، نسائی، ۱۳۵۲، ابوداؤد، ۵۰۳، ابن ماجہ، ۳۸۰۸۔

وَأَصِيلًا“

”اللہ بڑا ہے، سب بڑائی اس کے واسطے ہے اور بہت تعریف ہے اس کی، اور میں صبح و شام اللہ کی پاکیزگی بیان کرتا ہوں۔“

رسول اللہ ﷺ (نے یہ کلمات سنے تو) دریافت فرمایا: ”یہ کلمات پڑھنے والا کون ہے؟ لوگوں میں سے ایک شخص نے عرض کی، اے اللہ کے رسول ﷺ میں نے یہ کلمات پڑھے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”مجھے تعجب ہوا جب اس کے لیے آسمان کے دروازے کھولے گئے۔“ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جب سے یہ بات میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنی میں نے ان کلمات کو کبھی نہیں چھوڑا۔ ❁

ان کلمات کو پڑھنے کے لیے نبی ﷺ نے بہت بڑے ثواب اور اجر عظیم کی خوشخبری دی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان کلمات کی قبولیت اس طرح بیان فرمائی کہ ان کے لیے آسمان کے دروازے کھل جاتے ہیں۔

راوی حدیث (عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) بن خطاب۔ کنیت ابو عبد الرحمن تھی۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سب سے زیادہ زاہد اور وسیع علم کے مالک تھے۔ صغریٰ میں مشرف باسلام ہوئے۔ مکہ سے مدینہ کی جانب ہجرت بھی کی۔ صغریٰ کی وجہ سے احد میں آپ ﷺ نے انہیں واپس کر دیا۔ پہلی مرتبہ غزوہ خندق میں شریک ہوئے۔

۳۷ھ میں مکہ مکرمہ میں وفات پائی اور ذی طویٰ نامی جگہ میں دفن ہوئے۔

ان سے ۱۱۶۳۰ احادیث مروی ہیں۔

**سوال** یہ کلمات کس نے پڑھے ہیں؟

**جواب** سیدنا رفاعہ بن رافع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک روز ہم نے نبی ﷺ کے پیچھے نماز پڑھی۔ جب آپ ﷺ نے رکوع سے سر اٹھایا تو آپ نے ”سمع اللہ لمن حمدہ“ کہا مقتدیوں میں سے ایک آدمی نے پڑھا:

”رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ“

❁ مسلم کتاب المساجد ومواضع الصلوة باب ما يقال بين التكبير الاحرام والقراءة رقم الحديث: ۶۰۱۔

”اے اللہ تیرے لیے بہت زیادہ تعریف ہے جس میں برکت اور پاکیزگی رکھی گئی ہے۔“

سلام کے بعد آپ ﷺ نے دریافت فرمایا: ”یہ کلمات کس نے پڑھے ہیں؟“ اس نے عرض کیا، میں نے۔

آپ ﷺ نے فرمایا: ”میں نے تیس سے زائد فرشتوں کو دیکھا ہے جو ان کلمات کا اجر لکھنے کے لیے ایک دوسرے سے جلدی کر رہے تھے۔“

فائدہ: لکھنے کے لیے فرشتوں کا دوڑنا حقیقت میں تسبیح کی شان اور ثواب کی زیادتی اور اجر کے بہت بڑا ہونے پر دلالت ہے۔ نیز پاکیزہ کلام اور نیک عمل کو اللہ تعالیٰ بلندی عطا کرتا ہے۔ تسبیح اور ذکر جو اجر و ثواب کے حصول کا سبب بنتے ہیں ان کی حفاظت ضروری ہے۔

راوی حدیث (رفاعہ بن رافع رضی اللہ عنہ) ابو معاذ ان کی کنیت ہے۔ زرقی انصاری مدنی مشہور ہیں۔ جلیل القدر صحابی ہیں۔ یہ اپنے باپ کے ساتھ بیعت عقبہ میں حاضر تھے۔ ان کے والد انصار میں سب سے پہلے اسلام قبول کرنے والے ہیں۔ جنگ جمل و صفین میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے طرفداروں میں شامل تھے۔

امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی خلافت کے شروع میں ۴۱ھ میں وفات پائی۔

## امام کی قراءت کا حکم

**سوال** کیا تم میں سے کسی نے اب میرے ساتھ پڑھا ہے؟

**جواب** سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ ایک جہری نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا: ”کیا تم میں کسی نے اب میرے ساتھ پڑھا ہے؟“

ایک آدمی بولا ہاں، یا رسول اللہ ﷺ!

آپ نے فرمایا: ”میں کہہ رہا تھا کہ قراءت میں الجھن کیوں پیدا ہو گئی ہے۔“

راوی کا بیان ہے کہ لوگوں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ جہری نمازوں میں قراءت

بخاری، کتاب الأذان باب فضل اللهم ربنا لك الحمد رقم الحديث: ۷۹۹؛ مسلم، ۶۰۰؛ نسائی، ۱۰۶۲؛ ابوداؤد، ۱۷۷۰؛ ابن ماجہ، ۸۰۲۔

کرنا چھوڑ دیا۔ ❁

فائل: جہری نماز میں امام کے ساتھ مقتدی کا قراءت کرنا مستحب نہیں بلکہ قراءت قرآن کے لیے خاموش ہونا واجب ہے۔

مترجم: قراءۃ فاتحہ خلف الامام صحیح ترین مرفوع حدیث کی روشنی میں حق اور مبنی بر صداقت مذہب یہ ہے کہ ہر نمازی کو ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ کا پڑھنا واجب ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور تابعین رضی اللہ عنہم میں سے جمہور علما کا یہی مسلک ہے کہ نماز کی ہر رکعت میں ہر ایک کے لیے اس کا پڑھنا واجب ہے اس میں امام اور مقتدی کا کوئی فرق نہیں اور نہ ہی جہری اور سری کا۔ قراءت چھوڑنے سے مراد فاتحہ کے بعد والی سورت کی قراءت ہے۔

دلائل: ❶ چنانچہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ صَلَّى صَلَوةً لَمْ يَقْرَأْ فِيهَا بِأَمِّ الْقُرْآنِ، فَهِيَ خِدَاجٌ ثَلَاثًا غَيْرَ تَمَامٍ))

”جس نے بغیر فاتحہ نماز پڑھی تو اس کی نماز ناقص ہے تین مرتبہ آپ ﷺ نے فرمایا۔“

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے عرض کیا گیا:

”إِنَّا نَكُونُ وَرَاءَ الْإِمَامِ“

امام کے پیچھے بھی ہم نماز پڑھتے ہیں اس وقت کیا کریں؟

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

”اقْرَأْ بِهَا فِي نَفْسِكَ“

امام کے پیچھے تم سورۃ فاتحہ اپنے جی میں پڑھو۔ ❁

❷ سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

❶ ترمذی، کتاب الصلوۃ باب ما جاء فی ترک القراءۃ خلف الامام للالبانی اذا جهر الامام رقم الحديث: ۳۱۲؛ نسائی، ۹۱۹؛ صحیح ترمذی، رقم الحديث: ۳۱۲۔

❷ مسلم، کتاب الصلوۃ باب وجوب قراءۃ الفاتحۃ فی کل رکعۃ رقم الحديث: ۳۹۵۔

((لَا صَلَوةَ لِمَنْ لَمْ يَقْرَأْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ)) ❊

”اس شخص کی نماز نہیں جس نے سورہ فاتحہ نہیں پڑھی۔“

❊ سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے پوچھا: ”تم اپنے امام کے پیچھے کچھ پڑھتے رہتے ہو؟“ ہم نے عرض کیا: ہاں۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”فاتحہ الکتاب کے سوا اور کچھ نہ پڑھا کرو۔ کیونکہ جو شخص فاتحہ نہ پڑھے اس کی نماز نہیں ہوتی۔“ ❊

مذکورہ تینوں حدیثوں سے واضح ہوا کہ قرآن مجید میں جو آتا ہے:

﴿وَإِذَا قُرِئَ الْقُرْآنُ فَاسْتَمِعُوا لَهُ وَأَنْصِتُوا﴾ ❊

”جب قرآن پڑھا جائے تو سنو اور خاموش رہو۔“

یا حدیث:

((وَإِذَا قُرِئَ الْإِمَامُ فَأَنْصِتُوا)) (بشرط صحت)

”جب امام قراءت کرے تو خاموش رہو۔“

کا مطلب یہ ہے کہ جہری نمازوں میں مقتدی سورہ فاتحہ کے علاوہ باقی قراءت خاموشی سے سنے۔ امام کے ساتھ سورہ فاتحہ کے علاوہ قراءت قرآن نہ پڑھیں۔ اس طرح آیت قرآنی اور احادیث صحیحہ میں الحمد للہ کوئی تعارض نہیں رہتا۔ دونوں پر عمل ہو جاتا ہے۔ جب کہ سورہ فاتحہ کی ممانعت سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ خاکم بدہن قرآن کریم اور احادیث صحیحہ میں ٹکراؤ ہے اور دونوں میں سے کسی ایک پر ہی عمل ہو سکتا ہے۔ بیک وقت دونوں پر عمل ممکن نہیں۔

فنعود بالله من ذلك

اس مسئلے کی تحقیق کے لیے ملاحظہ ہو کتاب ”توضیح الکلام“ مولانا ارشاد الحق اثری رحمۃ اللہ علیہ اور حافظ زبیر علی زئی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب ”نصر الباری فی تحقیق جزء القراءۃ للبخیاری“۔

واللہ اعلم بالصواب

(فاروقی)

❊ بخاری، کتاب الأذان باب وجوب القراءة للإمام والمأموم فی الصلوة رقم الحديث:

۷۵۶۔ ❊ ابو داود، کتاب الصلوة، باب من ترك القراءة فی صلواته بفاتحة الكتاب، رقم:

الحديث: ۸۲۳۔ ❊ ۷/ الاعراف: ۲۰۴۔

## نماز وتر

**سوال** تم وتر کب پڑھتے ہو؟

**جواب** سیدنا ابوقادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ سے پوچھا: ”تم نماز وتر کب پڑھتے ہو؟“

سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا، اول شب میں۔

پھر سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے پوچھا ”تم وتر کب پڑھتے ہو؟“

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا، اخیر شب میں۔

تو آپ نے سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کو فرمایا: ”انہوں نے احتیاط پر عمل کیا کہ کہیں وتر نہ جائیں سونے کی وجہ سے۔“ اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کو فرمایا: ”انہوں نے قوت کو اپنایا ہے۔“ ❁

خلاصہ: اس حدیث شریف میں نبی ﷺ نے نماز وتر کی فضیلت اور اس کا وقت بیان فرمایا ہے۔ ساتھ ساتھ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی بھی تعریف فرمائی۔ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے احتیاط کو اختیار کیا ہے کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ سو جاؤں اور وتر کا وقت گزر جائے اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے ایک قابل ہمت کام کو اختیار کیا ہے جس میں طاقت چاہیے۔

## جماعت کی خاطر نماز دوبارہ پڑھنا

**سوال** تمہیں ہمارے ساتھ نماز پڑھنے سے کس چیز نے روکا ہے؟

**جواب** سیدنا یزید بن اسود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی جب وہ جوانی کی عمر میں تھے۔

جب رسول اللہ ﷺ نماز پڑھ چکے تو دو ایسے آدمیوں کو مسجد کے کونے میں دیکھا جنہوں نے نماز (آپ ﷺ کے ساتھ) نہیں پڑھی۔

آپ نے دونوں کو اپنے پاس بلوایا۔ دونوں آپ کی خدمت میں حاضر کیے گئے تو

❁ ابوداؤد، کتاب الصلوٰۃ، باب فی الترتیب قبل النوم رقم الحدیث: ۱۴۳۴؛ سلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ للالبانی، رقم الحدیث: ۲۵۹۶۔

(خوف کے مارے) ان کے شانے کانپ رہے تھے۔ آپ ﷺ نے دریافت فرمایا: ”تمہیں ہمارے ساتھ نماز پڑھنے سے کس چیز نے روکا ہے؟“ دونوں نے عرض کیا، ہم نماز پڑھ چکے ہیں۔

آپ ﷺ نے فرمایا: ((لَا تَفْعَلُوا إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ فِي رَحْلِهِ، ثُمَّ أَدْرَكَ الْإِمَامَ وَكَمْ يُصَلِّي، فَلْيُصَلِّ مَعَهُ فَإِنَّهَا لَهُ نَافِلَةٌ))

”ایسا مت کرو اگر تم نماز پڑھ چکے ہو تو اور تم امام کو دیکھو کہ اس نے ابھی نماز نہ

پڑھی ہو تو اس کے ساتھ نماز پڑھو، تمہارے لیے نفل ہو جائے گی۔“ ❁

فائدہ: اس حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ اگر کوئی شخص نماز پڑھ چکا ہو اور پھر جماعت کے ساتھ شامل ہونے کا موقع بھی میسر آجائے تو اسے جماعت کے ساتھ شامل ہو جانا چاہیے۔ جو نماز امام کے ساتھ ادا کرے گا وہ نفل اور پہلی نماز فرض شمار ہوگی۔

راوی حدیث (یزید بن اسود رضی اللہ عنہ) ان کی کنیت ابو جابر سوائی عامری ہے۔ مشہور صحابی ہیں۔ طائف میں فروکش ہوئے۔ ان سے صرف یہی ایک حدیث مروی ہے۔ ان سے ان کے لڑکے جابر رضی اللہ عنہ نے اس روایت کو بیان کیا ہے۔

## عیدین کے روز جائز کھیل کھیلنا

**سوال** یہ دودن کیا ہیں؟

**جواب** سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ مدینہ منورہ میں تشریف لائے تو اہل مدینہ کے دو روز کھیل کود کے لیے مقرر تھے۔ آپ نے دریافت فرمایا: ”یہ دودن کیا ہیں؟“

صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: ہم زمانہ جاہلیت میں بھی ان دو دنوں میں کھیل کود کیا کرتے تھے۔

آپ ﷺ نے فرمایا: ((إِنَّ اللَّهَ قَدْ أَبَدَ لَكُمْ بِهِمَا خَيْرًا مِنْهُمَا يَوْمَ الْأَضْحَى،

❁ ابوداؤد، کتاب الصلوٰۃ باب فیمن صلی فی منزله ثم ادرك الجماعة یصلی معهم رقم الحدیث: ۵۷۵، ترمذی، ۲۱۹؛ نسائی، ۸۵۸؛ صحیح سنن ابی داؤد، ۵۷۵۔ رقم الحدیث: ۵۷۵۔

وَيَوْمَ الْفِطْرِ))

”اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے ان دونوں کے بدلے میں ان سے بہتر دو دن

عنایت فرمادیے ہیں۔ ایک عید الاضحیٰ کا اور دوسرا عید الفطر کا۔“ ❁

فی الجاہلیہ: یعنی اسلام سے پہلے کا زمانہ، اہل مدینہ جو دو دن کھیل کود کے مناتے تھے وہ یہ ہیں:

❁ یوم نیروز: یہ شمس سال کا پہلا دن ہوتا ہے (پہلا دن وہ ہے جس روز سورج برج حمل میں منتقل ہوتا ہے۔ نیز نیروز دراصل پہلا نوروز یعنی نیا اور جدید دن)

❁ یوم مہر جان: اس سے مراد وہ دن ہے جب سورج برج میزان میں منتقل ہوتا ہے۔

یہ دونوں دن نہایت معتدل ہوتے ہیں، نہ ان میں گرمی ہوتی ہے اور نہ سردی۔ شب

و روز بھی ان دونوں میں مساوی ہوتے ہیں۔

فائدہ: اب شریعت اسلامیہ میں فقط دو عیدیں ہیں ایک رمضان کے اختتام پر دوسری ذوالحجہ کی

دس تاریخ کو۔ اسلام میں زمانہ جاہلیت کی عیدوں پر خوشی اور مسرت کا اظہار کرنا منع ہے بلکہ

مشارکت بھی حرام ہے۔

❁ ابوداؤد، کتاب الصلوٰۃ باب صلوٰۃ العیدین رقم الحدیث: ۱۱۳۴، نسائی، ۱۰۵۶، صحیح سنن

ابی داؤد للالبانی، رقم الحدیث: ۱۱۳۴۔



## پانچواں باب

## زکوٰۃ کے مسائل

## زیور است کی زکوٰۃ

**سوال** کیا ان کی زکوٰۃ ادا کرتی ہو؟

**جواب** سیدنا عمرو بن شعیب اپنے والد اور وہ اپنے دادا سے بیان کرتے ہیں کہ ایک خاتون نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اس کے ہمراہ اس کی بیٹی بھی تھی۔ جس کے ہاتھ میں سونے کے دو کنگن تھے۔ آپ نے اس سے دریافت فرمایا: ”کیا تم اس کی زکوٰۃ ادا کرتی ہو؟“ اس نے عرض کیا نہیں۔

آپ نے فرمایا: ”کیا تجھے یہ پسند ہے کہ قیامت کے روز اللہ تعالیٰ ان کے بدلے آگ کے دو کنگن پہنائے؟“

راوی حدیث بیان کرتے ہیں کہ (یہ سن کر) خاتون نے دونوں کنگن اتار کر آپ کی خدمت میں پیش کر دیئے اور کہنے لگی ”هُمَا لِلّٰہِ وَلِیْرِسُوْلِہِ“ یہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کے لیے ہیں۔

یہ الفاظ تو ابوداؤد کے ہیں مگر ترمذی میں الفاظ کچھ مختلف ہیں۔

نبی ﷺ نے ان کے ہاتھوں میں سونے کے کنگن دیکھے تو دریافت فرمایا: ”کیا تم دونوں اس کی زکوٰۃ ادا کرتی ہو؟“ انہوں نے عرض کیا نہیں۔

آپ نے ارشاد فرمایا: ”کیا تمہیں یہ پسند ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے بدلے تمہیں آگ کے دو کنگن پہنائے؟“ انہوں نے عرض کیا نہیں۔

آپ نے فرمایا: ”ان کی زکوٰۃ ادا کیا کرو۔“ ❀

**فائدہ:** زیور سے مراد سونے چاندی کی وہ اشیاء جن کو عورتیں خوبصورتی کی غرض سے پہنتی ہیں۔

❀ ابوداؤد، کتاب الزکاة باب الکنز ماہو وزکاة الحلی رقم الحدیث: ۱۵۶۳، ترمذی، ۶۳۷، نسائی، ۲۴۷۹، صحیح سنن ابی داؤد للالبانی (حسن) رقم الحدیث: ۱۵۶۳۔

اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ زیور پر زکوٰۃ ہے۔ نیز یہ حدیث ان لوگوں کی دلیل ہے جو زیور پر زکوٰۃ کو واجب گردانتے ہیں۔

راوی حدیث (عمر بن شعیب رضی اللہ عنہ) ابوابراہیم ان کی کنیت تھی۔ عمرو بن شعیب بن محمد بن عبد اللہ بن عمرو بن عاص سہمی قرشی مدنی۔ طائف میں رہائش پذیر ہو گئے تھے۔ نسائی رضی اللہ عنہ نے انہیں ثقہ قرار دیا ہے۔ ۱۱۸ھ میں وفات پائی۔ (شعیب) ثقہ تابعین میں سے تھے۔ کہا جاتا ہے کہ ان کے والد جن کا نام محمد تھا۔ ان کے زمانہ صغریٰ میں وفات پا گئے تھے تو ان کی کفالت ان کے دادا عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ مشہور صحابی نے کی۔ اس سے ان کا سماع صحیح ہے۔ یہ اسناد نہ تو مرسل ہے اور نہ منقطع بلکہ متصل ہے اور حسن کے درجے کم نہیں ہے۔

## سخاوت کا بیان

**سوال** اے بلال رضی اللہ عنہ یہ کیا ہے؟

**جواب** سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سیدنا بلال رضی اللہ عنہ کے پاس تشریف لے گئے ان کے پاس کھجوروں کا ایک ڈھیر لگا ہوا تھا۔ آپ نے فرمایا: ”اے بلال رضی اللہ عنہ یہ کیا ہے؟“

سیدنا بلال رضی اللہ عنہ بولے، اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! آپ کے لیے ذخیرہ کی ہیں۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ((أَمَّا تَخْشَى أَنْ يَكُونَ لَكَ دُخَانٌ فِي نَارِ جَهَنَّمَ، أَفِئْقُ يَا بِلَالُ! وَلَا تَخْشَ مِنْ ذِي الْعَرْشِ إِقْلَالًا))

”کیا تو اس بات سے نہیں ڈرتا کہ کہیں یہ ڈھیر تیرے لیے جہنم کی آگ کا دھواں

بن جائے۔ اے بلال رضی اللہ عنہ! سخاوت کرو اور عرش کے مالک سے تنگی کا خطرہ نہ

رکھ۔“

**فائدہ:** اس حدیث شریف میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم فی سبیل اللہ مال کو خرچ کرنے کا شوق دلا رہے ہیں۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا بلال رضی اللہ عنہ کے لیے فرمایا: فی سبیل اللہ خرچ کرنے میں جلدی کرو

بزار: ۳۴۸/۵؛ طبرانی المعجم الکبیر: ۱/۳۴۱؛ سلسلۃ الاحادیث الصحیحہ رقم الحدیث:

۲۶۶۱

کیونکہ موت کا علم نہیں، کہیں یہ نہ ہو کہ تم کو موت آجائے اور مال جو اللہ کی اطاعت میں خرچ کرنا تھا وہ اسی طرح رہ جائے اور تجھے قیامت کے دن جمع شدہ مال کا حساب دینا پڑے اور یہ جمع شدہ مال خرچ نہ کرنے کی صورت میں تیرے لیے جہنم کی آگ کا دھواں اور تیرے لیے ذریعہ عذاب بن جائے۔

مزید آپ نے سیدنا بلال رضی اللہ عنہ کو تسلی دیتے ہوئے یہ بھی فرمایا: ”اللہ عزوجل کی طرف سے قلت مال کی وجہ سے نہ ڈرو کیونکہ وہی دینے والا ہے جو ذوالجلال والا کرام ہے۔“

سوال

اے بلال رضی اللہ عنہ یہ کیا ہے؟

جواب

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ سیدنا بلال رضی اللہ عنہ کے پاس تشریف لے گئے تو سیدنا بلال رضی اللہ عنہ نے آپ کے سامنے کھجوروں کا ایک ڈھیر لا کر رکھ دیا۔ آپ ﷺ نے دریافت فرمایا: ”اے بلال رضی اللہ عنہ! یہ کیا ہے؟“

سیدنا بلال رضی اللہ عنہ بولے، اے اللہ کے رسول ﷺ میں نے یہ آپ کے لیے ذخیرہ کی ہیں۔ آپ نے فرمایا: ”کیا تو اس بات سے نہیں ڈرتا کہ کہیں یہ ڈھیر تیرے لیے جہنم کی آگ کا بخار بنا دیا جائے۔ اے بلال! سخاوت کیا کرو اور عرش کے مالک سے تنگی کا خطرہ نہ رکھ۔“

فائدہ: گزشتہ حدیث میں اس کا مفہوم ذکر ہو چکا ہے۔

سوال

تم میں سے کون ایسا ہے جس کو اپنے وارث کا مال خود اس کے مال سے زیادہ پیارا ہو؟

جواب

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے دریافت فرمایا: ”تم میں سے کون ایسا ہے جس کو اپنے وارث کا مال خود اس کے مال سے زیادہ پیارا ہو؟“ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بولے، اے اللہ کے رسول ﷺ! ایسا تو کوئی نہیں بلکہ ہر ایک کو اپنا ہی مال زیادہ پیارا ہے۔

آپ ﷺ نے فرمایا: ((فَإِنَّ مَالَهُ مَا قَدَّمَ، وَمَالَ وَارِثِهِ مَا أَخَّرَ))

”آدمی کا مال وہی ہے جو اس نے آگے بھیجا جو وہ چھوڑ گیا اس کے وارثوں کا

طبرانی، المعجم الکبیر: ۱/ ۳۶۱؛ سلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ للالبانی، رقم الحدیث: ۴۶۶۱

ہے۔“ ❊

فائدہ: اس حدیث شریف میں نبی ﷺ نے یہ واضح فرمادیا: مسلمان کا حقیقت میں مال وہ ہے جو اس نے اللہ عزوجل کی اطاعت میں خرچ کر دیا، نیکی اور احسان والے کام کیے اور نیک اعمال کی بنیاد ڈالی جن کی جزا باقی رہنے والی ہے۔

اور فوت شدہ کا مال تو رثاء کے مابین تقسیم ہو جاتا ہے لہذا انسان کو دنیا میں رہ کر اس مال کی حرص کرنی چاہیے جو جنت کے داخلے کا سبب بنے اور اس مال کی حرص نہیں کرنی چاہیے جو وارثوں میں چھوڑ جائے، جس کا حساب دیتے ہوئے بجائے فائدہ کے شرمندگی اٹھانی پڑے۔

## گھر والوں اور قرابت والوں پر خرچ کرنے کا بیان

**سوال** کیا تیرے پاس اس کے سوا اور مال ہے؟

**جواب** سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ بنی عذرہ کے ایک شخص نے اپنا غلام اپنے مرنے کے بعد آزاد کرنے کا ارادہ کیا۔ یہ بات رسول اللہ ﷺ کو پہنچی تو آپ نے دریافت فرمایا: ”کیا تیرے پاس اس کے سوا اور مال ہے؟“ اس نے عرض کیا: نہیں۔

تب آپ نے فرمایا: ”کون شخص مجھ سے یہ غلام خریدتا ہے؟“

چنانچہ نعیم بن عبد اللہ عدوی نے اس غلام کو آٹھ سو درہم میں خرید لیا اور درہم رسول اللہ ﷺ کے پاس لے آئے، آپ نے وہ رقم اس غلام کے مالک کو دیدی اور فرمایا: ”پہلے اپنی ذات پر خرچ کرو، اگر بچ جائے تو اپنے گھر والوں پر، پھر بچ جائے تو قریبی رشتہ داروں پر، پھر بچ جائے تو ایسے اور ایسے خرچ کر دو یعنی اپنے سامنے، دائیں اور بائیں۔“ ❊

فائدہ: اس غلام کا نام یعقوب تھا، اور مالک کا نام ابو مذکور، ابو مذکور نے اپنا غلام اپنے مرنے کے بعد آزاد کرنے کا ارادہ کیا۔ اس طریقہ پر جو غلام آزاد ہو اس کو مدبر کہتے ہیں۔ جب نبی ﷺ کو

❊ بخاری، کتاب الرقاق باب ما قدم من ماله فهو له رقم الحديث: ۶۴۴۲؛ نسائی، ۳۶۱۲۔

❊ مسلم، کتاب الزکوٰۃ، باب الإبتداء فی النفقة بالنفس ثم اہله ثم القرابة رقم الحديث:

۹۹۷؛ بخاری، ۲۴۰۴؛ نسائی، ۲۵۶۶؛ ترمذی، ۱۱۴۰؛ ابوداؤد، ۳۹۵۷؛ ابن ماجہ،

علم ہوا کہ ابو بکرؓ کے پاس اس کے غلام کے سوا کچھ نہیں تو آپ ﷺ نے وہ غلام آٹھ سو درہم میں فروخت کر کے وہ رقم مالک کو دے دی اور فرمایا: اپنی ذات پر خرچ کرو، پھر اپنے گھر والوں پر، پھر قریبی رشتہ داروں پر، پھر جہاں تیری چاہت ہو۔ یہ ہے صدقہ کا نبوی طریقہ جو شخص اس طریقے کو اپنائے گا اس کے لیے اللہ عز و جل کی طرف سے نیکی، خیر، ثواب اور قبولیت ہے۔

راوی حدیث (جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما) ان کی کنیت ابو عبد اللہ ہے۔ انصار کے قبیلہ ”سلم“ سے تعلق کی بنا پر انصاری سلمی کہلائے۔ مشہور اور کبار صحابہ رضی اللہ عنہم میں شمار ہوتے ہیں۔ آخر عمر میں بصارت سے محروم ہو گئے تھے۔ ۷۴ھ میں ۹۴ برس کی عمر پا کر فوت ہوئے۔ کہا گیا ہے کہ مدینہ منورہ میں وفات پانے والے سب سے آخری صحابی رضی اللہ عنہم ہیں۔

ان سے ۱۵۴۰ احادیث مروی ہیں۔

**سوال** آج تم میں سے روزہ کس نے رکھا ہے؟

**جواب** سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”آج تم میں سے کس نے روزہ رکھا ہے؟“

سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ بولے: میں نے۔

پھر آپ نے فرمایا: ”آج تم میں سے کس نے مسکین کو کھانا کھلایا ہے؟“

سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ بولے: میں نے۔

پھر آپ نے پوچھا: ”آج تم میں سے جنازہ کس نے پڑھا ہے؟“

سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ بولے: میں نے۔

پھر آپ نے فرمایا: ”آج تم میں سے بیمار پر کسی نے کی ہے؟“

سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ بولے: میں نے۔

تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ((مَا اجْتَمَعَتْ هَذِهِ الْخِصَالُ قَطُّ فِي رَجُلٍ إِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ)) ”یہ تمام کام جس آدمی میں جمع ہو جائیں وہ جنت میں داخل ہو جائے گا۔“  
**فائدہ:** اس حدیث میں نبی ﷺ نے ان بعض اعمال کا ذکر فرمایا جو جنت کے داخلہ اور اللہ کی رضا

کا سبب بنتے ہیں۔ ان میں سے نفلی روزہ، کھانا کھلانا، جنازہ پڑھنا اور بیمار پرسی کرنا شامل ہیں۔

## جن پر صدقہ حرام ہے

سوال کیا تمہارے پاس کچھ کھانے کو ہے؟

جواب سیدنا ام عطیہ انصاریہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی ﷺ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس

تشریف لائے تو پوچھا: ”کیا تمہارے پاس کچھ کھانے کو ہے؟“

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا، کچھ نہیں، مگر اس بکری کا گوشت جو آپ نے نُسیبہ کو بطور صدقہ دی تھی اور نُسیبہ نے ہم کو بطور ہدیہ دیا ہے۔

آپ ﷺ نے فرمایا: ((إِنَّهَا قَدْ بَلَغَتْ مَحِلَّهَا))

”((لاؤ) وہ تو اپنے ٹھکانے پر پہنچ گیا۔“

فائدہ: اس حدیث شریف سے یہ مسئلہ ثابت ہوا کہ صدقہ کا مال نبی ﷺ اور اہل بیت رضی اللہ عنہم کے لیے حلال نہیں ہے۔ اس لیے آپ کھانے سے پہلے پوچھ لیا کرتے تھے جبکہ ہدیہ (تحفہ) جائز ہے۔

راوی حدیث (ام عطیہ رضی اللہ عنہا) ان کا اسم گرامی نُسیبہ تھا۔ کعب کی بیٹی تھیں یہ بزرگ ترین صحابیات میں سے تھیں۔ غزوات میں نبی ﷺ کے ساتھ ہوتی تھیں۔ مریضوں کی تیمارداری اور زخمیوں کی مرہم پٹی کرتی تھیں۔ غزوہ احد میں بہادر مردوں کی طرح لڑیں۔ نبی ﷺ کی صاحبزادی کے غسل کے وقت موجود تھیں۔ انہوں نے بڑی صفائی سے ان کو نہلایا۔ بصرہ کے ایام قیام میں ان سے علما و تابعین کی کثیر تعداد نے احادیث اخذ کیں۔ ان کی اصل حدیث غسل میت کے بارے میں ہے اور ان کا شمار بصریوں میں ہوتا ہے۔

## غنی ہونے کے باوجود فقری کا اظہار کرنا اچھا نہیں

سوال کیا یہ مقروض تو نہیں؟

جواب سیدنا سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نبی ﷺ کے پاس بیٹھا تھا۔ اتنے

بخاری، کتاب الزکوٰۃ باب اذا تحولت الصدقة رقم الحديث: ۱۴۹۴۔

میں ایک جنازہ لایا گیا، پھر دوسرا جنازہ لایا گیا، آپ ﷺ نے دریافت فرمایا: ”کیا یہ مقروض تو نہیں؟“

لوگوں نے عرض کیا: نہیں۔

پھر آپ نے پوچھا: ”کیا اس نے کچھ مال چھوڑا ہے؟“

لوگوں نے عرض کیا، جی ہاں تین دینار۔

تو آپ نے فرمایا: ”اس کی انگلیوں میں تین داغ ہیں۔“ ❁

فائدہ: محض تین دینار ذخیرہ کرنے سے اللہ تعالیٰ نے میت کو ڈسنے اور آگ کا عذاب دیا۔ نیز نبی ﷺ نے اغنیا کو صدقہ کرنے کی ترغیب دی ہے۔

اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے نیک اعمال کرتے رہنا چاہیے تاکہ ان بھلائیوں تک پہنچا جاسکے جن کے بارے میں نبی ﷺ نے خبر دی ہے۔  
اور وہ بھلائیاں یہ ہیں۔

صدقہ کرنے سے فرشتوں کی دعا حاصل ہوتی ہے، انسان مصائب سے بچا رہتا ہے اور اولاد میں برکت پیدا ہوتی ہے۔

مال کمانے کا اصل مقصد ضروریات زندگی اور خدمت دین ہے۔

راوی حدیث (سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ) ابو مسلم ان کی کنیت ہے۔ سلمہ بن عمرو بن اکوع اور اکوع کا نام سنان بن عبد اللہ سلمی مدنی ہے۔ بیعت رضوان میں شریک تھے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں نہایت بہادروں میں شمار ہوتے تھے۔ اتنے تیز رفتار تھے کہ دوڑنے میں گھوڑے سے بھی آگے نکل جاتے تھے۔ بہت سخی، فاضل، تیرانداز اور بھلائی کا پتلا تھے۔ مدینہ منورہ میں ۷۴ھ میں وفات پائی۔ ان سے ۷۷ احادیث مروی ہیں۔

## چھٹا باب

## روزوں کا بیان

صرف جمعہ کے دن روزہ رکھنا (کیسا ہے)

**سوال** کیا تو نے گزشتہ کل بھی روزہ رکھا تھا؟

**جواب** ام المؤمنین جویریہ بنت حارث رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی ﷺ جمعہ والے دن میرے پاس تشریف لائے میں روزہ سے تھی۔ آپ نے دریافت فرمایا: ”کیا تو نے گزشتہ کل بھی روزہ رکھا تھا؟“

سیدہ جویریہ رضی اللہ عنہا بولیں: نہیں۔

آپ نے فرمایا: ”کیا تو نے آئندہ کل روزہ رکھنا ہے؟“

سیدہ جویریہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا، نہیں۔

آپ نے فرمایا: ”پھر یہ روزہ توڑ دے۔“ ❁

**فائدہ:** صرف جمعہ کے دن روزہ رکھنا مکروہ ہے کیونکہ اس میں اکیلے ہفتے کے دن یہود کے روزہ رکھنے سے مشابہت ہوتی ہے

یا آپ ﷺ نے اس لیے منع فرمایا کہ کہیں کام کاج کرنے کی صورت میں روزہ رکھ کر ضعف و کمزوری لاحق نہ ہو جائے۔

یا آپ ﷺ نے اس لیے منع فرمایا کہ جمعہ کا دن عید کا دن ہے اور عید کے دن روزہ نہیں ہوتا۔ بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم، تابعین کرام رضی اللہ عنہم اور ائمہ ثلاثہ (امام ابوحنیفہ، امام شافعی اور امام احمد رحمہم اللہ) کے نزدیک اگر جمعہ سے پہلے یا بعد والے دن بھی روزہ رکھے تو پھر مکروہ نہیں ہے ورنہ مکروہ ہے۔

بعض فقہاء کے نزدیک یہ ممانعت تحریمی ہے۔ امام مالک رحمہ اللہ اور دیگر علمائے کرام کے نزدیک صرف جمعہ کے دن روزہ رکھنے میں کوئی کراہت نہیں۔ واللہ اعلم

❁ بخاری، کتاب الصوم باب الصوم يوم الجمعة فاذا أصبح صائما يوم الجمعة فعليه.....  
رقم الحديث: ۱۹۸۶؛ ابوداود، ۲۴۲۲۔



راوی حدیث (جویریہ بنت حارث رضی اللہ عنہا) امہات المؤمنین رضی اللہ عنہن میں سے ایک تھی۔ غزوہ مریسج میں قید ہوئیں۔ ثابت بن قیس بن شماس کے حصہ میں آئیں۔ انہوں نے ان سے مکاتبت کر لی۔ مکاتبت کی رقم رسول اللہ ﷺ نے ادا فرما کر ان کو اپنی زوجیت میں لے لیا۔ اس پر لوگوں نے ان تمام (معاہدہ آزادی بمقابل مال) قیدیوں کو رہا کر دیا کہ یہ اب رسول اللہ ﷺ کی سسرالی رشتہ دار بن گئے ہیں۔ یہ خاتون ان کے قبیلے اور قوم کے لیے سب سے زیادہ باعث برکت ثابت ہوئی۔ ۵۶ھ میں وفات پائی۔

## روزہ کی فضیلت

**سوال** کیا میں تم کو بھلائی کے دروازے نہ بتاؤں؟

**جواب** سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے مجھ سے فرمایا: ”کیا میں تم کو بھلائی کے دروازے نہ بتاؤں؟“

میں نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول ﷺ ضرور بتائیں۔

آپ ﷺ نے فرمایا: ((الصَّوْمُ جُنتٌ، وَالصَّدَقَةُ تُطْفِئُ الْخَطِيئَةَ كَمَا يُطْفِئُ الْمَاءُ النَّارَ))

”روزہ ڈھال ہے اور صدقہ گناہوں کو مٹا دیتا ہے جس طرح پانی آگ کو بجھا

دیتا ہے۔“ ❁

فائدہ: نبی ﷺ نے نفلی روزہ، نفلی صدقہ اور تہجد کا ذکر کر کے خیر عظیم کی طرف راہنمائی فرمائی ہے۔

## مسافر کے روزے کا بیان

**سوال** اس کو کیا ہو گیا ہے؟

**جواب** سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے دوران سفر لوگوں کا ہجوم دیکھا کہ وہ

ایک آدمی پر سایہ کیے ہوئے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اس کو کیا ہو گیا ہے؟“

❁ ترمذی، کتاب الایمان عن رسول اللہ ﷺ باب ما جاء فی حرمة الصلوة رقم الحدیث: ۲۶۱۶؛ صحیح الترغیب والترہیب للالبانی: ۱/۲۳۸، رقم الحدیث: ۹۸۳۔

لوگوں نے عرض کیا، روزہ دار ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ((لَيْسَ الْبِرُّ أَنْ تَصُومُوا فِي السَّفَرِ))  
”دوران سفر روزہ رکھنا نیکی نہیں ہے۔“

ایک اور حدیث میں اس طرح الفاظ ہیں: ”اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی رخصت پر عمل کرو۔“  
ایک اور حدیث میں یہ الفاظ ہیں: ”دوران سفر روزہ رکھنا کوئی نیکی کا کام نہیں ہے۔“  
نسائی شریف میں یہ لفظ ہیں: رسول اللہ ﷺ ایک شخص کے پاس سے گزرے جو درخت کے سائے میں لیٹا ہوا تھا اور پانی اس پر چھڑکا جا رہا تھا۔  
آپ نے پوچھا ”تمہارے ساتھی کو کیا ہوا ہے؟“  
لوگوں نے جواب دیا: اے اللہ کے رسول ﷺ! روزہ دار ہے۔  
آپ نے فرمایا: ”دوران سفر روزہ رکھنا نیکی کا کام نہیں ہے۔ اللہ عزوجل کی دی ہوئی رخصت پر عمل کرو جو اس نے دی ہے۔“ ❁

خالد بن: نبی ﷺ نے دوران سفر لوگوں کا ہجوم دیکھا جو ایک ایسے آدمی کے ارد گرد اکٹھے تھے جو ضعف، شدت بھوک اور اعضاء کے کمزور پڑ جانے کی وجہ سے لیٹا ہوا تھا۔ آپ نے دریافت فرمایا اس کو کیا ہوا ہے؟ صحابہ رضی اللہ عنہم بولے یہ قیس بن عامری رضی اللہ عنہ ہے جو ابواسرائیل کنیت سے جانا جاتا ہے۔

اس نے دوران سفر روزہ رکھ لیا ہے اب گرمی کے باعث بے ہوش ہو گیا ہے۔ آپ نے فرمایا: یہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت ہے نہ یہ کوئی اچھا کام ہے جو باعث اجر ہو کہ آدمی طاقت کے نہ ہوتے ہوئے سفر میں روزہ رکھے۔ بلکہ دوران سفر روزہ رکھنا مکروہ ہے اور افضل یہ ہے کہ انسان روزہ نہ رکھے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے جو روزہ نہ رکھنے کی اجازت دی ہے یہ حکمت جلیلہ ہے اس میں ثواب کے ساتھ ساتھ قوت اور صحت کا بھی خیال رکھا گیا ہے۔ اگر بالفرض مسافر روزہ رکھ لیتا ہے تو فرض ادا ہو جائے گا۔

❁ بخاری، کتاب الصوم باب قول النبی ﷺ ظلل علیہ رقم الحدیث: ۱۹۴۶، مسلم، ۱۱۱۵، نسائی، ۲۲۵۸۔

## روزہ کی نیت اور جو روزے دار کے لیے مستحب ہے

**سوال** کیا تمہارے پاس (کھانے کی) کوئی چیز ہے؟

**جواب** سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ایک روز نبی کریم ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور دریافت فرمایا: ”کیا تمہارے پاس (کھانے کی) کوئی چیز ہے؟“ ہم نے عرض کیا نہیں۔

آپ نے فرمایا: ”اچھا میں روزہ سے ہوں“ اس کے بعد پھر ایک روز تشریف لائے تو ہم نے عرض کیا کہ حلوہ کا تھفہ ہمیں (کہیں سے) دیا گیا ہے۔

آپ ﷺ نے فرمایا: ”ذرا مجھے تو دکھاؤ صبح سے میں روزے سے تھا۔“ (یہ فرما کر) آپ نے حلوہ تناول فرمایا۔ ❁

**فائدہ:** جب نبی ﷺ نے کھانے کے لیے کوئی چیز نہ پائی تو آپ نے نفلی روزے کی نیت کر لی۔ یہ حدیث جمہور علماء کی دلیل ہے کہ نفلی روزہ کی نیت طلوع فجر سے پہلے لازمی نہیں بلکہ طلوع آفتاب کے بعد بھی کی جاسکتی ہے۔ دوسرے روز نبی ﷺ نے (روزے کی حالت میں) حبس تناول فرمایا۔ حبس سے مراد وہ کھانا جو کھجور، مکھن، گھی اور پنیر شامل کر کے تیار کیا گیا ہو۔

جمہور متقدمین اور متاخرین اور امام شافعی اور امام احمد رحمہما اللہ نے اس حدیث سے یہ دلیل پکڑی ہے نفلی روزہ رکھنے والا خود مختار ہے اگر چاہے تو روزہ پورا کرے اور اگر چاہے تو توڑ دے البتہ توڑنے کی صورت میں قضا مستحب ہے۔

باقی علماء کے نزدیک نفلی روزہ توڑنا حرام ہے اور اگر توڑ دیا تو قضا واجب ہے کیونکہ شرع کرنے کے بعد یہ روزہ قرار پا گیا اور ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَلَا تَبْطُلُوا أَعْمَالَكُمْ﴾ ❁

”اپنے عملوں کو برباد مت کرو۔“

لیکن جمہور علماء کے نزدیک اس آیت کا مطلب ہے کہ اپنے اعمال کو ریاکاری اور

❁ مسلم کتاب الصیام باب جواز صوم النافلة بنية من النهار قبل الزوال وجواز رفق  
الحديث: ۱۲۵۴؛ نسائی، ۲۳۲۶؛ ترمذی، ۷۳۴؛ ابوداؤد، ۲۴۵۵۔ ❁ ۴۷/ محمد: ۳۳۔

ارتکاب کبیرہ کی وجہ سے ضائع مت کرو۔ واللہ اعلم

## شعبان کے روزوں کا بیان

**سوال** کیا تم اس ماہ کے درمیان (۱۳، ۱۴، ۱۵) کے روزے رکھے تھے؟

**جواب** سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص سے پوچھا:

”کیا تو نے اس ماہ کے درمیان کے روزے رکھے تھے؟“

وہ بولا: نہیں۔

آپ نے فرمایا: ”جب تو رمضان کے روزے پورے کر لے تو دو روزے اور

رکھنا۔“ ❁

فائدہ: ماہ شعبان کے روزے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو پسند تھے۔ کیونکہ اس ماہ میں اعمال رب العالمین کے ہاں پیش ہوتے ہیں اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات پسند تھی کہ اس شخص کے اعمال جب رب کے ہاں پیش ہوں تو یہ شخص حالت روزہ میں ہو۔

## مستلس روزے رکھنا

**سوال** اے عثمان رضی اللہ عنہ! کیا تو میری سنت سے اعراض کرنا چاہتا ہے؟

**جواب** سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کو

طلب کیا، وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ نے ارشاد فرمایا: ”اے عثمان رضی اللہ عنہ!

کیا تو میری سنت سے اعراض کرنا چاہتا ہے؟“

سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے جواب دیا ”لَا وَاللّٰهِ يَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْکَ وَسَلَّمَ! وَلَٰکِنْ سُنَّتَکَ

أَطْلُبُ“ ”نہیں اللہ کی قسم، اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں تو آپ کی سنت کا متلاشی ہوں۔“

آپ نے ارشاد فرمایا: ”میں (رات کو) سوتا بھی ہوں اور نماز بھی پڑھتا ہوں، روزے

بھی رکھتا ہوں اور (کئی دن) چھوڑ بھی دیتا ہوں، اور میں نے عورتوں سے نکاح بھی کیا ہے

(ان کے حقوق پورے کرتا ہوں)۔“

❁ مسلم کتاب الصوم باب استحباب صیام ثلاثة ايام من كل شهر وصوم يوم ..... رقم الحديث:

۱۱۶۱، بخاری: ۱۹۸۳۔

لہذا اے عثمان رضی اللہ عنہ! اللہ سے ڈرو، کیونکہ تمہارے گھر والوں کا تم پر حق ہے، تمہارے مہمان کا تم پر حق ہے تمہارے اپنے نفس کا تم پر حق ہے روزہ رکھ بھی اور ترک بھی کرو، رات کو قیام بھی کرو اور نیند بھی پوری کرو۔ ﴿۱۳۶۹﴾

خاتلا: سیدنا عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ نبی ﷺ کے دودھ شریک بھائی ہیں۔ بڑے عابد و زاہد صحابی تھے۔ کثرت عبادت کی وجہ سے آپ نے انہیں میانہ روی کی تلقین فرمائی۔ بعض اہل علم کے نزدیک یہ حدیث اس بات کی دلیل ہے کہ ہمیشہ روزہ رکھنا مکروہ ہے۔ بعض کے نزدیک ہمیشہ روزہ رکھنا حرام ہے۔

لیکن جہور اہل علم کے نزدیک بعض احادیث کی بنا پر ہمیشہ روزہ رکھنا مستحب ہے۔ واللہ اعلم



﴿۱۳۶۹﴾ ابوداؤد کتاب الصلوٰۃ باب ما یؤمر بہ من القصد فی الصلوٰۃ رقم الحدیث: ۱۳۶۹؛ صحیح سنن ابی داؤد للالبانی، رقم الحدیث: ۱۳۶۹۔

## ساتواں باب

## حج کا بیان

کعبہ کا گزنا اور اس کی تعمیر

**سوال** اے عائشہ رضی اللہ عنہا! کیا تم کو معلوم ہے کہ جب تیری قوم (قریش) نے کعبہ کی تعمیر نو کی تو

انہوں نے سیدنا ابراہیم علیہ السلام والی بنیادوں میں کمی کر دی؟

**جواب** سیدنا عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: ”اے عائشہ رضی اللہ عنہا!

کیا تم کو معلوم ہے کہ جب تمہاری قوم نے تعمیر کعبہ کی تو انہوں نے سیدنا ابراہیم علیہ السلام والی بنیادوں میں کمی کر دی؟“

میں نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! پھر ابراہیم علیہ السلام والی بنیادوں پر کیوں نہیں بنا دیتے؟

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ((لَوْ لَا جِدْنَا قَوْمَكَ بِالْكَفْرِ لَفَعَلْتُ)) ”اگر تیری قوم کے کفر کا زمانہ ابھی قریب نہ گزرا ہوتا تو بے شک میں ایسا ہی کرتا۔“

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اگر سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے یہ حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے تو میں سمجھتا ہوں یہی وجہ تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حطیم کے متصل جو دیواروں کے کونے ہیں ان کو نہیں چومتے تھے کیونکہ بیت اللہ ابراہیم علیہ السلام والی بنیادوں پر پورا نہیں ہے۔ ❁

فائدہ: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خانہ کعبہ کو ابراہیم علیہ السلام والی بنیادوں پر تعمیر نہ کیا کیونکہ قوم عائشہ رضی اللہ عنہا (مکہ کے لوگ) کے کفر کا زمانہ ابھی قریب کا تھا اور اس عرصہ میں ضعف قلوب کی وجہ سے مزید خدشات جنم لے سکتے تھے۔

## نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا تلبیہ اور قربانی

**سوال** تو نے کس طرح کا احرام باندھا تھا؟

**جواب** سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں سیدنا علی رضی اللہ عنہ جب یمن سے واپس آئے

❁ بخاری کتاب الحج باب فضل مکة وبنیانها رقم الحديث: ۱۵۸۳۔

اور نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ ﷺ نے دریافت کیا: ”تو نے کس طرح کا احرام باندھا تھا (حج قرآن، حج افراد یا حج تمتع کا)؟“

سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا، جس کی نیت آپ نے کی ہے۔

آپ نے فرمایا: ”اگر میں قربانی ساتھ نہ لاتا تو میں حلال ہو جاتا (احرام کھول دیتا) اور اس کو عمرہ بناتا۔“

فائدہ: اس حدیث میں آپ ﷺ نے یہ فرمایا: ”اگر میں قربانی ساتھ نہ لاتا تو میں احرام کھول کر حلال ہو جاتا اور اس کو عمرہ بناتا (یعنی حج تمتع کرتا)۔“

راوی حدیث (انس بن مالک رضی اللہ عنہ) نبی ﷺ کے خادم خاص ہیں ان کی والدہ ام سلیم رضی اللہ عنہا نے آپ کی خدمت کے لیے خدمت گار کے طور پر پیش کر کے سعادت حاصل کی۔

مدنی زندگی میں آخری سانس تک خدمت کرتے رہے ابو حمزہ ان کی کنیت تھی۔ خزر ج کے قبیلہ نجار سے ہونے کی وجہ سے نجاری خزر جی کہلائے۔

۹۳ھ کو فوت ہوئے اور بصرہ میں ہی دفن ہوئے۔

کہا گیا ہے کہ بصرہ میں وفات پانے والے سب سے آخری صحابی رضی اللہ عنہ ہیں۔

ان سے ۱۲۸۶ احادیث مروی ہیں۔

## فدیہ کے اسباب اور ادائیگی کا بیان

**سوال** کیا سر کی جوئیں تم کو تکلیف پہنچا رہی ہیں؟

**جواب** سیدنا کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حدیبیہ والے سال رسول اللہ ﷺ میرے پاس سے گزرے اور میں ہنڈیا کے نیچے آگ جلا رہا تھا اور جوئیں میرے چہرے پر گر رہی تھیں، آپ نے میرے لیے ارشاد فرمایا: ”کیا سر کی جوئیں تم کو تکلیف پہنچا رہی ہیں؟“ میں نے عرض کیا، جی ہاں۔

آپ نے فرمایا: ”سر منڈا لو، پھر ایک بکری (بطور فدیہ) ذبح کرو جو قربانی کے لائق ہو، یا تین دن کے روزے رکھ لینا، یا تین صاع (گندم یا کھجور) چھ مسکینوں کو کھلا دینا۔“

بخاری، کتاب المغازی باب بعث علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ رقم الحدیث: ۴۳۵۲۔

ایک اور حدیث میں یہ لفظ ہیں کہ سیدنا کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ یہ آیت:

﴿فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَّرِيضًا ۖ﴾

”البتہ تم میں سے جو بیمار ہو، یا اس کے سر میں کوئی تکلیف ہو (جس کی وجہ سے سر منڈالے) تو اس پر فدیہ ہے۔“

خاص طور پر میرے ہی بارے میں نازل ہوئی تھی پھر اس کا حکم تم سب کے لیے عام

ہے۔

الاصع (صاع) غلہ ناپنے کا ایک پیمانہ ہے جدید حساب کے مطابق ایک صاع کا وزن احتیاطاً اڑھائی کلو کے قریب ہے۔

فائدہ: حالت احرام میں جن اسباب کی بنا پر فدیہ واجب آتا ہے ان میں سے ایک سر کا منڈوانا ہے۔ اس کا فدیہ ضروری ہے یا تو ایک بکری ذبح کر کے فقرا کو کھلائے یا چھ مسکینوں کو کھانا کھلا دے اور کھانے کی مقدار علاقے میں عام طور پر کھائی جانے والی غذا کے برابر ہے یا دس روزے رکھے تین ایام حج میں اور سات حج کے بعد۔

آیات کریمہ اور احادیث شریفہ سے اسباب فدیہ درج ذیل ہیں:

① حج قرآن اور حج تمتع دونوں میں ایک ہدی (ایک بکری یا پھرانٹ یا گائے کے ساتویں حصے) کی بھی قربانی دینی پڑتی ہے۔

② الاحصار۔ محصور ہو جانے کی صورت میں، مثلاً: ایک شخص نے حج اور عمرہ کا احرام باندھا تو اب اسے پورا کرنا لازم ہے اور کسی مجبوری سے وہ حج نہیں کر سکا، تو بھی اس کو قربانی دینا ہوگی وہ کسی دوسرے کے ہاتھ قربانی بھیج دے یا اسے تاکید کر دے کہ وہ مناسب وقت پر اس کی طرف سے قربانی کر دے اور جس وقت تک اسے یہ یقین نہ ہو جائے کہ اس کی قربانی ہو چکی ہوگی تو اس وقت تک سر نہ منڈائے۔ ایسی قربانی کو دم احصار کہتے ہیں جو حج و عمرہ سے رکنے کی وجہ سے لازمی ہوتی ہے۔

① بخاری، کتاب الحج باب الاطعام فی الفدیۃ نصف صاع رقم الحدیث: ۱۸۱۶؛ مسلم، ۱۲۰۱؛ ترمذی، ۹۵۳؛ نسائی، ۲۸۵۱؛ ابن ماجہ، ۳۰۷۹۔ ② ۲/ بقرہ: ۱۹۶۔



- 3 جماع کرنا
- 4 وقوف عرفہ فوت ہو جائے۔
- 5 خوشبو کا استعمال
- 6 سلا ہوا لباس پہن لینا۔
- 7 سر منڈانا یہ دونوں امور خواہ عذر کی بنا پر ہی کیوں نہ ہوں۔
- 8 شکار کا قتل
- 9 میقات سے احرام نہ باندھنا
- 10 مزدلفہ اور منیٰ میں رات بسر نہ کرنا
- 11 کنکریاں نہ مارنا

حج کے وہ مناسک جو واجب ہیں ان میں سے کوئی ایک رہ جائے یا احرام کی صورت میں جو کام منع ہیں ان میں سے کسی ایک کا ارتکاب فدیہ کو واجب کر دیتا ہے۔  
 راوی حدیث (کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ) ان کی کنیت ابو محمد تھی یہ جلیل القدر صحابی قبیلہ ”الہبلی“ سے تعلق رکھتے تھے جو انصار کا حلیف تھا۔ کوفہ چلے گئے تھے بالآخر مدینہ طیبہ میں ۵۳ھ میں ۷۵ سال کی عمر میں وفات پائی۔

ان سے ۷۷ احادیث مروی ہیں۔ (واللہ اعلم بالصواب)

## حائضہ اور نفساء کو حج کے تمام کام سوائے طواف کے روایتیں

**سوال** کس سبب کی بنا پر تم رورہی ہو؟

**جواب** سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ روانہ ہوئے (مدینہ سے مکہ کی طرف) ہمارا مقصد صرف حج تھا، پھر جب ہم سرف میں پہنچے تو مجھے ایام ماہواری شروع ہو گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب تشریف لائے تو میں رورہی تھی، آپ نے دریافت فرمایا: ”تم کیوں رورہی ہو؟“

میں نے عرض کیا، اللہ کی قسم! میرے لیے یہ اچھا ہوتا کہ اس سال میں حج کے لیے نہ آتی۔

آپ ﷺ نے فرمایا: ”شاید تیرے ایام ماہواری شروع ہو گئے ہیں؟“

میں نے عرض کیا، ہاں۔

آپ ﷺ نے فرمایا: ((هَذَا شَيْءٌ كَتَبَهُ اللَّهُ عَلَى بَنَاتِ آدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ، إِفْعَلِي مَا يَفْعَلُ الْحَاجُّ غَيْرَ أَنْ لَا تَطُوفِي بِالْبَيْتِ حَتَّى تَطْهَرِي)) ”یہ ایک ایسی چیز ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کی بیٹیوں کے لیے مقدر کر رکھا ہے، بیت اللہ کے طواف کے علاوہ جو کچھ بھی حاجی لوگ کریں تم بھی کرتی جاؤ۔“

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں، پھر جب ہم مکہ آئے تو رسول اللہ ﷺ نے اپنے ساتھیوں سے فرمایا کہ ”عمرہ کی نیت کرلو۔ چنانچہ سب لوگوں نے احرام کھول دیا سوائے اس کے جس کے ساتھ ہدی (قربانی کا جانور) تھی۔“

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں، نبی ﷺ، ابوبکر، عمر، رضی اللہ عنہما اور دیگر صاحب حیثیت لوگوں کے ساتھ ہدی (قربانی کا جانور) تھی پھر ان لوگوں نے مدینہ سے روانگی کے وقت احرام باندھا (جنہوں نے کھول ڈالا تھا)

پھر جب قربانی کا دن آیا تو میں ماہواری سے پاک ہو گئی، رسول اللہ ﷺ نے مجھے حکم فرمایا تو میں نے طواف افاضہ کیا اور ہمارے پاس گائے کا گوشت لایا گیا۔ میں نے پوچھا یہ کیا ہے۔

لوگوں نے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن کی طرف سے گائے کی قربانی کی ہے پھر جب شب محصب (ایام تشریق کے بعد والی رات) آئی تو میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ! لوگ توج اور عمرہ دونوں ادا کر کے واپس ہوں گے اور میں صرف حج کر کے؟

آپ ﷺ نے عبد الرحمن بن ابی بکر رضی اللہ عنہما کو حکم دیا تو انہوں نے مجھے اپنے اونٹ پر پیچھے بٹھالیا اور ہم دونوں مقام متعیم پہنچے اور وہاں سے میں نے عمرہ کا احرام باندھا یہ اس عمرہ کے بدلے جو اور لوگوں نے کیا تھا۔

مسلم کتاب الحج باب بیان وجوہ الاحرام وانہ يجوز افراد الحج والتمتع رقم الحديث: ۱۲۱۱؛ بخاری، ۳۰۵؛ نسائی، ۲۹۰؛ ابوداؤد، ۱۷۸۵؛ ابن ماجہ ۲۹۶۳؛ ترمذی، ۹۴۵۔

فائلا: اس حدیث شریف میں رسول اللہ ﷺ نے یہ فرمایا ہے کہ حیض اور نفاس اللہ تعالیٰ کی طرف سے عورتوں کے لیے ہیں اور ان کی وجہ سے عورت قابل ملامت بھی نہیں۔ حیض کی صورت میں سوائے طواف بیت اللہ کے باقی تمام افعال حج کرنے جائز ہیں اور طواف بیت اللہ حالت طہر میں ادا کیا جائے گا۔

## ضرورت کے وقت قربانی کے اونٹ پر سواری کی جاسکتی ہے

**سوال** اس پر سوار ہو جا۔

**جواب** سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی کو دیکھا جو قربانی کی اونٹنی کو ہانک رہا تھا۔ آپ نے فرمایا: ”اس پر سوار ہو جا۔“ اس نے عرض کیا، یہ قربانی کی اونٹنی ہے۔

آپ ﷺ نے فرمایا: ”تجھ پر افسوس ہے اس پر سوار ہو جا۔“ یہ آپ نے دوسری یا تیسری مرتبہ فرمایا۔ ❁

فائلا: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قربانی کے جانور پر ضرورت کے وقت سواری کی جاسکتی ہے۔

## قربانی کے دن خطبہ

**سوال** اے لوگو! یہ کون سا دن ہے؟

**جواب** سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کو قربانی کے دن خطبہ دیا، اس میں آپ نے ارشاد فرمایا: ”اے لوگو! یہ کون سا دن ہے؟“ لوگ بولے: حرمت والا دن ہے۔

آپ نے پھر پوچھا: ”یہ کون سا شہر ہے؟“

صحابہ رضی اللہ عنہم بولے: حرمت والا شہر ہے۔

پھر آپ ﷺ نے دریافت فرمایا: ”یہ کون سا مہینہ ہے؟“

صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا، حرمت والا مہینہ ہے؟

تب آپ نے فرمایا: ”تمہارے خون، تمہارے مال اور تمہاری عزتیں اسی طرح ایک

❁ بخاری، کتاب الحج باب رکوب البدن رقم الحدیث: ۱۶۸۹۔

دوسرے پر حرام ہیں جس طرح اس شہر (مکہ) میں، اس (حج کے) مہینہ میں، تمہارے خون، مال عزتیں ایک دوسرے پر حرام ہیں“ یہی الفاظ آپ نے کئی بار دہرائے، پھر آپ ﷺ نے اپنا سر مبارک اوپر اٹھا کر فرمایا: ((اللَّهُمَّ هَلْ بَلَّغْتُ، أَلَلَّهُمَّ هَلْ بَلَّغْتُ)) ”اے اللہ! میں نے (آپ کا پیغام آپ کے بندوں تک) پہنچا دیا، اے اللہ! میں نے (آپ کا پیغام آپ کے بندوں تک) پہنچا دیا“

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی قسم کھا کر فرماتے ہیں کہ یہ (خطبہ جو حجۃ الوداع کے نام سے مشہور ہے) آپ نے اپنی امت کو وصیت کی تھی، اسی وجہ سے تو آپ ﷺ نے فرمایا: ((فَلْيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ، لَا تَرْجِعُوا بَعْدِي كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ)) ”جو لوگ یہاں موجود ہیں وہ غیر موجود لوگوں تک (دین کا پیغام) پہنچائیں، خبردار! میری وفات کے بعد کافر نہ بن جانا کہ تم ایک دوسرے کی گردنیں کاٹنے لگو۔“ ایک اور حدیث میں ہے:

حجۃ الوداع میں قربانی والے دن نبی ﷺ ہجرات (جہاں شیطان کو کنکریاں ماری جاتی ہیں) کے درمیان تشریف فرما تھے اور فرمایا: ((هَذَا يَوْمُ الْحَجِّ الْأَكْبَرِ)) ”یہ دن حج اکبر ہے۔“ مزید فرمایا: ((اللَّهُمَّ اشْهَدْ!)) ”اے اللہ! گواہ رہنا۔“ اس خطبہ کے بعد آپ ﷺ لوگوں سے الوداع ہو گئے، اسی وجہ سے لوگ اس خطبہ کو حجۃ الوداع کے نام سے یاد کرتے ہیں۔ ❁

فائدہ: رسول اللہ ﷺ نے حجۃ الوداع کے خطبہ میں یہ واضح فرمایا کہ مسلمانوں کے لیے لازمی ہے کہ وہ ایک دوسرے کے خون، مال اور آبرو کا خاص خیال کریں۔ مزید آپ ﷺ نے فرمایا: میرے بعد کافر نہیں ہو جانا، نہ ان چیزوں کو حلال جاننا جن کو میں نے حرام کر دیا ہے، اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کی ناشکری بھی نہیں کرنی اور نہ دنیا کی لالچ میں ایک دوسرے کو قتل کرنا ہے۔

آپ ﷺ نے یہ خطبہ مسلمانوں کے ایک جمع غفیر کے سامنے ارشاد فرمایا جن کی تعداد ایک لاکھ تیس ہزار تھی۔

❁ بخاری، کتاب الحج باب الخطبة أيام منى رقم الحديث: ۱۷۳۹؛ مسند احمد: ۱/۲۳۰۔

## اٹھواں باب

### جہاد کا بیان

اللہ تعالیٰ کی راہ میں پڑنے والی گردوغبار

**سوال** راستے سے ہٹ کر کیوں چلتے ہو؟

**جواب** سیدنا ربیع بن زیاد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جارہے تھے تو دیکھا کہ ایک قریشی نوجوان راستے سے ہٹ کر چل رہا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے دریافت فرمایا: ”کیا یہ فلاں نہیں؟“

صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا، کیوں نہیں، یعنی وہی ہے۔

آپ نے فرمایا: ”اس کو بلاؤ۔“

صحابہ رضی اللہ عنہم نے اس کو بلایا۔

آپ نے اس سے دریافت فرمایا: ”راستے سے ہٹ کر کیوں چلتے ہو؟“

اس نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول ﷺ! گردوغبار سے بچنے کے لیے۔

آپ ﷺ نے فرمایا: ((فَلَا تَعْتَزِلْهُ، قَوْلَ الَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ إِنَّهُ لَكَدَرِيرَةٌ الْجَنَّةِ)) ”اس گردوغبار سے مت بچو اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں محمد ﷺ کی جان ہے ایہ گردوغبار تو جنت کی ایک خاص خوشبو ہے۔“

فائدہ: اس حدیث شریف میں نبی ﷺ نے جہاد میں جاتے ہوئے گردوغبار سے بچنا اور عام لوگوں کے راستے سے ہٹ کر چلنے کو منع فرمایا۔ کیونکہ جہاد میں پڑنے والی گردوغبار قیامت کے دن اعلیٰ درجہ کی خوشبو اور جنت کی نعمتوں کے حصول کا سبب ہے۔

رواہ ابو داود فی مراسیلہ۔

## اقسام شہداء

**سوال** تم لوگ شہید کس کو سمجھتے ہو؟

**جواب** سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”تم لوگ شہید کس کو سمجھتے ہو؟“

صحابہ رضی اللہ عنہم بولے: اے اللہ کے رسول ﷺ! جو شخص اللہ کی راہ میں مارا جائے پس وہ شہید ہے۔

آپ ﷺ نے فرمایا: ”اس طرح تو میری امت کے شہداء کی تعداد بہت کم ہوگی۔“

صحابہ رضی اللہ عنہم نے دریافت فرمایا: اے اللہ کے رسول ﷺ! پھر کن لوگوں کو شہید شمار کیا جائے۔

آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”جو شخص اللہ کی راہ میں قتل کیا جائے وہ بھی شہید ہے اور جو شخص اللہ کی راہ میں مرے وہ بھی شہید (مطلب طبعی موت مرے) اور جو شخص طاعون (وبا) کا شکار ہو کر مرے وہ بھی شہید، پیٹ کی بیماری سے مرنے والا بھی شہید ہے۔“

ابن مقسم رحمہ اللہ راوی حدیث فرماتے ہیں جب میں نے یہ حدیث اپنے باپ ابوصالح رحمہ اللہ کے سامنے پڑھی تو انہوں نے (اضافہ کر کے) فرمایا: ”جو ڈوب کر مرے وہ بھی شہید ہے۔“ ❁

فائدہ: اس حدیث شریف میں نبی ﷺ نے اسلامی شہداء کی اقسام کو بیان فرمایا ہے، اور وہ یہ ہیں۔

❶ جو اللہ کے دشمنوں سے لڑا تیر و تلوار کے زخم کھا کر قتل ہو جائے۔

❷ جو میدان جنگ میں طبعی موت مر جاتا ہے۔

❸ جو شخص طاعون کا شکار ہو کر مرے۔

❹ جو پیٹ کی بیماری سے مرے۔

❺ جو ڈوب کر مرے۔

یہ سب شہداء اللہ تعالیٰ کی طرف سے بڑا ثواب اور بلند و بالا درجات پائیں گے جو کہ

❁ مسلم کتاب الامارۃ باب بیان الشهداء رقم الحدیث: ۱۹۱۵۔

مہیبتوں کا بدلہ ہوگا جو انہوں نے اللہ تعالیٰ کے رستے میں صبر کرتے ہوئے جھیلی ہوں گی۔

## مجبور سے جہاد کی فرضیت ساقط ہو جاتی ہے

**سوال** کیا تیرے والدین زندہ ہیں؟

**جواب** سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور وہ جہاد میں شرکت کی اجازت لینا چاہتا تھا۔

آپ ﷺ نے دریافت فرمایا: ((اَلْكَ وَالِدَانِ)) ”کیا تیرے والدین زندہ ہیں؟“

وہ بولا: ہاں۔

آپ ﷺ نے فرمایا: ”جاؤ والدین کی خدمت میں رہ کر جہاد کرو۔“ (مطلب یہ ہے کہ ان کی خدمت ہی میں تمہیں جہاد کا ثواب مل جائے گا)

فائدہ: مجبور آدمی اگر جہاد فی سبیل اللہ میں نہ جائے تو کوئی حرج نہیں نبی ﷺ کا اس آدمی کو یہ حکم دینا کہ اپنے والدین کی خدمت کر شاید اس لیے ہو کہ والدین کی خدمت کے لیے اس کے سوا اور کوئی نہ ہو۔

**سوال** یمن میں تیرا کوئی (رشتہ دار) ہے؟

**جواب** سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ یمن سے ایک شخص نبی ﷺ کے ہمراہ جہاد کرنے کے لیے آیا۔

آپ نے اس سے دریافت فرمایا: ”یمن میں تیرا کوئی (رشتہ دار) ہے؟“ وہ بولا: والدین ہیں۔

آپ نے ارشاد فرمایا: ”ان دونوں نے آپ کو اجازت دی ہے؟“ عرض کیا: نہیں۔

آپ نے فرمایا: ”واپس چلے جاؤ ان سے اجازت طلب کرو۔ اگر وہ دونوں تجھے اجازت دے دیں تو جہاد کرو ورنہ ان کے ساتھ نیکی اور حسن سلوک کرو۔“

بخاری کتاب الجہاد والسیر یاب الجہاد باذن الأبین رقم الحدیث: ۳۰۰۴، مسلم، ۲۵۴۹، ترمذی، ۱۶۷۱، نسائی، ۳۱۰۳، ابوداؤد، ۴۵۲۹

نسائی شریف میں یہ الفاظ ہیں کہ سیدنا جابرہ سلمی رضی اللہ عنہ نے غزوہ میں شریک ہونے کے لیے نبی ﷺ سے مشورہ لیا تو آپ نے دریافت فرمایا: ”کیا تیری ماں زندہ ہے؟“ اس نے عرض کیا: ہاں۔

آپ ﷺ نے فرمایا: ((قَالُوا مَهْهَا فَإِنَّ الْجَنَّةَ تَحْتَ رِجْلَيْهَا))  
 ”پھر اس کی خدمت کر جنت اس کے قدموں کے نیچے ہے۔“ ❁

فائدہ: نبی ﷺ نے اس آدمی کو جہاد میں جانے کے لیے والدین کی اجازت کا پابند بنایا۔ اجازت دے دیں تو ٹھیک ورنہ ان کے پاس رہ کر ان کی خدمت کر، ان کا احترام کر اور ان پر شفقت و مہربانی کر۔

جہاد کے فرض عین ہونے کی صورت میں والدین کی اجازت کی ضرورت نہیں ہے سوائے اس صورت میں جب والدین کو اس کی ضرورت ہو اور اس کے علاوہ ان کی خدمت کے لیے کوئی نہ ہو۔

## تالیف قلب کے لیے عطیہ دینا

**سوال** کیا تم میں کوئی غیر بھی موجود ہے؟

**جواب** سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے انصار رضی اللہ عنہم کو جمع کیا اور دریافت فرمایا: ”کیا تم میں کوئی غیر بھی موجود ہے؟“

انصار رضی اللہ عنہم نے عرض کیا نہیں سوائے ہمارے ایک بھانجے کے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بھانجا تو اپنوں میں ہے۔“

پھر فرمایا: ”قریش جاہلیت اور مصیبت کے زمانے سے نئے نئے نکلے ہیں اور میری چاہت ہے کہ میں حالات کی بہتری اور تالیف قلب کے لیے کچھ ان کو دوں، کیا تم اس بات پر رضامند ہو کہ باقی لوگ مال و متاع لے کر گھروں کو جائیں اور تم اللہ کے رسول ﷺ کو لے کر جاؤ، اگر لوگ کشادہ وادی میں داخل ہوں اور انصار تنگ گھاٹی میں تو میں انصار کی گھاٹی میں

❁ ابوداؤد کتاب الجہاد باب فی الرجل یغزو و ابواہ کارہان رقم الحدیث: ۲۵۳۰؛ نسائی .



جاؤں گا۔” ❁

فائدہ: نبی ﷺ نے انصار رضی اللہ عنہم کے ساتھ کمال محبت کا اظہار فرمایا اور قریش کی تالیف قلبی کے لیے مال کا عطیہ دینے پر اجازت چاہی تاکہ ان مصائب کا ازالہ ہو جائے کیونکہ قریش کو اقارب کے قتل اور ترک وطن سے دوچار ہونا پڑا۔

www.KitaboSunnat.com

❁ مسلم کتاب الزکاة باب اعطاء المؤلفۃ قلوبہم علی الاسلام ..... رقم الحدیث: ۱۰۵۹؛

بخاری، ۴۳۳۴۔

## نواں باب

## نکاح کے مسائل

منیگر کو دیکھنے کے مسائل

سوال کیا تو نے اسے دیکھ لیا ہے؟

جواب سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی میری موجودگی میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ سے عرض کرنے لگا کہ وہ انصاری کی ایک عورت سے نکاح (کرنا) چاہتا ہے۔

آپ ﷺ نے دریافت فرمایا: ((أَنْظَرْتُ إِلَيْهَا))  
”کیا تو نے اسے دیکھ لیا ہے؟“

وہ بولا: نہیں۔

آپ نے ارشاد فرمایا: ”جاؤ اور اسے دیکھ لو، کیونکہ انصاری عورتوں کی آنکھوں میں کچھ خلل ہوتا ہے۔“ ❊

فائدہ: اس آدمی نے انصاریہ عورت کو ابھی نکاح کا پیغام دیا تھا تو نبی ﷺ نے اسے حکم دیا کہ آپ اس کو دیکھ لیں۔ کیونکہ انصاری عورتوں کی آنکھیں چھوٹی ہوتی ہیں یا ان میں نیلا پن ہوتا ہے اس حدیث کی رو سے بطور بھلائی ایسے اوصاف بیان کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

## مہر کا بیان

سوال کیا تو فلاں عورت سے نکاح کرنے پر راضی ہے؟

جواب سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ایک شخص سے فرمایا: ”کیا تو فلاں عورت سے نکاح کرنے پر راضی ہے؟“  
اس نے عرض کیا، ہاں۔

❊ مسلم کتاب النکاح باب ندب النظر الى وجه المرأة وكفيها لمن يريد تزوجها رقم الحديث: ١٤٢٤، نسائي، ٣٢٣٤۔

پھر آپ ﷺ نے عورت سے فرمایا ”کیا تو فلاں شخص سے نکاح کرنے پر راضی ہے؟“ وہ بولی، ہاں۔

آپ ﷺ نے دونوں کی خواہش پر نکاح کر دیا پھر اس شخص نے اس عورت کے ساتھ ہم بستری کی لیکن اس کا مہر مقرر نہ کیا اور نہ کوئی چیز تحفہ دی۔ لیکن صلح حدیبیہ میں شریک ہونے کی وجہ سے اس کا حصہ خیبر سے بنتا تھا جب وہ مرنے لگا تو بولا، رسول اللہ ﷺ نے میرا نکاح فلاں عورت سے کر دیا تھا اور میں نے اس کا مہر مقرر نہیں کیا تھا اور نہ اس عورت کو کوئی چیز تحفہ دی، اب میں تم سب کو گواہ کرتا ہوں کہ میں نے اس کو وہ حصہ جو خیبر میں مجھے ملنے والا ہے دے دیا، چنانچہ اس عورت نے وہ حصہ لے کر ایک لاکھ درہم میں فروخت کر دیا۔ ❀

فائدہ: اس حدیث شریف سے پتہ چلتا ہے کہ حق مہر کے بدلے دوسری چیز بھی دینا جائز ہے اس کی دلیل واقعہ مذکور ہے۔ اور یہ بھی معلوم ہوا کہ صحت نکاح کے لیے حق مہر کا ذکر واجب نہیں، لیکن جھگڑے سے بچتے ہوئے اور خاندان و بیوی کی تسلی دل کے لیے متعین کر لینا مستحب ہے اسی طرح ہم بستری سے پہلے بیوی اور اس کے گھر والوں کو بطور خوشی کوئی چیز دے دینا مستحب ہے۔

راوی حدیث (عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ) مشہور قول کے مطابق ان کی کنیت ابو حماد ہے۔ کتاب اللہ کے قاری اور علم میراث اور فقہ کے مشہور عالم تھے۔ فقیہ ہونے کے ساتھ شاعر بھی تھے۔ بصرہ میں سکونت اختیار کر لی تھی۔ معرکہ صفین میں سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے تین سال مصر کے والی رہے۔ نیز غزوۃ البحر کے امیر رہے۔

مصر میں ۵۸ھ میں وفات پائی اور مقطم میں دفن ہوئے۔

ان سے ۵۵ احادیث مروی ہیں۔

## کنواری سے نکاح کرنا اچھا ہے

**سوال** اے جابر رضی اللہ عنہ! کیا تو نے نکاح کیا ہے؟

**جواب** سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میرے والد محترم عبد اللہ رضی اللہ عنہ (جنگ

❀ ابوداؤد کتاب النکاح باب فیمن تزوج ولم یسم صداقا حتی مات رقم الحدیث: ۲۱۱۷؛ صحیح سنن ابی داؤد للالبانی، رقم الحدیث: ۲۱۱۷)۔

احد میں) شہید ہو گئے اور سات یا نو بیٹیاں (میری بہنیں) چھوڑ گئے میں نے ایک بیوہ عورت سے شادی کر لی۔

رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے دریافت فرمایا: ”اے جابر رضی اللہ عنہ! کیا تو نے نکاح کیا ہے؟“ میں نے عرض کیا، جی ہاں۔

آپ نے پوچھا: ”کنواری سے یا بیوہ سے؟“ میں نے عرض کیا، بیوہ سے۔

آپ ﷺ نے فرمایا: ((فَهَلَّا جَسَارِيَةٌ تَلَاعِبُهَا وَتَلَاعِبُكَ، وَتُضَاجِحُهَا وَتُضَاجِحُكَ؟)) ”کنواری سے شادی کیوں نہیں کی وہ تم سے کھیلتی تم اس سے کھیلتے وہ تم سے دل لگی کرتی تم اس سے دل لگی کرتے؟“

میں نے خدمت نبوی ﷺ میں عرض کیا، میرے والد محترم عبد اللہ رضی اللہ عنہ (جنگ احد میں) شہید ہو گئے ہیں اور وہ چھوٹی عمر کی بیٹیاں چھوڑ گئے ہیں میں نے ایک اور لڑکی انہی کی طرح لانا بہتر نہ سمجھا اس لیے میں نے ایسی عورت سے شادی کی جو ان کی خبر گیری کرے اور ان کو ادب سکھائے۔

آپ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تم میں برکت یا آپ نے فرمایا اللہ آپ میں بھلائی فرمائے۔“ ❁

فائدہ: کنواری سے نکاح کرنا اچھا ہے لیکن اگر کوئی ضرورت اور حکمت پیش نظر ہو تو اس وقت بیوہ سے نکاح کرنا بھی بہتر ہے۔

## پسندیدہ بیوی

کیسی عورت سے نکاح کیا ہے؟

سوال

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے دریافت فرمایا:

جواب

”کیسی عورت سے نکاح کیا ہے؟“

میں نے عرض کیا، بیوہ سے۔

❁ بخاری کتاب النفقات باب عون المرأة زوجها فی ولده رقم الحديث: ۵۳۶۷۔

آپ نے فرمایا: ”کنواری سے شادی کیوں نہ کی، اس کے ساتھ کھیلنا رہتا؟“  
میں نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول ﷺ! میرے والد محترم عبد اللہ رضی اللہ عنہ وفات پا گئے ہیں اور اپنے پیچھے سات یا نو بیٹیاں چھوڑ گئے ہیں تو میں ایسی عورت کو بیاہ لایا جو کہ ان کی نگہداشت اور تربیت کرے۔

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے میرے لیے دعا فرمائی۔ ﴿﴾  
خاندان: سیدنا جابر رضی اللہ عنہ نے ایسی عورت سے شادی کی جو گھر کے ساتھ ساتھ ان کی بہنوں کی بھی پرورش کر سکے۔ (کیونکہ لڑکیوں کی پرورش جس طرح بیوہ کر سکتی ہے کنواری کہاں کر سکتی ہے؟) نبی ﷺ نے ان کے لیے دعا فرمائی کیونکہ انہوں نے اپنی خواہش پر بہنوں کی تربیت کو مقدم رکھا۔

**سوال** اس شخص کے بارے میں تمہاری کیا رائے ہے؟

**جواب** سیدنا سہیل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ کے سامنے سے ایک آدمی گزرا۔ آپ نے دریافت فرمایا: ”اس شخص کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے؟“  
صحابہ رضی اللہ عنہم بولے: یہ ایسا شخص ہے کہ اگر کسی عورت سے نکاح کرنا چاہے تو نکاح کا پیغام قبول ہو جائے اگر کسی کی سفارش کرے تو لوگ مان لیں اور اگر کوئی بات کرے تو لوگ خاموش ہو کر سنیں۔

آپ خاموش رہے، پھر ایک غریب مسلمان (جمیل بن سراقہ رضی اللہ عنہ) وہاں سے گزرے۔ آپ ﷺ نے دریافت فرمایا: ”اس شخص کے بارے میں تمہاری کیا رائے ہے؟“  
صحابہ رضی اللہ عنہم بولے: یہ ایسا شخص ہے کہ اگر کسی عورت سے نکاح کرنا چاہے تو نکاح کا پیغام قبول نہ ہو اگر کسی کی سفارش کرے تو لوگ نہ مانیں اور اگر کوئی بات کرے لوگ دل لگا کر نہ سنیں۔

یہ سن کر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اگلے شخص کی طرح مالداروں سے اگر ساری دنیا

بخاری کتاب النکاح باب تزویج الثیبات رقم الحدیث: ۵۰۸۰، مسلم، ۷۱۵، ترمذی،

۱۴۰۰ھ سنائی، ۳۲۲۶، ابوداؤد، ۲۰۴۸، ابن ماجہ ۱۸۶۰۔

بھر جائے تو اکیلا یہ محتاج شخص ان سب سے بہتر ہے۔ ﴿﴾  
**فائدہ:** پہلے شخص کی بات سنی اور مانی جاتی ہے صرف مالدار کی وجہ سے اور دوسرا شخص جو کہ جمیل بن سراقہ رضی اللہ عنہ ہیں ان کی بات غربت کی وجہ سے نہ سنی جاتی ہے اور نہ قبول کی جاتی ہے۔  
 آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اس مالدار کی طرح کے لوگوں سے اگر زمین بھر جائے ان سب سے یہ اکیلا غریب شخص درجہ میں بڑھ کر ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کے ہاں برتری کا معیار دولت نہیں بلکہ برتری کا معیار تقویٰ ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللَّهِ أَتْقَاهُ﴾ ﴿﴾

”اللہ کے نزدیک تم سب میں باعزت وہ ہے جو سب سے زیادہ متقی ہے۔“

## بیوی کے لیے خاوند کی رضامندی اور اطاعت کا بیان

**سوال** کیا تیرا خاوند زندہ ہے؟

**جواب** حصین بن محسن رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میری خالہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں، تو آپ نے دریافت فرمایا: ”کیا تمہارا خاوند زندہ ہے؟“  
 وہ بولی: ہاں۔

آپ نے فرمایا: ”خاوند کے ساتھ تمہارا برتاؤ کیسا ہے؟“  
 وہ بولی: حسب توفیق خدمت کرتی ہوں۔

پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا: ”خاوند کی نظر میں تم کیسی ہو؟“ ((فَبِأَنَّهُ جَنَّكَ وَنَارُكَ)) کیونکہ اس کی خدمت میں جنت ہے اور اس کی ناراضگی میں جہنم ہے۔ ﴿﴾

**فائدہ:** ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے واضح ہوا کہ اطاعت خاوند واجب ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حصین رضی اللہ عنہ کی خالہ سے جب یہ دریافت فرمایا کہ خاوند کے ساتھ تیرا برتاؤ کیسا ہے تو انہوں

﴿﴾ بخاری کتاب النکاح باب الإكفاء فی الدین رقم الحدیث: ۵۰۹۱۔

﴿﴾ ۴۹/حجرات: ۱۳۔ مسند احمد: ۳۴۱/۴، حاکم: ۲۰۶/۲، سلسلۃ الاحادیث

الصحيحة للالبانی، رقم الحدیث: ۲۶۱۴، صحيح الترغيب والترهيب للالبانی ۱۹۶/۲ رقم الحدیث: ۱۹۳۳۔

نے عرض کیا حسبِ توفیق خدمت کرتی ہوں، البتہ جس سے خود کو عاجز پاتی ہوں تو نہیں کرتی۔ اس حدیث شریف میں خاوند کو راضی رکھنے، اس کی اطاعت اور وفادار رہنے کی ترغیب دی گئی ہے تاکہ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں اور رضا مندی کی امید رہے۔ کیونکہ اطاعت خاوند میں جنت ہے اور نافرمانی دخولِ جہنم کا سبب ہے۔

راوی حدیث (حصین بن محسن رضی اللہ عنہ) مشہور صحابی رسول ﷺ ہیں۔ انصارِ حطمی تھے مدینہ میں سکونت اختیار کی۔

## باندیوں کے ساتھ ہم بستری نہ کی جائے جب تک رسمِ حمل سے خالی ثابت نہ ہو جائے

**سوال** شاید اس کے مالک نے اس عورت کے ساتھ زیادتی (ہم بستری) کی ہے؟

**جواب** سیدنا ابو درداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک غزوہ کے موقع پر نبی ﷺ نے گزرتے ہوئے خیمہ کے دروازے پر کھڑی ایسی عورت کو دیکھا جس کے ہاں بچہ کی ولادت کا وقت قریب تھا، آپ نے فرمایا: ”شاید اس کے مالک نے اس عورت کے ساتھ ہم بستری کی ہے؟“ صحابہ رضی اللہ عنہم بولے، ہاں۔

آپ ﷺ نے فرمایا: ((لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ أَلْعَنَهُ لَعْنَةً تَدْخُلُ مَعَهُ فِي قَبْرِهِ كَيْفَ يُورَثُهُ وَهُوَ لَا يَحِلُّ لَهُ وَكَيْفَ يَسْتَحْدِمُهُ وَهُوَ لَا يَحِلُّ لَهُ؟))

”میرا ارادہ ہوا کہ اس پر ایسی لعنت کروں جو قبر تک اس کے ساتھ جائے بھلا پیٹ میں موجود بچے کو کیسے یہ وارث بنائے گا جو اس کے لیے حلال نہیں (کیونکہ یہ غیر کا بچہ ہے) اور کیسے یہ اس سے خدمت لے گا جو اس کے لیے حلال نہیں۔“

**فائدہ:** باندی کے ساتھ ہم بستری کرنا حرام ہے جب تک رحمِ حمل سے خالی ثابت نہ ہو جائے۔ راوی حدیث (ابو درداء رضی اللہ عنہ) ان کا نام عومیر بن زید یا ابنِ عامر بن قیس انصاری رضی اللہ عنہ تھا۔ بڑے جلیل القدر اور نہایت عابد و زاہد صحابی تھے۔ بدر کے روز اسلام قبول کیا احد میں

ابوداؤد کتاب النکاح باب فی وطئ السبایا رقم الحدیث: ۱۲۱۵۶ مسلم: ۱۴۴۱

شریک ہوئے۔ انہوں نے جمع قرآن کی خدمت انجام دی۔ دمشق کے والی رہے۔ ان کے اقوال زریں میں سے ایک قول یہ ہے کہ ”ایک لمحہ کی شہرت طویل حزن و ملال سے دو چار کر دیتی ہے۔“ ۳۲ھ میں وفات پائی۔

ان سے ۱۷۹ احادیث مروی ہیں۔

## رضاعت کا اعتبار بھوک کے وقت ہے

**سوال** اے عائشہ رضی اللہ عنہا! یہ آدمی کون ہے؟

**جواب** سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی ﷺ اس وقت میرے پاس تشریف لائے جب ایک آدمی میرے ساتھ بیٹھا ہوا تھا۔

آپ نے پوچھا: ”اے عائشہ رضی اللہ عنہا! یہ آدمی کون ہے؟“

میں نے عرض کیا، میرا دودھ شریک بھائی ہے۔

آپ ﷺ نے فرمایا: ((إِخْوَانُكُمْ، فَإِنَّمَا الرِّضَاعَةُ مِنَ الْمَجَاعَةِ))

”اے عائشہ رضی اللہ عنہا! غور کرو تمہارے بھائی کون ہیں کیونکہ رضاعت اس وقت

معتبر ہے جب دودھ بھوک کے وقت پیا جائے۔“ ❁

**فائدہ:** محض دودھ پی لینے سے رضائی بھائی نہیں بن جاتا بلکہ دودھ اس بچے کی بھوک کو ختم کر دے تب حرمت میں شریک ہو جائے گا۔

الغرض شرعی حرمت میں وہ رضاعت معتبر ہے کہ دودھ کے ذریعے بدن کو تقویت ملے اور بھوک ختم ہو اور اس میں بچپن کا اعتبار کیا جائے گا۔

## خلع کا بیان

**سوال** کیا تو اس کا باغ واپس کر دے گی؟

**جواب** سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ثابت بن قیس کی اہلیہ نبی ﷺ کی

❁ بخاری کتاب الشهادات باب الشهادة على الانساب والرضاع المستفيض والموت رقم

الحديث: ۲۶۴۷۔



خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا، اے اللہ کے رسول ﷺ! میں ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ کے اخلاق اور دین میں کوئی عیب نہیں لگاتی لیکن اسلام میں کفر کو ناپسند کرتی ہوں۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”کیا تو اس کا باغ واپس کر دے گی؟“ وہ بولی، ہاں۔

آپ ﷺ نے فرمایا: ((أَقْبِلِ الْحَدِيقَةَ وَطَلِّقْهَا تَطْلِيقَةً))  
 ”(اے ثابت رضی اللہ عنہ) اپنا باغ واپس لے لو اور اس کو ایک طلاق دے دو۔“ ❀  
 فائدہ: شریعت اسلامیہ میں خلع جائز ہے۔

خلع کی تعریف: عورت سے کوئی چیز (حق مہر وغیرہ) لے کر اسے زوجیت سے نکال دیا جائے اور یہی طریقہ رسول اللہ ﷺ نے (امت کے لیے) واضح فرمایا ہے۔  
 (مترجم) مسئلہ خلع کی عدت ایک حیض ہے۔ (فاروقی)

❀ بخاری، کتاب الطلاق باب الخلع وكيف الطلاق فيه رقم الحديث: ۵۲۷۳؛ نسائی: ۳۴۶۳۔

## دسواں باب

### وراثت، وصیت اور ہبہ کے مسائل

(بچوں کے مابین) مساویانہ تقسیم ہو

**سوال** کیا تو نے اپنی ساری اولاد کو اس طرح ہبہ کیا ہے؟

**جواب** سیدنا نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میرے والد مجھے لے کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا، اے اللہ کے رسول ﷺ! گواہ رہیے کہ میں نے نعمان رضی اللہ عنہ کو فلاں فلاں چیز اپنے مال سے ہبہ کی ہے۔

آپ نے دریافت فرمایا: ”کیا تو نے اپنی ساری اولاد کو اس طرح ہبہ کیا ہے؟“  
میرے والد نے عرض کیا، نہیں۔

تو آپ نے فرمایا ”میرے علاوہ کسی اور کو اس پر گواہ بنا لیجیے۔“  
پھر آپ نے فرمایا: ”کیا تجھے یہ پسند نہیں کہ تیری ساری اولاد تیرے ساتھ نیکی کرنے میں برابر ہو۔“

میرے والد بولے: کیوں نہیں۔

آپ نے فرمایا: ”تو پھر ایسا مت کر۔“

ایک اور حدیث میں ہے آپ ﷺ نے فرمایا: ((اتَّقُوا اللَّهَ وَاعْدِلُوا فِي أَوْلَادِكُمْ))  
”اللہ سے ڈرو اور اپنی اولاد کے درمیان عدل و انصاف کرو۔“

ایک اور حدیث میں ہے: ((أَشْهَدُ غَيْرِي فَإِنِّي لَا أَشْهَدُ عَلَى جَوْرِ))  
”میرے علاوہ کسی اور کو گواہ بنا لیجیے کیونکہ میں ظلم پر گواہ نہیں بن سکتا۔“

ایک اور حدیث میں ہے: ((فَارْجِعْهُ)) ”تو پھر اسے واپس کر لو۔“

ایک اور حدیث میں ہے: ((فَرُدُّهُ)) ”اس کو واپس لے لے۔“ چنانچہ میرے والد

محترم نے وہ ہبہ واپس کر لیا۔ ❁

❁ مسلم کتاب الہبات باب کراہیۃ تفضیل بعض الأولاد فی الہبۃ رقم الحدیث: ۱۶۲۳؛ بخاری، ۲۵۸۷؛ نسائی، ۳۶۷۹؛ ابوداؤد، ۳۵۴۶؛ ابن ماجہ، ۲۳۷۵۔

فائدہ: اولاد کے مابین برتری اور فرق کرنا مکروہ ہے دلیل آپ ﷺ کا یہ فرمان: ((فَأَشْهَدُ غَيْرِي)) ”میرے سوا کسی اور کو گواہ بنا۔“

لیکن یہ برتری حرام نہیں ورنہ آپ ﷺ یہ فرماتے یہ تیرا فعل حرام ہے اور یہ بھی نہیں کہا جاسکتا کہ یہ محض ڈرانے کے لیے تھا کیونکہ یہ بات اصل کے اعتبار سے صرف ممانعت ہے۔  
الْبَجُورُ: جور کا مطلب ہے حرام اور مکروہ کی طرف جھک جانا۔ اور نبی ﷺ کبھی بھی ایسا نہ کرتے تھے۔

حدیث کا لب لباب یہ ہے کہ اولاد کے مابین عطیات دینے میں والدین کو مساویانہ سلوک کرنا چاہیے تاکہ اولاد بھی اپنے والدین کے ساتھ نیکی و بھلائی میں یکساں ہو۔  
راوی حدیث (نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ) ان کی کنیت ابو عبد اللہ۔ انصار میں سے تھے ہجرت کے ۱۴ ویں مہینے انصار میں پیدا ہونے والا پہلا بچہ ہے۔ شام میں سکونت اختیار کی پھر ان کو کوفہ کا والی بنایا گیا اس کے بعد حمص کا۔

۶۳ھ رابطہ کے دن خالد بن خلی کلاعی نے ان کو قتل کر کے منصب شہادت پر فائز کیا۔

ان سے ۱۲۴ احادیث مروی ہیں۔

**سوال** کیا تم نے اپنی ساری اولاد کو اس طرح ہبہ کیا ہے؟

**جواب** سیدنا نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میرے والد مجھے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں لائے اور عرض کیا، میں نے یہ غلام اپنے اس بیٹے کو ہبہ کر دیا ہے۔

آپ نے دریافت فرمایا: ”کیا تم نے اپنی ساری اولاد کو اس طرح (غلام) ہبہ کیا

ہے؟“

وہ بولے: نہیں۔

آپ ﷺ نے فرمایا: ((فَارْجِعْهُ.....)) ”تم پھر اسے (غلام) واپس کر لو۔“ ❁

فائدہ: گزشتہ حدیث میں اس کا مفہوم ذکر ہو چکا ہے۔

❁ بخاری کتاب الہبۃ و فضلہا و التحریر علیہا ج۱ الہبۃ للولد رقم الحدیث: ۲۵۸۶۔

## ذوی الارحام کی میراث کا بیان

**سوال** کیا یہاں کوئی اور شخص اس کے علاقے کا ہے؟

**جواب** سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی ﷺ کا ایک غلام وفات پا گیا اور ترکہ میں کچھ مال چھوڑ گیا، لیکن نہ تو اس کی کوئی اولاد تھی اور نہ عزیز واقارب۔

آپ نے دریافت فرمایا: ”کیا یہاں کوئی اور شخص اس کے علاقے کا ہے؟“ صحابہ رضی اللہ عنہم بولے: ہاں۔

آپ ﷺ نے فرمایا: ((أَعْطُوا مِيرَاثَهُ)) ”وہ ترکہ اس کو دے دو۔“ ❁

فائدہ: خادم رسول ﷺ نے جب وفات پائی تو کچھ ترکہ چھوڑا لیکن اس کا کوئی وارث نہ تھا، چنانچہ نبی ﷺ نے اس کا ترکہ بطور صدقہ اس کے علاقے والے کو دے دیا، اگر ایسا نہ ہو تو اہل علم کے ہاں ایسے شخص کا ترکہ مسلمانوں کے بیت المال میں جمع کیا جائے گا۔

راوی حدیث (عائشہ رضی اللہ عنہا) ام المؤمنین عائشہ صدیقہ بنت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ان کی کنیت ام عبد اللہ۔ ماں کا نام ام رومان بنت عامر بن عویر۔ ہجرت مدینہ سے دو سال قبل ماہ شوال میں رسول اللہ ﷺ نے ان کو اپنی زوجیت میں لیا اور رخصتی (اھ) میں ہوئی۔ رخصتی کے وقت ان کی عمر نو سال تھی۔ ۵۷ھ کے ماہ رمضان کی ۷ تاریخ کو فوت ہوئیں۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی اور بقیع کے قبرستان میں دفن کی گئیں۔ بڑی عالمہ فاضلہ تھیں۔ اشعار عرب سے بخوبی واقف تھیں۔ آپ کی براءت آسمان سے نازل ہوئی۔ جس کا قرآن مجید کی سورہ نور میں ذکر ہے۔

نبی کریم ﷺ انہی کے حجرہ میں مدفون ہیں۔

ان سے ۲۲۱۰ احادیث مروی ہیں

❁ ابوداؤد کتاب الفرائض باب فی میراث ذوی الارحام۔ رقم الحدیث: ۲۹۰۲، ترمذی، صحیح سنن ابی داؤد للالبانی، رقم الحدیث: ۲۹۰۲۔

## گیا اناج باب

### خرید و فروخت کے مسائل

دھوکہ میں زجر و توبیخ

**سوال** تم نے ایسا کیوں کیا؟

**جواب** سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ بازار میں ہمارے پاس تشریف لائے اور غلہ کے ڈھیر کو دیکھا، آپ نے اس میں اپنا ہاتھ داخل کر کے ایسا نمی لگا اناج نکالا جو بارش سے تر ہو گیا تھا۔

آپ نے صاحب اناج سے دریافت فرمایا: ”تم نے ایسا کیوں کیا؟“  
صاحب اناج نے عرض کیا، اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے! یہ ایک ہی قسم کا غلہ ہے۔

آپ ﷺ نے فرمایا: ”پھر تو نے نمی زدہ حصہ کو علیحدہ کیوں نہ رکھا تا کہ خریدار اسے دیکھ لیتا، یاد رکھو: ((مَنْ عَشَّنَا فَلَيْسَ مِنَّا)) ”جس نے دھوکہ دیا اس کا مجھ سے کوئی تعلق نہیں۔“ ❁  
فائدہ: اس حدیث شریف میں نبی ﷺ اس شخص کو ملامت کرتے ہیں جو نمی زدہ حصہ کو خشک اناج سے علیحدہ نہیں رکھتا تا کہ خریدار آتے ہی بغیر کسی دھوکہ کے جو چاہے خرید لے۔

**سوال** اے اناج کے مالک! کیا نیچے والا اناج ایسا ہی ہے جیسا کہ اوپر ہے؟

**جواب** سیدنا قیس بن ابی غرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی ﷺ کا گزرا ایک ایسے شخص کے پاس سے ہوا جو اناج بیچ رہا تھا، آپ نے دریافت فرمایا: ”اے اناج کے مالک! کیا نیچے والا اناج ایسا ہی ہے جیسا کہ اوپر ہے؟“

اس نے عرض کیا، ہاں اے اللہ کے رسول ﷺ!

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ((مَنْ عَشَّ الْمُسْلِمِينَ فَلَيْسَ مِنْهُمْ)) ”سنو!

❁ طبرانی المعجم الاوسط: ۱۲۳/۴، صحیح الترغیب والترہیب للالبانی: ۱۵۸/۲ رقم الحدیث: ۱۷۶۷۔

جس نے مسلمانوں کو دھوکہ دیا اس کا مسلمانوں سے کوئی تعلق نہیں۔“ ❁  
**فائدہ:** نبی ﷺ کے سوال کا مقصد اناج کے درمیانی حصہ کے بارے تھا کہ آیا وہ بھی اس نظر آنے والے اناج کی مانند ہے۔ تاکہ دھوکے والی کیفیت نہ ہو۔ چنانچہ نبی ﷺ نے واضح فرما دیا جس نے دھوکہ دیا اس کا مسلمانوں سے کوئی تعلق نہیں۔  
 نبی ﷺ کا یہ سخت انداز دھوکہ دینے سے روکنے کے لیے ہے۔

**سوال** اے اناج کے مالک! یہ کیا ماجرا ہے؟

**جواب** سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ غلے کے ایک ڈھیر کے پاس سے گزرے۔ آپ نے اپنا ہاتھ اس کے اندر ڈالا تو آپ کی انگلیوں کو نمی لگی۔  
 آپ ﷺ نے دریافت فرمایا: ”اے اناج کے مالک! یہ کیا ماجرا ہے؟“  
 وہ بولا: اے اللہ کے رسول ﷺ! اس پر بارش برس گئی تھی۔

آپ ﷺ نے فرمایا: ”پھر تو نے نمی زدہ حصہ کو غلہ کے اوپر کیوں نہ ڈال دیا، تاکہ خریدار لوگ اسے دیکھ لیتے۔ جس نے دھوکہ دیا اس کا مجھ سے کوئی تعلق نہیں۔“ ❁  
**فائدہ:** یہ ڈھیر گندم کا تھا جس کو بارش نے گیلایا اور پھلا کر وزنی بنا دیا تھا جس کی وجہ سے اب وہ ذخیرے کے قابل نہ رہا۔ اس صورت میں ناواقف کو بتائے بغیر بیچنا بھی حرام ہے۔ اس لیے تو نبی ﷺ نے تنبیہ کرتے ہوئے فرمایا: ”جس نے دھوکہ دیا اس کا ہم سے کوئی تعلق نہیں۔ یعنی جس نے میری امت کو دھوکہ دیا گویا کہ اس نے میرے عمدہ طریقے کی پیروی نہیں کی۔“

## قرض لینا کیسا ہے

**سوال** کیا اس پر قرض ہے؟

**جواب** سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اگر قرض دار شخص مر جاتا تو رسول اللہ ﷺ اس کی نماز جنازہ نہ پڑھتے۔ چنانچہ آپ کے پاس ایک جنازہ لایا گیا تو آپ ﷺ نے دریافت

❁ طبرانی المعجم الكبير: ۱۸/۳۵۹۔

❁ مسلم کتاب الامان باب قول النبی ﷺ من عشنا فلیس منا رقم الحديث: ۱۰۲۔

فرمایا ”کیا اس پر قرض ہے؟“

لوگوں نے عرض کیا ”ہاں دو دینار ہیں“

آپ نے فرمایا: ”تم اپنے ساتھی کی نماز جنازہ پڑھ لو۔“

سیدنا ابو قتادہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول ﷺ! وہ مجھ پر ہیں (یعنی اس کو میں ادا کروں گا) چنانچہ نبی ﷺ نے اس کی نماز جنازہ پڑھی، پھر جب اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ کے لیے فتوحات کا دروازہ کھول دیا (یعنی فتوحات اور غنیمتیں حاصل ہوئیں) تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”میں ہر مومن کا اس کی جان سے زیادہ حقدار ہوں، لہذا جو کوئی قرضدار فوت ہو جائے اس کے قرضہ کی ادائیگی میرے ذمہ ہے اور جو کوئی مالدار مر جائے تو اس کے مال کو اس کے وارث لیں گے۔“ (سبحان اللہ! کیسا مشفق رسول ﷺ) ﴿۱﴾

فائدہ: نبی ﷺ ایسے آدمی کا نماز جنازہ نہ پڑھتے تھے جس کے ذمہ قرضہ ہوتا اور اس کی ادائیگی کے لیے کوئی ذریعہ نہ ہوتا، اس میں قرض کے گناہ کو اجاگر کرنا ہے۔ لیکن جب غنیمت کا مال کثرت سے آنے لگا تو نبی ﷺ مسلمان قرضدار کا قرضہ خود ادا کرتے۔ اس حدیث شریف سے یہ بھی ثابت ہوا کہ ادائیگی کی نیت سے قرض لینا جائز ہے اور قرض دینے والے کے دل میں کوئی اندیشہ نہ ہو تو اس کی دلجوئی بھی جائز ہے۔ اموال اور عمل میں بڑھوتری کے لیے ان کی حفاظت بھی ضروری ہے کیونکہ یہ دونوں چیزیں لوگوں کے مابین خیر کی چابیاں ہیں۔

## مردہ بوجہ اپنے قرض کے گروی رہتا ہے

سوال کیا اس پر کوئی قرض ہے؟

جواب سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ کے پاس ایک جنازہ لایا گیا تاکہ آپ اس کی نماز جنازہ پڑھائیں، آپ ﷺ نے دریافت فرمایا: ”کیا اس پر کوئی قرض ہے؟“

صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا، ہاں۔

﴿۱﴾ ابوداؤد کتاب البیوع باب فی التشدید فی الدین رقم الحدیث: ۳۳۴۳؛ بخاری، ۵۳۷۱؛ مسلم، ۱۶۱۹؛ ترمذی، ۱۰۷۰؛ نسائی، ۱۹۶۲؛ ابن ماجہ، ۲۴۱۵۔

نبی ﷺ نے فرمایا:

((إِنَّ جَبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ نَهَانِي أَنْ أَصِلِّيَ عَلَى مَنْ عَلَيْهِ دِينٌ))

”مقروض کا نماز جنازہ پڑھانے سے جبرائیل علیہ السلام نے مجھے روک دیا ہے۔“

پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ((إِنَّ صَاحِبَ الدِّينِ مُرْتَهَنٌ فِي قَبْرِهِ حَتَّى يُقْضَى عَنْهُ دَيْنُهُ))

”مقروض قبر میں بھی گروی رہتا ہے جب تک اس کی طرف سے قرضہ ادا نہ کیا جائے۔“

طبرانی میں یہ الفاظ ہیں:

ہم صحابہ رضی اللہ عنہم نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے۔ ایک شخص کی میت جنازہ کے لیے لائی گئی آپ ﷺ نے دریافت فرمایا: ”کیا تمہارا ساقی مقروض تو نہیں؟“ صحابہ رضی اللہ عنہم بولے: ہاں۔

آپ ﷺ نے فرمایا: ”ایسے (مقروض) شخص کے لیے میرا نماز جنازہ پڑھانا سودمند نہیں، جس کی روح ہی قبر میں گروی رہتی ہے، آسمان کی طرف چڑھتی ہی نہیں، ہاں اگر کوئی شخص اس کے قرض کی ادائیگی کا ضامن بنتا ہے تو میں اس کا جنازہ پڑھتا ہوں اور میرا نماز پڑھانا مفید بھی ہوگا۔“ ❀

فائدہ: ابتدائے اسلام میں نبی ﷺ مقروض کا جنازہ پڑھانے سے جو پرہیز کرتے تھے اس سے محض ڈرانا مقصود تھا کہ قرض لینے اور ادائیگی میں بعض دفعہ کوتاہی ہوتی ہے۔ بعد میں خود آپ ﷺ بیت المال سے مقروض کا قرض ادا کرتے تھے۔

## ادائیگی قرض کی دعا

**سوال** اے ابوامامہ رضی اللہ عنہ! اوقات نماز سے ہٹ کر بھی میں تم کو مسجد میں بیٹھے ہوئے دیکھتا ہوں (کیا وجہ ہے)؟

**جواب** سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک روز رسول اللہ ﷺ مسجد میں

❀ ابو یعلیٰ: ۶/ ۱۹۳؛ طبرانی المعجم الاوسط: ۵/ ۲۵۸۔



تشریف لائے تو وہاں ابو امامہ انصاری رضی اللہ عنہ کو بیٹھے دیکھ کر دریافت فرمایا: ”اے ابو امامہ رضی اللہ عنہ! اوقات نماز سے ہٹ کر بھی میں تم کو مسجد میں بیٹھے ہوئے دیکھتا ہوں (کیا وجہ ہے؟)“

سیدنا ابو امامہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! فکروں اور قرضوں نے گھیر لیا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”بھلا میں تم کو چند کلمات نہ سکھا دوں اگر تم ان کو پڑھو گے تو اللہ عز و جل تیرے غم دور فرمائے گا اور قرض ادا کر دے گا؟“

سیدنا ابو امامہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! ضرور بتائیے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”صبح و شام یہ پڑھا کرو۔“

((اللَّهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحَزَنِ، وَاَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ، وَاَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَالْبُخْلِ، وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ غَلَبَةِ الدَّيْنِ وَقَهْرِ الرِّجَالِ))

”یا اللہ! میں فکر اور غم سے محتاجی اور سستی سے، بخیلی اور بزدلی سے، قرض کے بوجھ اور لوگوں کے غلبے سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔“

سیدنا ابو امامہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے اس دعا کو پڑھنا شروع کیا تو اللہ عز و جل نے میرا غم اور قرض دور کر دیا۔ ❀

خلاصہ: مذکورہ دعا ادائیگی قرض کی ہے جس کے پڑھنے سے اللہ عز و جل قرض دور کر دیتے ہیں۔

## غم اور بے چینی دور کرنے کی دعا

**سوال** کیا میں تم کو وہ دعائے بتاؤں جو موسیٰ علیہ السلام نے بنی اسرائیل کے ہمراہ سمندر عبور کرتے وقت مانگی تھی۔

**جواب** سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”کیا میں تم کو وہ دعائے بتاؤں جو موسیٰ علیہ السلام نے بنی اسرائیل کے ہمراہ سمندر عبور کرتے وقت مانگی تھی؟“

❀ ابو داؤد کتاب الصلوٰۃ باب فی الاستعاذۃ رقم الحدیث: ۱۵۵۵؛ ضعیف سنن ابی داؤد للالبانی رقم الحدیث: ۱۵۵۵۔

ہم نے عرض کیا، کیوں نہیں اے اللہ کے رسول ﷺ!

فرمایا پڑھو:

((اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ، وَاِلَيْكَ الْمُسْتَكِي، وَاَنْتَ الْمُسْتَعَانُ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ))

”یا اللہ! ہر طرح کی تعریف تیرے ہی لیے ہے تجھ ہی سے مشکلات دور کرنے کی درخواست کرتا ہوں اور تجھ ہی سے مدد مانگتا ہوں، نیکی کرنے اور برائی سے بچنے کی طاقت اللہ بلند و بالا کی توفیق کے بغیر نہیں۔“ ❁

فائدہ: غموں اور پریشانیوں کا شمار زدہ شخص اگر ان کلمات کے ساتھ دعا مانگے تو اللہ عز و جل اس کے غم اور پریشانیاں دور فرمادیں گے۔

## شراکت کا بیان

**سوال** کیا خیبر کی تمام کھجور اسی طرح ہے؟

**جواب** سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو خیبر کا عامل مقرر کیا وہ شخص ایک عمدہ قسم کی کھجور لے کر آیا۔

آپ نے دریافت فرمایا: ”کیا خیبر کی تمام کھجور اسی طرح ہے؟“

اس نے عرض کیا، ہم اس کھجور کا ایک صاع لیتے ہیں دو صاع دے کر اور دو صاع دوسری کھجور کے بدلے تین صاع لیتے ہیں۔

آپ نے فرمایا: ”ایسا مت کریں، رومی کھجور کو پہلے نقد قیمت پر بیچ دیں پھر نقد رقم کے بدلے یہ عمدہ کھجور خرید لیں۔“ ❁

**صاع:** احتیاطاً اڑھائی کلو کا ہوتا ہے

**فائدہ:** نبی ﷺ کے خیبر میں مقرر کردہ عامل نے جب عمدہ قسم کی کھجوریں خدمت نبوی ﷺ

❁ طبرانی المعجم الأوسط: ۳/۳۵۶۔

❁ بخاری کتاب البیوع اذا اراد بيع تمر بتمر خیر منه رقم الحدیث: ۲۲۰۲۔

میں پیش کیس تو آپ ﷺ نے اس سے دریافت فرمایا: ”کیا خیر کی تمام کھجور ایسی ہیں؟“ تو اس نے عرض کیا، ہم اس کھجور کا ایک صاع دو صاع دوسری کھجور کے دے کر لیتے ہیں۔

آپ ﷺ نے فرمایا: ایسا مت کریں کیونکہ اس طرح کھجور کا تبادلہ سود ہے ہاں وزن برابر ہو تو پھر سود نہیں۔ یار دی کھجور کو نقد رقم پر بیچ دیا جائے پھر نقد رقم کے بدلے عمدہ کھجور خرید لی جائے تو کوئی حرج نہیں۔

## ضمانت کا بیان

**سوال** تم نے یہ سونا کہاں سے پایا ہے؟

**جواب** سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے اپنے قرض دار کو پکڑا جس پر دس دینار قرضہ تھا، قرض خواہ نے کہا اللہ تعالیٰ کی قسم میں تجھے کبھی نہیں چھوڑوں گا جب تک میرا قرض یا ضامن نہیں دو گے۔

نبی ﷺ نے مقروض کی ضمانت دے دی، پھر وہ اپنے وعدے کے مطابق رقم لے آیا نبی ﷺ نے دریافت فرمایا: ”تم نے یہ سونا کہاں سے حاصل کیا ہے؟“ اس نے عرض کیا، کان سے۔

آپ نے فرمایا ”ہم کو اس کی نہ حاجت ہے اور نہ اس میں بھلائی ہے۔“ پھر رسول اللہ ﷺ نے اس کی طرف سے قرضہ ادا کر دیا۔ ❁

فائدہ: اس حدیث شریف سے یہ ثابت ہوا کہ مقروض سے ضامن طلب کرنا جائز ہے اگر مقروض قرض دینے سے عاجز ہو جائے تو ضامن ادا نیگی کرے گا اور ضامن بعد میں مقروض سے ادا شدہ رقم وصول کر لے گا۔

❁ ابو داؤد کتاب البيوع باب في استخراج المعادن رقم الحديث: ۳۳۲۸؛ ابن ماجہ، ۲۴۰۶؛

صحيح سنن أبي داود للالبانی رقم الحديث: ۳۳۲۸۔

## بلند و بالا عمارت بنانا

**سوال** یہ کیا ہے؟

**جواب** سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک انصاری صحابی رضی اللہ عنہ کے گنبد نما مکان کے دروازے پر سے گزرے تو دیکھ کر دریافت فرمایا: ”یہ کیا ہے؟“ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا، فلاں شخص نے بنگلہ بنایا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ((كُلُّ مَالٍ يَكُونُ هَكَذَا، فَهُوَ وَبَالٌ عَلَى صَاحِبِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ))

”جو مال ایسی چیزوں میں خرچ ہو وہ قیامت کے دن اپنے مالک پر وبال ہوگا۔“

یہ خبر انصاری صحابی رضی اللہ عنہ کو پہنچی تو اس نے عمارت کو گرا دیا، کچھ عرصہ کے بعد نبی ﷺ ادھر سے گزرے تو اس بنگلہ کو نہ دیکھا تو پوچھا (اس کو کیا ہوا) بتایا گیا، آپ ﷺ نے جو فرمایا تھا اس کی خبر مالک مکان کو پہنچی تو اس نے اس کو گرا ڈالا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ((يَرْحَمُهُ اللَّهُ، يَرْحَمُهُ اللَّهُ))

”اللہ اس پر رحم کرے، اللہ اس پر رحم کرے۔“

الانصار: مدینہ منورہ کے وہ حضرات جنہوں نے اسلام قبول کیا اللہ تعالیٰ ان پر رحمتیں نازل فرمائے۔ آمین۔ ❁

فائدہ: بلند و بالا عمارتیں قیامت کے روز اپنے مالک کے لیے وبال، حسرت اور ندامت کا باعث ہوں گی۔ نبی ﷺ نے انصاری صحابی رضی اللہ عنہ کے لیے رحمت کی جو دعا فرمائی وہ اس لیے کہ انصاری صحابی نے حسب ضرورت عمارت بنانے میں نبی ﷺ کی سنت مبارکہ پر عمل کیا۔

❁ ابن ماجہ کتاب الزہد باب فی البناء والخراب رقم الحدیث: ۴۱۶۱؛ سلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ للالبانی رقم الحدیث: ۲۸۳۰۔

## بارہواں باب

### حدود کے مسائل

سرام کو عسلائیہ اپنانے پر سزا ہونی چاہیے

**سوال** اس کا کیا حال ہے؟

**جواب** سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ کے پاس ایک عنث کو لایا گیا جس

نے اپنے ہاتھ اور پاؤں مہندی سے رنگے ہوئے تھے۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ”اس کا کیا حال ہے؟“ صحابہ رضی اللہ عنہم بولے، اے اللہ کے رسول ﷺ! یہ عورتوں کی مشابہت کرتا ہے۔

آپ نے اس کے بارے حکم صادر فرمایا پس وہ نفع کی طرف جلاوطن کیا گیا۔

صحابہ رضی اللہ عنہم نے دریافت فرمایا: اے اللہ کے رسول ﷺ! کیا ہم اس کو قتل نہ کر دیں؟

آپ ﷺ نے فرمایا:

((إِنِّي نُهِيتُ عَنْ قَتْلِ الْمُصَلِّينَ))

”مجھے نمازیوں کے قتل سے روکا گیا ہے۔“ ❊

**فائدہ:** جو آدمی عورتوں کی مشابہت کرتا ہے اس کو قتل کرنے سے نبی ﷺ نے منع فرمایا لیکن جلاوطنی کا حکم دیا ہے۔

اب واضح ہوا کہ ہر مسلمان حکمران اور اس کے معاونین کے لیے ضروری ہے کہ بدکردار

اشخاص کو سزا دیں، قید کی صورت میں، جلاوطنی کی صورت میں یا کوئی دوسرا طریقہ اختیار کرتے ہوئے تاکہ وہ درست ہو جائیں۔

### سرد اور عورت کا قتل

**سوال** تجھے کس نے مارا ہے، فلاں شخص نے؟

**جواب** سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے دور میں ایک

❊ ابو داؤد کتاب الأدب باب فی الحکم فی المخشین رقم الحدیث: ۴۹۲۸؛ صحیح سنن ابی داؤد للالبانی، رقم الحدیث: ۴۹۲۸۔

یہودی مرد نے ایک لڑکی پر زیادتی کی۔ لڑکی کے تمام زیور بھی اتار لیے اور اس کا سر (پتھر سے) کچل ڈالا۔ لڑکی کے رشتے دار اس کو رسول اللہ ﷺ کے پاس لے آئے، وہ زندگی کے آخری سانس لے رہی تھی اور زبان بھی بند ہو گئی تھی۔

رسول اللہ ﷺ نے اس سے دریافت فرمایا: ”تجھے کس نے مارا ہے، فلاں شخص نے؟“ آپ نے قاتل کے علاوہ کسی اور کا نام لیا۔ لڑکی نے اشارے سے جواب دیا، نہیں۔ پھر آپ نے ایک اور شخص کا نام لیا جو قاتل نہیں تھا۔ لڑکی نے پھر اشارہ سے جواب دیا، نہیں۔

پھر آپ نے اصل قاتل کا نام لے کر دریافت فرمایا، تو لڑکی نے اشارے سے جواب دیا، جی ہاں۔

رسول اللہ ﷺ کے حکم کے مطابق اس یہودی کا سر دو پتھروں کے درمیان کچلا گیا۔ ✽  
خاندان: اس حدیث شریف سے یہ ثابت ہوا کہ حدود شرعیہ میں مرد کو عورت کے بدلے قتل کیا جائے گا۔

## درجات کی بلندی کا بیان

**سوال** کیا میں تم کو وہ اعمال نہ بتاؤں جن کے سبب اللہ تعالیٰ درجات بلند کر دیتا ہے؟

**جواب** سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کیا میں تم کو وہ اعمال نہ بتاؤں جن کے سبب اللہ تعالیٰ درجات بلند کر دیتا ہے؟“

صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا، جی ہاں، اے اللہ کے رسول ﷺ!

آپ ﷺ نے فرمایا: ”تم اس سے بردباری اختیار کرو جو تمہارے ساتھ جہالت کا برتاؤ کرتا ہے، اسے معاف کرو جو ظلم کرے، جو تم کو نہ دے تم اس کو دو، جو تم سے قطع تعلق کرتا ہے اس سے رشتہ داری کو جوڑو۔“ ✽

✽ بخاری کتاب الطلاق باب الإشارة فی الطلاق والأموار۔ ۵۲۹۵۔

✽ طبرانی المعجم الكبير: ۳۶۹/۱۷۔

فائدہ: نبی ﷺ نے چند امور جلیلہ کی نصیحت فرمائی ہے جن کا اجر اور درجہ اللہ تعالیٰ کے ہاں بلند ہے اور وہ درج ذیل ہیں:

۱۔ تم اس پر بردباری اختیار کرو جو تمہارے ساتھ جہالت کا برتاؤ کرتا ہے۔

۲۔ اسے معاف کرو جو تم پر ظلم کرے۔

۳۔ جو تم کو نہ دے تم اس کو دو۔

۴۔ جو تم سے قطع تعلقی کرتا ہے تم اس سے رستہ داری کو جوڑو۔

راوی حدیث (عبادہ بن سہل رضی اللہ عنہ) انصار کے قبیلہ خزرج کے فرد تھے۔ ان کی کنیت ابوالولید تھی۔ بیعت عقبہ اولیٰ اور ثانیہ دونوں میں شریک تھے۔ غزوہ بدر کے ساتھ دوسرے معرکوں میں بھی شریک ہوئے۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو شام کی طرف قاضی اور معلم بنا کر بھیجا۔ پہلے حمص میں قیام پذیر ہوئے بعد ازاں فلسطین کی طرف منتقل ہو گئے اور ”رملہ“ میں وفات پائی اور بقول بعض ۳۴ھ میں ۷۲ برس کی عمر میں بیت المقدس میں فوت ہوئے۔

ان سے ۱۸۱ احادیث مروی ہیں۔

## تیرھواں باب

## امارۃ اور قضاء کے مسائل

## اجتہاد کا بیان

**سوال** فیصلہ کس طرح کرو گے؟

**جواب** سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے انہیں یمن کا (قاضی

بنا کر) بھیجا۔ تو ان سے دریافت فرمایا ”فیصلہ کس طرح کرو گے؟“

سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے عرض کیا، اللہ تعالیٰ کی کتاب کے موافق فیصلہ کروں گا۔

آپ نے فرمایا: ”اگر اللہ تعالیٰ کی کتاب میں حکم نہ ہو (تو پھر کیا کرو گے)؟“

سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے عرض کیا، رسول اللہ ﷺ کی سنت کے موافق۔

آپ نے فرمایا: ”اگر رسول اللہ ﷺ کی سنت میں حکم نہ ہو (تو پھر کیا کرو گے)؟“

سیدنا معاذ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا، میں اپنی رائے سے اجتہاد کروں گا۔

آپ ﷺ نے فرمایا:

((اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي وَفَّقَ رَسُوْلَ رَسُوْلِ اللّٰهِ))

”سب تعریف اللہ تعالیٰ ہی کے لیے ہے جس نے رسول اللہ ﷺ کے قاصد کو

توفیق بخشی۔“ ❁

**فائدہ:** نبی ﷺ نے سیدنا معاذ رضی اللہ عنہ کے فیصلہ کرنے کے ایسے انداز پر اطمینان کا اظہار کیا اور

وہ انداز یہ ہے کہ اولاً کتاب اللہ سے پھر سنت رسول اللہ ﷺ سے پھر اپنی رائے سے۔ کتاب

اللہ اور سنت رسول اللہ ﷺ میں بتائے گئے اصولوں کے مطابق مسائل کا حل پیش کرنا قیاس

کے ذریعے اجتہاد کہلاتا ہے۔

❁ ترمذی کتاب الاحکام عن رسول اللہ ﷺ باب ما جاء فی القاضی کیف یقضی رقم

الحديث: ۱۳۲۷؛ ابو داود، ۳۵۹۲۔



## محمد ﷺ کی امت کا مفلس شخص

**سوال** کیا تم جانتے ہو مفلس کسے کہتے ہیں؟

**جواب** سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے (صحابہ رضی اللہ عنہم سے) دریافت فرمایا ”کیا تم جانتے ہو مفلس کسے کہتے ہیں؟“

صحابہ رضی اللہ عنہم بولے: مفلس تو وہ ہے جس کے پاس درہم ہوں، نہ ہی کوئی سامان ہو۔

آپ نے ارشاد فرمایا ”میری امت کا مفلس وہ ہے جو قیامت کے دن نماز، روزہ اور زکوٰۃ جیسی نیکیاں لے کر حاضر ہوگا لیکن کسی کو گالی دی ہوگی، کسی پر تہمت لگائی ہوگی، کسی کا مال کھایا ہوگا، کسی کو قتل کیا ہوگا کسی کو مارا ہوگا، لہذا اس کی نیکیاں مختلف لوگوں میں تقسیم کر دی جائیں گی۔ اگر اس کی نیکیاں ختم ہو گئیں اور مظلوموں کے حقوق باقی رہ گئے، تو پھر حقداروں کے گناہ اس کے حساب میں ڈال کر اسے جہنم میں داخل کر دیا جائے گا۔“ ❁

**حافظ:** اس حدیث میں نبی ﷺ نے یہ واضح فرمایا ہے کہ مفلس وہ نہیں جس کے پاس مال و متاع نہ ہو بلکہ حقیقت میں مفلس وہ ہے جو روزہ رکھتا رہا، نماز بھی پڑھتا رہا، زکوٰۃ بھی دیتا رہا لیکن اس کے ساتھ ساتھ لوگوں کو گالیاں، تہمت، حرام طریقے سے مال بھی ہڑپ کرتا رہا، ناحق قتل، لوگوں کو بے گناہ مارتا بھی رہا۔

اب اس کی نیکیاں ان کو دی جائیں گی یہاں تک کہ حقوق باقی ہوں گے نیکیاں ختم ہو جائیں گی پھر اس کو آگ کے حوالے کر دیا جائے گا۔

## جانوروں کی خبر گیری اچھی طرح کرنا چاہیے

**سوال** اس اونٹ کا مالک کون ہے؟ یہ اونٹ کس کا ہے؟

**جواب** عبد اللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک دن مجھے اپنے ساتھ سوار کیا، اور چپکے سے مجھے ایک بات کہی اور فرمایا: ”کسی کو نہ بتانا۔“ اور رسول اللہ ﷺ

❁ مسلم کتاب البر والصلة والادب باب تحریم الظلم رقم الحدیث: ۲۵۸۱؛ ترمذی،

قضائے حاجت کے لیے کسی آڑیا کوئی درخت وغیرہ کا سہارا تلاش کرنے لگے۔ چنانچہ آپ ایک انصاری کے باغ میں داخل ہوئے تو وہاں ایک اونٹ موجود تھا، جب اس اونٹ نے نبی ﷺ کو دیکھا تو آوازیں نکالنے لگا اور آنکھوں سے آنسو بہانا شروع کیے۔ رسول اللہ ﷺ اس کے قریب گئے اور اس کے سر پر ہاتھ پھیرا وہ چپ ہو گیا۔

آپ ﷺ نے دریافت فرمایا: ”اس اونٹ کا مالک کون ہے؟ یہ اونٹ کس کا ہے؟“ ایک انصاری جوان آیا اور کہنے لگا، اے اللہ کے رسول ﷺ! میرا ہے۔

آپ ﷺ نے فرمایا: ((أَفَلَا تَتَّقِي اللَّهَ فِي هَذِهِ الْبَهِيمَةِ الَّتِي مَلَكَ اللَّهُ أَيَّاهَا؟ فَإِنَّهُ شَكََا إِلَيَّ أَنْكَ تُجِيعُهُ وَتُذْبِئُهُ))

”تو اللہ سے نہیں ڈرتا اس جانور کے معاملے میں جس کا اللہ تعالیٰ نے تجھے مالک بنایا ہے اس اونٹ نے مجھ سے تیری شکایت کی ہے کہ تو اس کو چارہ کم دیتا ہے اور کام زیادہ لیتا ہے۔“ ❁

فائدہ: اللہ عزوجل کے حکم سے اونٹ کا آپ ﷺ سے بات کرنا ایک معجزہ ہے ان معجزوں میں سے جو اللہ نے آپ ﷺ کو عطا کیے تھے۔ گویا کہ وہ اپنے مالک کی شکایت کر رہا تھا کہ چارہ کم دیتا ہے جانوروں کی خدمت اور خبر گیری کرنا خوف الہی کی علامت ہے اسی لیے نبی ﷺ نے اس کے ساتھ نری اور کامل خوراک دینے کا حکم صادر فرمایا۔

راوی حدیث (عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ) ابو جعفران کی کنیت ہے عبداللہ بن جعفر بن ابی طالب نام ہے۔ ان کی والدہ کا نام اسماء بنت عمیس تھا۔ ہجرت حبشہ کے دوران اسلام میں سب سے پہلے یہی پیدا ہوئے تھے۔ ۷ھ کے اوائل میں اپنے والد کے ہمراہ مدینہ میں واپس آئے۔ بڑے نخی، بہادر، پاک دامن اور خوش مزاج تھے۔ کثرت سے سخاوت کرنے کی وجہ سے بحر الجود (سخاوت کے سمندر) کہلاتے تھے۔

مدینہ منورہ میں ۸۰ھ میں اسی برس کی عمر میں فوت ہوئے۔

❁ ابودلود کتاب الجہاد باب ما يؤمر به من القيام على الدواب والبهايم رقم الحديث:

۲۵۴۹؛ مسند احمد: ۸/۶؛ صحيح سنن ابی داؤد للالبانی، رقم الحديث: ۲۵۴۹۔

## چودھواں باب

## قسم اور نذر کے مسائل

اس نذر کا کوئی اعتبار نہیں جو طاق سے بڑھ کر ہو

**سوال** اس کو کیا ہوا ہے؟

**جواب** سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ایسے بوڑھے شخص کو دیکھا جو اپنے دونوں بیٹوں کے (کندھوں پر) ٹیک لگائے پیدل چل رہا تھا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا: ”اس کو کیا ہوا ہے؟“

دونوں بیٹے بولے: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! اس نے بیت اللہ تک پیدل چل کر (حج پر جانے کی) نذر مانی تھی۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ((إِرْكَبْ أَيُّهَا الشَّيْخُ فَإِنَّ اللَّهَ عَنِّي عَنْكَ وَعَنْ نَذْرِكَ))  
 ”اے بوڑھے! سوار ہو جا کیونکہ اللہ تعالیٰ تیرا اور تیری نذر کا محتاج نہیں۔“ ❁

**فائدہ:** اس نذر کا کوئی اعتبار نہیں جو انسان کی استطاعت سے بڑھ کر ہو، اللہ تعالیٰ لوگوں کا محتاج نہیں۔

## پندرھواں باب

## شکار کا بیان

گھریلو گدھے کا گوشت کھانا حرام ہے

**سوال** یہ آگ کیوں جل رہی ہے؟

**جواب** سیدنا سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فتح خیبر کے دن وہاں

آگ جلتے دیکھی تو آپ نے دریافت فرمایا: ”یہ آگ کیوں جل رہی ہے؟“

صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا، گھریلو گدھوں کا گوشت پکانے کے لیے۔

آپ نے ارشاد فرمایا: ”یہ ہانڈیاں توڑ ڈالو اور گوشت پھینک دو۔“

صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا، کیا ہم ایسا نہ کر لیں کہ گوشت وغیرہ سب بہا کر ہانڈیاں دھو ڈالیں؟

آپ نے فرمایا: ”اچھا دھو ڈالو۔“ ❁

**فائدہ:** اس حدیث شریف میں نبی ﷺ نے گھریلو گدھوں کے گوشت کھانے کو حرام قرار دیا

ہے اور جن ہانڈیوں میں یہ پک رہا تھا ان کو اچھی طرح دھو کر دوبارہ استعمال کی اجازت بھی

دے دی۔

❁ بخاری کتاب المظالم والغصب باب هل تكسر الدنان التي فيها الخمر أو تخرق الزقاق۔

رقم الحديث: ۲۴۷۷۔

## سولھواں باب

## لباس اور زینت کا بیان

گھریلو سامان

**سوال** کیا تم نے قالین استعمال کرنا شروع کر دیا ہے؟**جواب** سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب میں نے شادی کی تو نبی ﷺ نے مجھ سے

فرمایا ”کیا تم نے قالین استعمال کرنا شروع کر دیا ہے؟“

میں نے عرض کیا، ہمارے پاس قالین کہاں سے؟

آپ نے فرمایا: ”عنقریب یہ قالین ہوں گے۔“

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جس عورت سے میں نے شادی کی اس کے پاس قالین

تھا، میں نے اسے کہا اسے مجھ سے دور کر لے، وہ بطور دلیل جواب دیتی کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

((أَنَّهُمَا مَسْتُكُونُ)) (عنقریب آجائے گا) ❖

فائدہ: دور نبوی ﷺ میں قالین کم تھے، جب فتوحات ہونے لگیں تو مسلمانوں کے ہاں ان

کی کثرت ہو گئی۔ سیدنا جابر رضی اللہ عنہ نے اس کو بچھانا ناپسند فرمایا کہ کہیں دنیا کی زینت میں شمار نہ

ہو جائے لیکن ان کی بیوی اس قالین کا بچھانا جائز سمجھتی تھیں اور دلیل یہ دی کہ آپ ﷺ نے

فرمایا ((أَمَّا أَنَّهُمَا مَسْتُكُونُ)) (عنقریب آجائے گا)

**سوال** کیا تیرے پاس مال ہے؟**جواب** ابوالاحوص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نبی ﷺ کے پاس پرانے کپڑوں میں حاضر

ہوا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”کیا تیرے پاس مال ہے؟“

میں بولا، ہاں۔

آپ ﷺ نے فرمایا: ”کس قسم کا مال ہے؟“

❖ مسلم کتاب اللباس والزینۃ باب جواز اتخاذ الأنماط رقم الحدیث: ۲۰۸۳؛ ابوداؤد،

۴۱۴۵؛ ترمذی، ۲۷۷۴۔

میں نے عرض کیا، اونٹ، بکریاں، گھوڑے اور غلام۔

آپ ﷺ نے فرمایا: ((فَإِذَا آتَاكَ اللَّهُ مَالًا فَلْيَرُ نِعْمَةَ اللَّهِ عَلَيْكَ وَكِرَامَتِهِ))  
”جب اللہ تعالیٰ نے آپ کو مال دیا ہے تو چاہیے کہ اس کی نعمت اور اس کے کرم کا اثر تجھ پر دیکھا جائے۔“ ❁

فائدہ: اللہ جل شانہ کو یہ بات پسند ہے کہ اللہ کی دی ہوئی نعمت کا اظہار ہو انسان اپنی وسعت کے مطابق عمدہ انداز اختیار کرے، اپنے جسم کو صاف رکھے، دل کو، کپڑوں کو یہاں تک کہ گھر کو اندر اور باہر صاف رکھے۔ واللہ اعلم

راوی حدیث (مالک بن نھله رضی اللہ عنہ) مشہور صحابی رسول ﷺ ہیں۔ حبشی قبیلے سے تعلق رکھتے تھے کوفہ میں سکونت اختیار کی۔

## کپڑوں کا رنگ

**سوال** کیا تیری ماں نے ان کپڑوں کے پہننے کا حکم دیا ہے؟

**جواب** سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے مجھ پر دوزرورنگ کے کپڑے دیکھ کر فرمایا: ”یہ تو کفار کا لباس ہے۔“

ایک روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ”کیا تیری ماں نے ان کپڑوں کے پہننے کا حکم دیا ہے؟“

میں نے عرض کیا، کیا ان کو دھو ڈالوں۔

آپ ﷺ نے فرمایا: ”ان کو جلادے۔“ ❁

فائدہ: نبی ﷺ نے زعفران اور زرد رنگ کے کپڑے مرد حضرات کے لیے منع قرار دیے ہیں۔ اس کے کئی اسباب ہو سکتے ہیں۔

۱۔ یہ رنگ کفار کے لباس کا ہے۔

❁ نسائی کتاب الزینۃ باب الجلاجل رقم الحدیث: ۵۲۲۵؛ ابوداؤد، ۴۰۶۳؛ صحیح سنن نسائی للالبانی رقم الحدیث: ۴۸۲۰۔ ❁ مسلم کتاب اللباس والزینۃ باب النهی عن لبس الرجل الثوب المعصفر رقم الحدیث، ۲۰۷۷؛ نسائی، ۵۳۱۶۔

- ۲۔ یا لوگوں کی نظریں ان کپڑوں کی طرف متوجہ ہوں گی لہذا یہ شہرت کا لباس قرار پائے گا۔  
 ۳۔ یا ان رنگوں کی خوشبو کی وجہ سے آپ ﷺ نے منع فرمایا۔  
 ۴۔ یا آپ ﷺ نے اس وجہ سے منع فرمایا تاکہ عورتوں کے ساتھ مشابہت نہ ہو۔

راوی حدیث (عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما عبداللہ بن عمرو بن العاص بن وائل سہمی قریشی رضی اللہ عنہما) آپ کا نسب کعب بن لوی پر نبی ﷺ سے جا ملتا ہے) اپنے والد سے پہلے مشرف باسلام ہوئے۔ اپنے والد محترم سے صرف بارہ تیرہ برس چھوٹے تھے۔ بڑے پایہ کے عالم فاضل، حدیث کے حافظ اور عابد تھے۔ یہ ارشادات نبوی ﷺ کو قلم بند کر لیا کرتے تھے۔ تاریخ وفات میں اختلاف ہے۔ ۶۳ھ سے لے کر ۷۰ھ تک اقوال منقول ہیں اور تدفین کے بارے میں بھی مختلف اقوال ہیں۔ مکہ مکرمہ میں، طائف میں اور مصر میں ان سے ۷۰۰ احادیث مروی ہیں۔ واللہ اعلم بالصواب

## اون اور بالوں وغیرہ سے بنا ہوا لباس پہننا جائز ہے

**سوال** کیا تمہارے پاس پانی ہے؟

**جواب** مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک رات میں نبی ﷺ کے ساتھ سفر میں

تھا۔ آپ نے پوچھا: ”کیا تمہارے پاس پانی ہے؟“ میں نے عرض کیا، ہاں۔

آپ ﷺ اپنی اونٹنی سے اترے اور (ایک طرف) چلے یہاں تک کہ رات کے اندھیرے میں میری نظر سے اوجھل ہو گئے۔ پھر واپس تشریف لائے تو میں نے برتن سے آپ پر پانی ڈالا، آپ نے منہ اور ہاتھ دھوئے، آپ اون کا ایک جبہ پہنے ہوئے تھے (جس کی آستینیں جگ تھیں) آپ اپنے بازو ان سے نکال نہ سکے، آخر کار آپ نے جبہ کے نیچے سے دونوں ہاتھ نکال کر دھوئے۔ پھر مسح کیا، میں آپ کے موزے اتارنے کے لیے لپکا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”چھوڑ دو میں نے جب یہ موزے پہنے تھے تو میں وضو سے تھا۔“ پھر آپ نے ان پر مسح فرمایا۔

بخاری کتاب اللباس لبس جبة الصوف فی الغزو رقم الحدیث: ۵۷۹۹، مسلم، ۲۷۴؛

ابوداؤد، ۶۴۹۔

فائدہ: اس حدیث سے یہ ثابت ہوا کہ موزوں پر مسح اسی صورت میں درست اور جائز ہے جبکہ وضو کر کے پہنے گئے ہوں۔

## خوشحالی پر ناپسندیدگی

**سوال** اے ضمیرہ رضی اللہ عنہ! کیا تم یہی سمجھتے ہو کہ یہ دونوں کپڑے تم کو جنت میں لے جانے والے ہیں؟

**جواب** سیدنا ضمیرہ بن ثعلبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں یمنی کپڑوں کا جوڑا پہن کر نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، آپ ﷺ نے فرمایا ”اے ضمیرہ رضی اللہ عنہ! کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ یہ دونوں کپڑے تم کو جنت میں لے جانے والے ہیں؟“

میں نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول ﷺ! اگر آپ میرے حق میں بخشش کی دعا فرمادیں تو میں ان کو اتارنے کے بعد ہی یہاں بیٹھوں گا۔  
نبی ﷺ نے دعا کی: ((اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَصَمْرَةَ))

”اے اللہ! ضمیرہ رضی اللہ عنہ کو بخش دے۔“ میں جلدی سے گیا اور وہ کپڑے اتار دیے۔  
فائدہ: اس حدیث میں زیادہ آسودگی، دنیوی نعمتوں اور خوشحالی پر ناپسندیدگی کا اظہار ہے۔  
راوی حدیث (ضمیرہ بن ثعلبہ رضی اللہ عنہ) مشہور صحابی رسول ہیں۔ بصرہ کے رہنے والے تھے۔

## مرد حضرات کے لیے سونا پہننا حرام ہے

**سوال** میں تم سے بتوں کی بوپارہا ہوں؟

**جواب** سیدنا عبد اللہ بن بریدہ اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ کی خدمت میں ایک ایسا آدمی آیا جس نے تانبے کی انگوٹھی پہنی ہوئی تھی۔ آپ ﷺ نے فرمایا:  
((مَالِيْ اَجِدُ مِنْكَ رِيْحَ الْاَصْنَامِ))  
”میں تم سے بتوں کی بوپارہا ہوں؟“



اس نے تانبے کی انگوٹھی پھینک دی لیکن لوہے کی انگوٹھی پہن لی۔

آپ ﷺ نے فرمایا:

((مَالِي أَرَىٰ عَلَيْكَ حِلْيَةَ أَهْلِ النَّارِ))

”میں تجھے دوزخیوں کا زیور پہنے ہوئے کیوں دیکھ رہا ہوں؟“

اس نے یہ انگوٹھی بھی پھینک کر دریافت کیا، اے اللہ کے رسول ﷺ! میں کس چیز کی انگوٹھی پہنوں؟

آپ ﷺ نے فرمایا:

((اتَّخِذْ مِنْ وَرَقٍ وَلَا تُتِمَّهُ مِثْقَالًا))

”چاندی کی انگوٹھی بنالو لیکن ایک مثقال سے کم ہو۔“ ❊

فائدہ: مرد کے لیے تانبے کی انگوٹھی پہننا مکروہ ہے کیونکہ عام طور پر بت تانبے کے بنائے جاتے تھے۔ اسی طرح مرد کے لیے لوہے کی انگوٹھی پہننا بھی مکروہ ہے کیونکہ جہنمیوں کا زیور ہے سیرسہ کا بھی یہی حکم ہے۔

مرد کے لیے بہترین انگوٹھی چاندی کی ہے جس کا وزن ایک مثقال سے کم ہو ورنہ فضول خرچی ہوگی جو کہ مکروہ ہے۔

## ریشمی کپڑا پہننا مردوں کے لیے حرام ہے

**سوال** کیا تمہیں یہ اچھا لگتا ہے؟

**جواب** سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ کو ایک ریشمی کپڑا پہن دیا گیا۔ ہم لوگ اس کو چھونے اور پسند کرنے لگے۔

نبی ﷺ نے فرمایا: ”کیا تمہیں یہ اچھا لگتا ہے؟“

ہم نے عرض کیا، جی ہاں۔

آپ ﷺ نے فرمایا:

❊ ابوداؤد کتاب الخاتم باب ماجاء فی خاتم الحديد رقم الحديث: ٤٢٢٣؛ ترمذی، ١٧٨٥؛ نسائی، ٥١٩٥۔

((مَتَدِيلٌ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ فِي الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِنْ هَذَا))

”سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے رومال جنت میں اس سے کہیں بہتر ہیں۔“ ❊

فائدہ: مردوں کے لیے ریشم پہننا حرام ہے کیوں کہ اس میں ملائمت ہوتی ہے اور یہ چیز مردوں کو زیب نہیں دیتی ہاں خواتین کے لیے جائز ہے۔

## بالوں کو مہندی لگانا کیسا ہے

**سوال** میں نہیں جانتا آیا کہ مرد کا ہاتھ ہے یا عورت کا؟

**جواب** سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ پردہ کے پیچھے سے ایک عورت نے اپنے ہاتھ سے ایک کتاب نبی ﷺ کی طرف بڑھائی۔ آپ ﷺ نے اپنا ہاتھ پیچھے ہٹا لیا اور فرمایا: ”میں نہیں جانتا آیا کہ مرد کا ہاتھ ہے یا عورت کا؟“  
تو اس نے عرض کیا کہ عورت کا ہاتھ ہے۔

آپ ﷺ نے فرمایا:

((لَوْ كُنْتُ امْرَأَةً لَغَيَّرْتُ أَظْفَارَكَ، يَعْنِي بِالْحِنَاءِ))

”اگر تو عورت ہوتی تو اپنے ناخنوں کو مہندی سے ضرور رنگتی۔“ ❊

فائدہ: عورتوں کے لیے ہاتھ اور پاؤں کو مہندی لگانا مستحب ہے تاکہ عورتوں اور مردوں میں فرق نمایاں رہے۔ سیاہ رنگ کی مہندی مردوں اور عورتوں کے لیے مکروہ تخریجی ہے اور امام نووی رحمہ اللہ کے نزدیک سیاہ رنگ کی مہندی مکروہ تحریمی ہے۔

واللہ اعلم

❊ بخاری کتاب اللباس باب مس الحریر من غیر لبس رقم الحدیث: ۵۸۳۶؛ مسلم ۲۴۶۸۔

❊ ابو داود کتاب الرجل باب فی الخضاب للنساء رقم الحدیث: ۴۱۶۶؛ نسائی، ۵۰۸۹؛

صحیح سنن ابی داود للالبانی (حسن) رقم الحدیث: ۴۱۶۶۔

## سنترھواں باب

## نیکی اور صلہ رسی کا بیان

مخلوق خدا پر رحم واجب ہے

**سوال** ان کو کس نے جلایا ہے؟

**جواب** سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم ایک سفر میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ تھے، آپ کسی حاجت کے لیے تشریف لے گئے، میں نے ایک فاختہ دیکھی جس کے دو بچے تھے، بچوں کو میں نے پکڑ لیا، وہ فاختہ زمین پر رہ بچھانے لگی (جیسے کوئی منت اور عاجزی کرتا ہے) اتنے میں نبی ﷺ تشریف لائے تو دریافت فرمایا: ”اس کو بچے کی وجہ سے کس نے بیقرار کیا؟ اس کے بچے کو چھوڑ دو۔“

اور آپ نے چیونٹیوں کی بل کو دیکھا جسے ہم نے جلادیا تھا تو دریافت فرمایا: ”ان کو کس نے جلایا ہے؟“  
صحابہ رضی اللہ عنہم بولے: ہم نے جلایا ہے۔

آپ ﷺ نے فرمایا:  
(إِنَّهُ لَا يَنْبَغِي أَنْ يُعَذَّبَ بِالنَّارِ إِلَّا رَبُّ النَّارِ)  
”آگ سے عذاب دینا کسی کے لائق نہیں مگر آگ کے مالک (یعنی اللہ جل جلالہ) کو۔“ ❁

**فائدہ:** اسلام میں رحم کرنا اچھا ہے بچوں کی وجہ سے پریشان چڑیا پر آپ ﷺ نے رحم کرنے کا حکم دیا اسی طرح بچوں پر بھی رحم ہو جو اپنی ماں سے جدا ہو گئے تھے۔  
آپ ﷺ نے یہ بھی واضح فرمایا کہ مخلوق خدا کو آگ کا عذاب دینا جائز نہیں سوائے اللہ تعالیٰ کے۔

❁ ابوداؤد کتاب الجہاد باب فی کراہیۃ حرق العدو بالنار رقم الحدیث: ۲۶۷۵؛ سلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ للآلبانی رقم الحدیث: ۴۸۴۔

## بزرگوں کی زیارت باعث فضیلت ہے

**سوال** کیا میں تمہیں جنت میں جانے والے لوگوں کے بارے میں نہ بتاؤں؟

**جواب** سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ”میں تمہیں جنت میں

جانے والے لوگوں کے بارے میں نہ بتاؤں؟“

ہم نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول ﷺ! ضرور بتادیں۔

آپ ﷺ نے فرمایا: ”نبی جنتی ہے صدیق جنتی ہے، دور دراز سے اپنے بھائی کو محض اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے ملنے والا جنتی ہے۔“ ❁

**فائدہ:** محض اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے اپنے مسلمان بھائی کی ملاقات کے لیے جانا بہت بڑے ثواب کا موجب ہے۔ کیونکہ اس عمل میں محبت کے ساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ سے ثواب کی امید رکھنا اصل مقصد ہے۔

## عزت جیسی چیز کی سخاوت

**سوال** کیا تم ابو مضمم کی مانند بننے سے عاجز ہو؟

**جواب** سیدنا عبدالرحمن بن عجلان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”کیا تم

ابو مضمم کی مانند بننے سے عاجز ہو؟“

صحابہ رضی اللہ عنہم بولے: ابو مضمم کون تھا؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ”آپ سے پہلے ایک شخص تھا جو روزانہ یہ کہتا

((اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ جَعَلْتُ عِرْضِیْ لِمَنْ شِئْتُمْ))

”اے اللہ! میں اپنی عزت اس شخص کے سامنے نہجا کر رہتا ہوں جو مجھے برا بھلا

کہے۔“ ❁

**فائدہ:** اس حدیث شریف میں سخاوت اور بلند وبالا اخلاق کا آخری درجہ بیان ہوا ہے۔

❁ طبرانی، سلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ للالبانی: رقم الحدیث: ۳۳۸۰۔

❁ ابوداؤد کتاب الادب باب ماجاء فی الرجل یحل للرجل قد اغتابہ رقم الحدیث: ۴۸۸۷۔

راوی حدیث (عبدالرحمن بن عجلان رضی اللہ عنہ) مشہور تابعی ہیں۔ بصری تھے۔  
لہذا یہ روایت منقطع ہے۔

## غصہ اور غضب کا بیان

**سوال** تم لوگ بے اولاد کس کو سمجھتے ہو؟

**جواب** سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: ”تم بے اولاد کس کو سمجھتے ہو؟“

ہم نے عرض کیا، جس شخص کے ہاں کوئی اولاد ہوتی ہی نہیں۔

آپ نے فرمایا: ”یہ بے اولاد نہیں ہے (اس کی اولاد تو آخرت میں اس کی مدد کرنے کو موجود ہے) حقیقت میں بے اولاد وہ شخص ہے جس نے اپنی اولاد میں سے اپنے آگے کچھ نہ بھیجا ہو۔“ (یعنی جس کے روبرو کوئی اس کا لڑکا نہ مرے)

پھر آپ نے دریافت فرمایا: ”تم پہلوان کس کو سمجھتے ہو؟“

ہم نے عرض کیا، پہلوان وہ جس کو مرد بچھاڑ نہ سکیں۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَيْسَ بِذَلِكَ وَلَيْكِنَّ الَّذِي يَمْلِكُ نَفْسَهُ عِنْدَ الْغَضَبِ))

”نہیں پہلوان وہ ہے جو غصہ کے وقت اپنے آپ کو سنبھال لے۔“ ❁

**فائدہ:** عرف میں یہی سمجھا جاتا ہے کہ جس کے ہاں اولاد نہ ہو وہ بے اولاد ہوتا ہے، لیکن نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”حقیقت میں بے اولاد وہ شخص ہے جس کی زندگی میں اس کا کوئی بچہ بھی فوت نہ ہوا ہو۔

اسی طرح پہلوان وہ سمجھا جاتا ہے جو کبھی بھی مغلوب نہ ہو، لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پہلوان وہ ہے جو غضب کے وقت اپنے نفس پر کنٹرول کر لے۔

❁ مسلم کتاب البر والصلة والأدب باب فضل من يملك نفسه عند الغضب و بأي شيء

يلزمه رقم الحديث: ٢٦٠٨، ابوداؤد: ٤٧٧٩۔

## غیبت حرام ہے

**سوال** کیا تمہیں معلوم ہے غیبت کسے کہتے ہیں؟

**جواب** سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اَتَذَرُونَّ مَا الْغَيْبَةُ)) ”کیا تمہیں معلوم ہے غیبت کسے کہتے ہیں؟“

صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا، اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم زیادہ جانتے ہیں۔

آپ نے فرمایا: ”اپنے مسلمان بھائی کا اس طرح ذکر کرنا کہ اسے ناگوار ہو۔“

پوچھا گیا، اگر میں وہ کہوں جو (برائی) میرے بھائی میں موجود ہو؟

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((وَإِنْ كَانَ فِيهِ مَا تَقُولُ، فَقَدْ اغْتَبْتَهُ، وَإِنْ لَمْ يَكُنْ فِيهِ، فَقَدْ بَهْتَهُ))

”اس میں موجود برائی کو بیان کرو گے تو غیبت ہوگی اگر وہ برائی اس میں موجود

نہ ہو تو پھر تم اس پر بہتان باندھو گے۔“ ❁

**فائدہ:** یہ بھی نیکی کے کام ہیں کہ مسلمان بھائی کی غیبت نہ کی جائے اور نہ اس پر بہتان باندھا جائے۔

غیبت اور بہتان حرام ہیں اور اہل فضل اور اکابر علماء کے حق میں غیبت کرنا کبیرہ گناہ ہے۔ کیونکہ ان کی غیبت کرنے کا مقصد لوگوں میں نفرت پیدا کرنے کے مترادف ہے۔

## والدین سے حسن سلوک کرنا

**سوال** کیا تیرے والدین زندہ ہیں؟

**جواب** سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے خدمت

نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہو کر جہاد میں جانے کی اجازت چاہی۔

آپ نے دریافت فرمایا: ”کیا تیرے والدین زندہ ہیں۔“

❁ مسلم کتاب البر والصلة والآداب باب تحريم الغيبة رقم الحديث: ۲۵۸۹

ابوداؤد، ۴۸۷۴؛ ترمذی، ۱۹۳۴۔

اس شخص نے عرض کیا، جی ہاں۔

آپ نے فرمایا: ”ان کی خدمت کرنا ہی تیرا جہاد ہے۔“ ❁

فائدہ: اس حدیث شریف میں نبی ﷺ نے والدین کے ساتھ حسن سلوک کرنے کا ثواب جہاد جیسے اہم فریضہ کے برابر بتلایا ہے۔ والدین کے ساتھ احسان کا مطلب یہ کہ ان کی بات مانی جائے، ان کو خوش رکھا جائے، والدین کی بات ماننے اور ان کو خوش رکھنے میں یقیناً بہت بڑا ثواب ہے جتنا کہ جہاد فی سبیل اللہ میں ایک آدمی حاصل کرتا ہے۔

## پڑوسی کو ستانا منع ہے

**سوال** زنا کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے؟

**جواب** سیدنا مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے صحابہ سے

دریافت فرمایا: ”زنا کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے؟“

صحابہ رضی اللہ عنہم بولے: حرام ہے۔ اللہ تعالیٰ اور اللہ کے رسول ﷺ نے اسے تاقیامت حرام قرار دیا ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”دس عورتوں سے زنا کرنا آسان ہے بہ نسبت اپنے ہمسائے کی بیوی کے ساتھ زنا کرنے سے۔“ (یعنی پڑوسی اور ہمسائے کی بیوی کے ساتھ زنا کرنے کا گناہ دوسری دس عورتوں کے ساتھ زنا کرنے سے زیادہ سخت ہے)

پھر آپ نے دریافت فرمایا: ”چوری کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے؟“

صحابہ رضی اللہ عنہم بولے: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ نے اسے حرام کیا ہے اس لیے وہ حرام ہے۔

آپ نے فرمایا: ”دس گھرانے کی چوری کرنا آسان ہے بہ نسبت اپنے پڑوسی کے گھر چوری کرنے سے۔“ (یعنی اپنے پڑوسی کے گھر چوری کرنے کا گناہ دوسرے گھروں میں چوری کرنے سے دس گنا زیادہ سخت ہے) ❁

❁ بخاری کتاب الجہاد والسير باب الجہاد باذن الأبوين رقم الحديث: ۳۰۰۴؛ مسلم،

۲۵۴۹۔ ❁ مسند احمد: ۸/۶؛ طبرانی المعجم الكبير: ۲۰/۲۵۶؛ سلسلة الاحاديث

الصحيحة للالباني، رقم الحديث: ۶۵۔

فائدہ: اس حدیث شریف میں نبی ﷺ نے پڑوسی کو ہر طرح کی تکلیف دینے سے منع کیا ہے۔  
 راوی حدیث (مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ) (مقداد بن عمرو بن ثعلبہ الہمرانی الکندی۔ ان کی کنیت ابوالاسود یا ابو عمرو ہے۔ اور مقداد بن اسود کے نام سے مشہور ہیں اور اسود سے مراد اسود بن عبد یغوث الزہری ہے۔ اس لیے کہ اس نے مقداد کو متبنی بنالیا تھا اور جاہلیت میں اس کے ساتھ حلیفانہ تعلقات و روابط قائم کر لیے تھے۔ اسلام لانے والوں میں ان کا نمبر چھٹا ہے۔ دو مرتبہ ہجرت سے شرف یاب ہوئے۔ کبار، فضلا اور بہترین اوصاف و خصائل کے مالک صحابہ رضی اللہ عنہم میں ان کا شمار ہوتا ہے۔ عہد رسالت میں ہونے والے تمام غزوات میں شریک رہے۔ معرکہ بدر کے روز گھڑ سواروں میں شامل تھے۔ فتح مصر میں حاضر تھے۔ ۳۳ھ میں جرف کے مقام پر جو مدینہ سے تین میل کے فاصلہ پر واقعہ ہے، وفات پائی۔ لوگ ان کی میت کو اٹھا کر مدینہ لائے اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے نماز جنازہ پڑھائی اور قبرستان بقیع میں دفن کئے گئے۔ اس وقت ان کی عمر ۷۷ برس کی تھی۔  
 ان سے ۴۲ احادیث مروی ہیں۔



## اثعار ہواں باب

## آداب زندگی

## عمدہ اخلاق

**سوال** کیا میں تمہیں یہ نہ بتاؤں کہ تم میں سے میرے نزدیک زیادہ محبوب کون ہے؟

**جواب** سیدنا عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ”کیا میں تمہیں یہ نہ بتاؤں کہ تم میں سے میرے نزدیک زیادہ محبوب کون ہے؟“ صحابہ رضی اللہ عنہم بولے: جی ہاں، اے اللہ کے رسول ﷺ!

آپ نے فرمایا: ”تم میں سے جو عمدہ اخلاق والا ہے۔“ ❁

**فائدہ:** اس حدیث شریف میں نبی ﷺ نے عمدہ اخلاق اپنانے کی وصیت اور ترغیب دی ہے کیوں کہ عمدہ اخلاق مسلمان کے لیے حصول جنت، ہمیشگی کی عزت، گھبراہٹ اور مشکلات سے امن و نجات کا ذریعہ ہے مزید یہ کہ حسن اخلاق انسان کو اللہ تعالیٰ کی رضا اور احسان کے قریب کر دیتا ہے، اسی اخلاق کی وجہ سے لوگ آخرت میں نبی ﷺ کے محبوب اور قریب تر ہوں گے۔

## اتجھے برتاؤ کا بیان

**سوال** کیا میں تمہیں وہ اعمال نہ بتاؤں جن کے سبب اللہ تعالیٰ بلند و بالا منازل عطا فرماتا ہے؟

**جواب** سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کیا میں تمہیں وہ اعمال نہ بتاؤں جن کے سبب اللہ تعالیٰ (بلندے کو) بلند و بالا منازل عطا فرماتا ہے؟“ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا، ضرور بتائیں اے اللہ کے رسول ﷺ۔

آپ ﷺ نے فرمایا: ”تم اس پر بردباری اختیار کرو جو تمہارے ساتھ جہالت کا برتاؤ

❁ مسند احمد: ۲/۱۸۵ ابن حبان: ۲/۲۳۱، صحیح الترغیب والترہیب للالبانی، ۷/۳  
رقم الحدیث: ۲۶۵۰

کرتا ہے، تم اسے معاف کر دو جو تم پر ظلم کرے، جو تم کو نہ دے اس کو دو، جو تم سے قطع تعلقی کرتا ہے تم اس سے رشتہ داری کو جوڑو۔“ ❁

فائدہ: اچھے برتاؤ کا تقاضا یہ ہے کہ مسلمان کو جاہل پر غصہ کرنے کی بجائے بردباری اختیار کرنی چاہیے۔ ظالم اور اخلاقی حدود سے تجاوز کرنے والے کو معاف کرنا، عطیات اور برتاؤ کی اشیاء نہ دینے والے کو عطیات وغیرہ دینا، قطع تعلقی کرنے والے سے صلہ رحمی کرنا، یہ سب کام حد درجہ کے اچھے اور رضا الہی کے حصول کا ذریعہ ہیں۔

## لعنت کرنے سے پرہیز کرنا چاہیے

**سوال** اونٹنی کا مالک کہاں ہے؟

**جواب** سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک مرتبہ سفر میں جا رہے تھے کہ اتنے میں کسی شخص نے اپنی اونٹنی کو لعنت کی۔

آپ نے دریافت فرمایا: ”اونٹنی کا مالک کہاں ہے؟“

وہ بولا: میں ہوں۔

آپ نے فرمایا: ”اس کو چھوڑ دے کیونکہ تیری لعنت والی بددعا اس کے حق میں قبول

ہوگئی ہے۔“ ❁

فائدہ: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سختی کے ساتھ لعنت کرنے سے منع فرمایا ہے۔ کیونکہ لعنت کا مطلب ہے اس رحمت الہی سے دور کر دینا جو ہر مخلوق پر حاوی ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اونٹنی کے مالک کو محض اونٹنی پر لعنت بھیجنے کی وجہ سے جدا ہو جانے کا حکم فرمایا۔

## نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں اشعار پڑھنا

**سوال** کیا تمہیں امیہ بن ابی صلت کے اشعار آتے ہیں؟

**جواب** سیدنا عمرو رضی اللہ عنہ بن شریک رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں کہ میرے والد محترم

❁ طبرانی المعجم الكبير: ۱۷/۲۶۹۔

❁ مسند احمد: ۲/۳۲۸، صحیح الترغیب والترہیب للالبانی: ۳/۴۰ رقم الحديث: ۲۷۹۶۔

فرماتے ہیں کہ میں نبی ﷺ کے پیچھے سواری پر بیٹھا ہوا تھا تو آپ نے دریافت فرمایا: ”کیا تمہیں امیہ بن ابی صلت کے اشعار آتے ہیں؟“ میں نے عرض کیا، ہاں۔

آپ ﷺ نے فرمایا: ”پڑھ۔“  
پس میں نے آپ کو ایک شعر سنایا۔  
آپ نے فرمایا: ”اور پڑھو۔“  
پھر میں نے آپ کو ایک اور شعر سنایا۔

آپ ﷺ نے فرمایا: ”اور پڑھو۔“ (اسی طرح آپ فرماتے گئے میں سناتا گیا) یہاں تک کہ میں نے پورے (۱۰۰) سو اشعار پڑھے۔  
فائدہ: نبی ﷺ نے امیہ بن ابی صلت کے اشعار کو سننا پسند فرمایا۔ کیونکہ اس کے اشعار فحش گوئی سے پاک اور توحید باری تعالیٰ پر مبنی تھے۔

راوی حدیث (عمرو بن عبد اللہ بن شریک رضی اللہ عنہ) عمرو بن شریک بن سوید۔ ان کی کنیت ابو الولید ہے۔ طائف کے قبیلہ ثقیف سے تھے، اسی لیے ثقفی طائفی کہلائے۔ ثقہ تابعی ہیں تیسرے طبقہ سے ہیں۔

(شریک رضی اللہ عنہ) ان کا نام مالک تھا۔ نبی ﷺ نے ان کا نام شریک رکھا۔ اس وجہ سے یہ نام رکھا کہ وہ اپنی قوم کا ایک فرد قتل کر کے مکہ میں آگئے تھے اور پھر اسلام قبول کر لیا۔

## انیسواں باب

## ذکر اور دعا کا بیان

لا الہ الا اللہ افضل ذکر ہے

**سوال** کیا تم میں کوئی اجنبی شخص، یعنی اہل کتاب موجود ہے؟

**جواب** سیدنا یحییٰ بن شداد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میرے والد محترم شداد بن اوس رضی اللہ عنہ نے مجھے عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کی موجودگی میں ایک حدیث بیان کی، جس کی تصدیق عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نے بھی کی۔ سیدنا شداد بن اوس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے۔

آپ نے فرمایا: ”کیا تم میں کوئی اجنبی شخص، یعنی اہل کتاب موجود ہے؟“

ہم نے عرض کیا، نہیں، اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم!

آپ نے دروازہ بند کرنے کا حکم دیا اور فرمایا: ”اپنے ہاتھوں کو بلند کرو اور کہو: لا الہ الا اللہ“

کچھ دیر تک ہم نے اپنے ہاتھ اٹھائے رکھے، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((الْحَمْدُ لِلَّهِ اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ بَعَثْتَنِيْ بِهَذِهِ الْكَلِمَةِ، وَاَمَرْتَنِيْ بِهَا، وَوَعَدْتَنِيْ عَلَيْهَا الْجَنَّةَ، وَاَنْتَ لَا تُخْلِفُ الْمِيعَادَ))

”تمام تعریف اللہ تعالیٰ کے لیے ہے، اے اللہ! تو نے مجھے یہی کلمہ دے کر

مبعوث فرمایا ہے، اور اسی کا مجھے حکم دیا ہے، اور اسی کلمے کے پڑھنے پر تو نے

جنت کا وعدہ کیا ہے، اور یقیناً تو وعدہ خلافی نہیں کرتا۔“

پھر آپ نے فرمایا: ”خوش ہو جاؤ اللہ تعالیٰ نے تم سب کی مغفرت فرمادی ہے۔“

**فائدہ:** اس حدیث شریف میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے لا الہ الا اللہ کو افضل ذکر قرار دیا ہے۔ جس پر

مسلمان کو زندہ رہنا چاہیے اور اسی پر وفات پانی چاہیے۔

✽ مسند احمد: ۱۲۴/۴؛ طبرانی: ضعیف الترغیب والترہیب للالبانی، کتاب الذکر،

۱/۲۳۲ رقم الحدیث: ۹۲۴۔

صدق دل سے شہادتین کا اقرار کرے یعنی: أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ اللہ تعالیٰ کے حکم کی پیروی اور ممنوعہ امور سے پرہیز کرے۔ نیز شریعت کا صحیح معنی میں پابند ہو۔

راوی حدیث (شہادین اوس ﷺ) بن ثابت۔ ان کی کنیت ابویعلیٰ ہے انصار میں سے ہونے کی وجہ سے انصاری مدنی کہلائے۔ حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کے برادر زادہ (بھتیجے) تھے۔ علم و حلم کے مالک تھے۔ ۵۸ھ میں ۷۵ برس کی عمر پر کرشمہ میں وفات پائی۔ ان سے ۵۰ احادیث مروی ہیں۔

## اللہ کے نزدیک پسندیدہ کلام

**سوال** کیا میں تمہیں وہ کلام نہ بتاؤں جو اللہ تعالیٰ کے نزدیک پسندیدہ ہے؟

**جواب** سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کیا میں تمہیں وہ کلام نہ بتاؤں جو اللہ تعالیٰ کے نزدیک پسندیدہ ہے؟“ میں نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول ﷺ! مجھے بتلائیے جو کلام اللہ تعالیٰ کے نزدیک پسندیدہ ہے۔

آپ نے فرمایا: ”بے شک اللہ تعالیٰ کے نزدیک پسندیدہ کلام سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ ہے۔“

فائلا: اللہ تعالیٰ کے نزدیک پسندیدہ کلام جو اس نے اپنے فرشتوں، اور بندوں کے لیے منتخب فرمائی وہ ”سبحان الله وبحمده“ ہے۔

راوی حدیث (ابوذر رضی اللہ عنہ) ان کا نام جندب بن جنادہ رضی اللہ عنہ تھا۔ ان صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے تھے جو زاہد، دنیا سے بے رغبت تھے۔ مکہ میں ابتدائے اسلام میں ہی مسلمان ہو گئے۔ پھر اپنی قوم کی طرف واپس چلے گئے۔ مدینہ میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ مقام ربذہ میں رہائش رکھی۔ ۳۲ھ میں وفات پائی۔ بہت متقی، پرہیزگار اور توکل علی اللہ

مسلم کتاب الذکر والدعاء والتوبة والاستغفار باب فضل سبحان الله وبحمده رقم الحديث: ۲۷۳۱؛ نسائی حدیث نمبر۔

کرنے والے تھے۔

ان سے ۲۸۱ احادیث مروی ہیں۔

## جامع ترین تسبیح

**سوال** کیا تو ابھی تک اسی حال میں بیٹھی ہے جس حال میں میں تجھ کو چھوڑ کر گیا تھا؟

**جواب** سیدہ جویریہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی ﷺ میرے پاس سے تشریف لے گئے پھر آپ چاشت کی نماز پڑھ کر واپس تشریف لائے تو میں ابھی تک اسی حالت میں بیٹھی ہوئی تھی۔

آپ نے پوچھا: ”کیا تو ابھی تک اسی حال میں بیٹھی ہے۔ جس حال میں میں تجھ کو چھوڑ کر گیا تھا؟“

وہ بولیں: ہاں۔

نبی ﷺ نے فرمایا: ”میں نے تیرے بعد چار کلمے تین مرتبہ ایسے ادا کئے ہیں کہ اگر ان کلمات کا تیرے کلمات سے موازنہ کیا جائے جو تو نے شروع وقت سے لے کر اب تک پڑھے ہیں، تو یہ کلمات وزن میں بڑھ جائیں گے۔“ وہ کلمات یہ ہیں:

((سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ، عَدَدَ خَلْقِهِ، وَرِضَا نَفْسِهِ، وَزِنَةَ عَرْشِهِ، وَمِدَادَ كَلِمَاتِهِ))

”اللہ پاک ہے اپنی حمد کے ساتھ اپنی مخلوق کی تعداد کے برابر اس کی نفس کی رضا اور اس کے عرش کے وزن اور اس کے کلمات کی روشنائی کے برابر۔“

فائدہ: تسبیح، حمد باری تعالیٰ، ذکر باری تعالیٰ اور اللہ کی بڑائی میں یہ کلمات جامع ہیں: سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ، عَدَدَ خَلْقِهِ، وَرِضَا نَفْسِهِ، وَزِنَةَ عَرْشِهِ، وَمِدَادَ كَلِمَاتِهِ

مسلم کتاب الذکر والدعاء والتوبة والاستغفار باب التسبیح ازل، النهار و عند النوم رقم

الحديث: ۲۷۲۶، ابوداود، نسائی ۱۳۵۳۔

## ذکر کی فضیلت

**سوال** تم کس لیے بیٹھے ہو؟

**جواب** سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دن امیر معاویہ رضی اللہ عنہ مسجد میں ایک حلقے کے پاس تشریف لائے اور ان سے پوچھا: ”تم لوگ کس لیے بیٹھے ہو؟“ لوگوں نے جواب دیا، اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے کے لیے۔

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم کو اللہ کی قسم کیا اس لیے ہی بیٹھے ہو؟ لوگوں نے عرض کیا، اللہ کی قسم! ہم صرف اسی لیے بیٹھے ہیں۔

امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے آپ لوگوں سے شک کی بنا پر قسم نہیں اٹھوائی اور یہ بھی تم جانتے ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرنے میں سب سے کم روایت کرنے والا میں ہی ہوں حالانکہ میرا انتہائی قریب کا رشتہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے۔

ایک دفعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم کے حلقے کے پاس تشریف لائے اور دریافت فرمایا: ”تم کس لیے بیٹھے ہو؟“

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے جواب دیا، اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے کے لیے اور اللہ تعالیٰ نے جو ہمیں اسلام کی راہنمائی کی ہے اور ہم پر احسان کیا ہے۔ اس پر اللہ تعالیٰ کی تعریف کرنے کے لیے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”تم کو اللہ کی قسم کیا اسی لیے ہی بیٹھے ہو؟“ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بولے: اللہ کی قسم ہم صرف اسی لیے بیٹھے ہیں۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”میں نے تم سے قسم کسی شبہ کی بنا پر نہیں اٹھوائی۔ لیکن میرے پاس جبرائیل علیہ السلام آئے اور مجھ کو خبر دی کہ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کے ساتھ فرشتوں سے فخر کرتے ہیں۔“ **فائدہ:** شریعت اسلامیہ میں جو اجتماع اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں ہو وہ جائز ہونے کے ساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ کے قریب ہونے کا افضل ترین ذریعہ ہے۔ کیونکہ ان لوگوں کی تعریف، عظمت اور شان اللہ رب العالمین فرشتوں کے سامنے فرماتا ہے۔

✽ مسلم کتاب الذکر والدعاء والتوبۃ والاستغفار باب فضل الاجتماع علی تلاوة القرآن  
وعن الذکر رقم الحدیث: ۲۷۰۱، ترمذی، ۳۳۷۹۔

## سبحان اللہ کی فضیلت

**سوال** کیا تم دن میں ایک ہزار نیکی کمانے سے بھی عاجز ہو؟

**جواب** سیدنا مصعب بن سعد رضی اللہ عنہ اپنے باپ کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”کیا تم دن میں ایک ہزار نیکی کمانے سے بھی عاجز ہو؟“

محفل میں بیٹھے ہوئے ایک شخص نے دریافت فرمایا، ہم ہزار نیکی کیسے کما سکتے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ((سُبَّحُ مِائَةً تَسْبِيحَةٍ فَيُكْتَبُ لَهُ أَلْفُ حَسَنَةٍ، وَيَحْطُ عَنْهُ أَلْفُ خَطِيئَةٍ)) ”سو مرتبہ ”سبحان اللہ“ کہنے سے (جو ایسا کرتا ہے) اس کی ہزار نیکیاں لکھ دی جاتی ہیں اور اس کے ہزار گناہ مٹا دیے جاتے ہیں۔“ ❁

فائدہ: جو ایک مرتبہ سبحان اللہ کہتا ہے اس کو دس نیکیاں ملتی ہیں اور سو مرتبہ پڑھنے سے ہزار نیکیاں بن گئیں، اور گناہوں کو مٹا دینا یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے۔

راوی حدیث (سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ) ابواسحاق ان کی کنیت تھی۔ باپ کا نام مالک تھا قریش سے تعلق رکھنے کی بنا پر قرشی کہلائے۔ اسلام قبول کرنے والوں میں پانچواں نمبر ہے یا بقول بعض ساتواں نمبر۔ عشرہ مبشرہ میں سے تھے۔ (جنہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے زندگی ہی میں جنت کی بشارت دے دی تھی) اللہ کی راہ میں تیر اندازی کرنے والے یہ پہلے شخص ہیں۔ سیدنا سعد رضی اللہ عنہ کی فضیلت کے لیے یہ کافی ہے کہ جنگ احد میں انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بچاؤ کے لیے بے نظیر جرات کا ثبوت دیا جس سے خوش ہو کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اے سعد! تیر چلا، تجھ پر میرے ماں باپ نذا ہوں۔ یہ فضیلت کسی اور صحابی کو نصیب نہیں ہوئی۔ جنگ ایران میں انہوں نے شجاعت کے وہ جوہر دکھلائے جن پر اسلامی تاریخ کو فخر ہے سارے ایران پر اسلامی پرچم لہرا دیا۔ رستم ثانی کو میدان کارزار میں بڑی آسانی سے مار دیا جو اکیلا ہزار

❁ مسلم کتاب الذکر والدعاء والتوبة والاستغفار باب فضل التهليل والتسبيح والدعاء رقم الحديث: ۲۶۹۸، ترمذی، ۳۴۶۳۔



آرمیوں کے مقابلے پر بھاری سمجھا جاتا تھا تمام غزوات میں شریک رہے۔ فاتح عراق ہیں متجارب الدعوات تھے۔ کیونکہ آنحضرت ﷺ نے ان کے لیے دعا فرمائی تھی، پستہ قد مگر گٹھا ہوا بدن، گندمی رنگ، مدینہ سے دس میل دور واقع مقام عقیق میں ۷۰ سال کی عمر پر کفوت ہوئے۔ وہاں سے ان کی میت مدینہ طیبہ لائی گئی اور ۵۵ھ میں جنت البقیع میں دفن کئے گئے۔

## سیح کی فضیلت

**سوال** اے ابوامامہ! کس وجہ سے اپنے ہونٹوں کو حرکت دیتے ہو؟

**جواب** سیدنا ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے میرے ہونٹوں کی حرکت کو دیکھ

کر مجھ سے دریافت فرمایا: ”اے ابوامامہ رضی اللہ عنہ! کس وجہ سے اپنے ہونٹوں کو حرکت دیتے ہو؟

میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ! اللہ تعالیٰ کا ذکر کر رہا ہوں۔

آپ نے فرمایا: ”کیا میں تم کو ثواب میں زیادہ اور افضل ذکر نہ بتاؤں اس ذکر سے جس کا تم

دن رات اہتمام کرتے ہو۔“ میں نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول ﷺ! ضرور بتائیں۔

آپ ﷺ نے فرمایا: ”یہ پڑھا کرو:

((سُبْحَانَ اللَّهِ عَدَدَ مَا خَلَقَ، سُبْحَانَ اللَّهِ مِلْءَ مَا خَلَقَ، سُبْحَانَ اللَّهِ عَدَدَ مَا فِي الْأَرْضِ، سُبْحَانَ اللَّهِ مِلْءَ مَا فِي الْأَرْضِ وَالسَّمَاءِ، سُبْحَانَ اللَّهِ عَدَدَ مَا أَحْصَى كِتَابُهُ، سُبْحَانَ اللَّهِ مِلْءَ مَا أَحْصَى كِتَابُهُ، سُبْحَانَ اللَّهِ عَدَدَ كُلِّ شَيْءٍ، سُبْحَانَ اللَّهِ مِلْءَ كُلِّ شَيْءٍ، الْحَمْدُ لِلَّهِ عَدَدَ مَا خَلَقَ، وَالْحَمْدُ لِلَّهِ مِلْءَ مَا خَلَقَ، وَالْحَمْدُ لِلَّهِ عَدَدَ مَا فِي الْأَرْضِ وَالسَّمَاءِ، وَالْحَمْدُ لِلَّهِ مِلْءَ مَا فِي الْأَرْضِ وَالسَّمَاءِ، وَالْحَمْدُ لِلَّهِ عَدَدَ مَا أَحْصَى كِتَابُهُ، وَالْحَمْدُ لِلَّهِ مِلْءَ مَا أَحْصَى كِتَابُهُ، وَالْحَمْدُ لِلَّهِ عَدَدَ كُلِّ شَيْءٍ، وَالْحَمْدُ لِلَّهِ مِلْءَ كُلِّ شَيْءٍ))

راوی حدیث (ابوامامہ رضی اللہ عنہ) ان کا نام صدی بن عجلان بن وہب ہے۔ بابہ قبیلہ

میں سے ہونے کی وجہ سے باہلی کہلائے۔ نام سے کنیت ابو امامہ زیادہ مشہور ہے۔ مشہور صحابی رسول ﷺ ہیں۔ مصر میں سکونت اختیار کی پھر حمص کی جانب منتقل ہو گئے۔ ان کی وفات ۸۱ھ یا ۸۶ھ میں ہوئی شام میں وفات پانے والے سب سے آخری صحابی رضی اللہ عنہ یہی ہیں۔ یہ ان صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے ہیں جن سے بکثرت روایات مروی ہیں۔ ان سے ۲۵۰ احادیث مروی ہیں۔

**سوال** کیا میں تم کو اس سے آسان اور افضل کام نہ بتاؤں؟

**جواب** سیدہ عائشہ بنت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہا اپنے والد سے بیان کرتی ہیں کہ میرے والد محترم رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ ایک عورت کے پاس تشریف لائے جو اپنے سامنے گٹھلیوں یا کنکریوں کو شمار کر کے تسبیح پڑھ رہی تھی۔ آپ نے فرمایا: ”کیا میں تم کو اس سے آسان اور افضل کام نہ بتاؤں؟“

پھر آپ ﷺ نے دعا پڑھی:

((سُبْحَانَ اللَّهِ عَدَدَ مَا خَلَقَ فِي السَّمَاءِ، وَسُبْحَانَ اللَّهِ عَدَدَ مَا خَلَقَ فِي الْأَرْضِ، سُبْحَانَ اللَّهِ عَدَدَ مَا بَيْنَ ذَلِكَ، سُبْحَانَ اللَّهِ عَدَدَ مَا هُوَ خَالِقٌ، وَاللَّهُ أَكْبَرُ مِثْلَ ذَلِكَ، وَالْحَمْدُ لِلَّهِ مِثْلَ ذَلِكَ، وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مِثْلَ ذَلِكَ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ مِثْلَ ذَلِكَ))

”اللہ تعالیٰ کے لیے آسمان و زمین اور اس کے مابین مخلوق جتنی تسبیح، اسی طرح اللہ جل جلالہ کی تعریف، اور اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، اور نیکی کرنے کی اور برائی سے بچنے کی طاقت اللہ تعالیٰ کی توفیق کے بغیر ممکن نہیں۔“ ❀

فائدہ: گزشتہ حدیث میں اس کا مفہوم ذکر ہو چکا ہے۔

**لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ** کی فضیلت

**سوال** کیا میں تجھے جنت کے دروازوں میں سے ایک دروازہ نہ بتاؤں؟

❀ ابو داؤد کتاب الصلاة باب التسبیح بالحصى رقم الحدیث: ۱۵۰۰۔

**جواب** سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”کیا میں تجھے جنت کے دروازوں میں سے ایک دروازہ نہ بتاؤں؟“

میں نے عرض کیا، وہ کون سا؟

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ((لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ))

”برائی سے بچنا اور نیکی کے لیے قوت سوائے اللہ کی مدد کے ممکن نہیں ہے۔“

**فائدہ:** اس حدیث میں لا حول ولا قوۃ الا باللہ کی فضیلت کا بیان ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے مطابق یہ ذکر جنت کا ایک دروازہ ہے۔

**سوال** اے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ! کیا میں تجھے جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ نہ بتاؤں؟

**جواب** سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ! کیا میں تجھے جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ نہ بتاؤں؟“

میں نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! ضرور بتائیں۔

آپ نے فرمایا: ”یہ پڑھا کرو:

((لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ، وَلَا مَلْجَأَ، وَلَا مُنْجِيَ مِنَ اللَّهِ إِلَّا إِلَيْهِ))

”برائی سے منہ موڑنا اور نیکی کرنے کی طاقت سوائے اللہ تعالیٰ کی مدد کے بغیر

(ممکن) نہیں ہے، اور اللہ تعالیٰ کے سوانہ پناہ مل سکتی ہے اور نہ نجات۔“

**فائدہ:** یہ حقیقت ہے کہ جہنمی چیز نفیس اور قیمتی ہوتی ہے اتنی ہی اس کی حفاظت اور دیکھ بھال کی جاتی ہے۔ اے چھپا کر رکھا جاتا ہے اور یہ کلمات تو جنت کا خزانہ ہیں اس لیے ان کی بھی حفاظت کرنی چاہیے اور کثرت سے انہیں پڑھنا چاہیے۔ (فاروقی)

## سورۃ اخلاص کی فضیلت

**سوال** کیا تم میں سے کوئی بھی رات کو تہائی قرآن نہیں پڑھ سکتا؟

**جواب** سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”کیا تم میں سے

مسند احمد: ۳/ ۴۲۲؛ سلسلۃ الاحادیث للالبانی رقم الحدیث: ۱۷۴۶۔

حاکم: ۱/ ۶۹۶۔

کوئی یہ نہیں کر سکتا کہ رات کو تہائی قرآن پڑھ لیا کرے؟“  
صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو یہ بات مشکل لگی تو عرض کیا، اے اللہ کے رسول ﷺ (تہائی قرآن رات کو) کون پڑھ سکتا ہے؟

آپ نے فرمایا: ”سورہ اخلاص، تہائی قرآن کے برابر ہے۔“ ❁

فائدہ: اس حدیث شریف میں اس بات کی وضاحت ہے کہ ایک بار سورہ اخلاص (قل هو اللہ أحد) پڑھنے سے تہائی قرآن شریف پڑھنے کا ثواب ملتا ہے۔ یہ عظیم فضل امت محمدیہ کے لیے ہے اگر ہم اس سورہ کو دن رات میں کئی مرتبہ پڑھ لیں تو ہمارے لیے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ثواب اور درگزر کے کیا ہی کہنے۔

## ادائیگی قرض کی دعا

**سوال** اے ابوامامہ رضی اللہ عنہ! اوقات نماز سے ہٹ کر بھی میں تم کو مسجد میں بیٹھے ہوئے دیکھتا ہوں (کیا وجہ ہے)؟

**جواب** سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک روز رسول اللہ ﷺ مسجد میں تشریف لائے تو وہاں ابوامامہ انصاری رضی اللہ عنہ کو بیٹھے ہوئے دیکھ کر دریافت فرمایا: ”اے ابوامامہ رضی اللہ عنہ! اوقات نماز سے ہٹ کر بھی تم کو مسجد میں بیٹھے ہوئے دیکھتا ہوں (کیا وجہ ہے)؟“  
سیدنا ابوامامہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول ﷺ! فکروں اور قرضوں نے گھیر لیا ہے۔  
آپ نے فرمایا: ”بھلا میں تم کو چند کلمات نہ سکھا دوں اگر تم ان کو کہو تو اللہ عز و جل تیرے غم دور فرمائے گا اور قرض ادا کر دے گا؟“

سیدنا ابوامامہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول ﷺ! ضرور بتائیے۔

آپ نے فرمایا ”صبح و شام یہ پڑھا کرو:

((اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبْكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحَزَنِ، وَاعُوْذُبْكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ، وَاعُوْذُبْكَ مِنَ الْجُبْنِ وَالْبُخْلِ، وَاعُوْذُبْكَ مِنَ غَلْبَةِ

❁ بخاری کتاب فضائل القرآن باب فضل قل هو اللہ احد رقم الحدیث: ۵۰۱۵، مسلم، ۸۱۱، نسائی، ۹۹۵۔

الدَّيْنِ وَقَهْرُ الرِّجَالِ))

”یا اللہ! میں فکر اور غم سے محتاجی اور سستی سے، بخیلی اور بزدلی سے، قرض کے

بوجھ اور لوگوں کے غلبے سے تیری پناہ چاہتا ہوں“

سیدنا ابوامامہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے اس دعا کو پڑھنا شروع کیا تو اللہ عزوجل نے

میرا غم اور قرض دور کر دیا۔ ❁

فائدہ: مذکورہ دعا اگر صبح و شام اہتمام کے ساتھ پڑھی جائے تو ادائیگی قرض میں آسانی ہو جاتی

ہے بشرطیکہ پورا یقین، اخلاص اور اللہ تعالیٰ پر کامل بھروسہ ہو۔

## اللہ تعالیٰ کی رحمت

**سوال** تمہارا کیا خیال ہے! کیا یہ عورت اپنے بچے کو آگ میں پھینک دے گی؟

**جواب** سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کچھ قیدی لائے

گئے ان قیدیوں میں سے ایک عورت بھی تھی جو دوڑتی پھرتی تھی جب قیدیوں میں سے اپنے بچے

کو پالیتی تو اسے پکڑ کر اپنے پیٹ سے لگاتی، اور اس کو دودھ پلا دیتی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم

سے دریافت فرمایا: ”تمہارا کیا خیال ہے یہ عورت اپنے بچے کو آگ میں پھینک دے گی؟“

ہم نے عرض کیا، اللہ تعالیٰ کی قسم ہر گز نہیں، جان بوجھ کر کبھی نہ پھینکے گی۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جتنی یہ اپنے بچے پر مہربان ہے اللہ تعالیٰ اس سے زیادہ

اپنے بندوں پر مہربان ہے۔“ ❁

فائدہ: اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں سے ماں سے بڑھ کر اولاد کے لیے کوئی مہربان نہیں۔ کیونکہ بچہ

اس کا جگر گوشہ ہے لیکن اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر ماں سے بھی زیادہ مہربان ہے۔

❁ ابوداؤد کتاب الصلاة باب فی الاستعاذة رقم الحدیث: ۱۵۵۵؛ صحیح سنن ابی داؤد للالبانی

رقم الحدیث: ۲۵۴۹۔ ❁ مسلم، کتاب التوبة، باب فی سعة رحمة الله تعالیٰ وانها سبقت

غضبه رقم الحدیث: ۲۷۵۴؛ بخاری، ۵۹۹۹۔

## بیسواں باب

## توبہ اور زہد کا بیان

دنیا سے بے رغبتی

**سوال** تمہارا کیا خیال ہے اس کو اس کے مالکوں نے حقیر جان کر ہی پھینک دیا ہے؟

**جواب** سیدنا مستورد بن شداد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں ان سواروں کی معیت میں تھا۔ جو نبی ﷺ کے ساتھ ایک بکری کے مردہ بچہ کے پاس ٹھہرے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”تمہارا خیال ہے اس کو اس کے مالکوں نے حقیر جان کر ہی پھینک دیا ہے؟“

صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا، ہاں، اس کو بوجہ حقارت کے پھینک دیا ہے۔

آپ ﷺ نے فرمایا:

((قَالَ ذُنْبًا أَهْوَنُ عَلَى اللَّهِ مِنْ هَذِهِ عَلَى أَهْلِهَا))

”دنیا اللہ تعالیٰ کے لیے اس سے زیادہ ذلیل ہے۔ جیسا یہ اپنے مالکوں کے

لیے ذلیل ہے۔“ ❁

فائدہ: دنیا اللہ جل جلالہ کے نزدیک مردہ بکری کے بچہ سے بھی زیادہ حقیر ہے دنیا اللہ تعالیٰ کے نزدیک چمچھر کے پر کے برابر بھی نہیں۔

اس حدیث شریف میں نبی ﷺ نے دنیا کے ساتھ دل لگانے سے ڈرایا ہے کیونکہ اس کے ساتھ دلی لگی باعث ہلاکت ہے۔

راوی حدیث (مستورد بن شداد رضی اللہ عنہ) بن عمر و مشہور صحابی رسول ﷺ ہیں۔ ۳۵ھ

میں اسکندریہ میں وفات پائی۔ ان سے (۷) احادیث مروی ہیں

❁ ترمذی کتاب الزہد عن رسول اللہ ﷺ باب ماجاء فی ہوان الدنيا علی اللہ عزوجل رقم الحدیث: ۲۳۲۱، مسلم: ۲۹۵۷۔

## دنیا سے بے رغبتی کا بیان

**سوال** اس وقت تم اپنے گھروں سے کیوں نکلے ہو؟

**جواب** سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گھر سے باہر تشریف لائے۔ آپ نے دیکھا کہ سیدنا ابوبکر اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہما دونوں باہر موجود ہیں۔ آپ نے دریافت فرمایا: ”اس وقت تم اپنے گھروں سے کیوں نکلے ہو؟“ دونوں بولے: اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! بھوک کے مارے۔

آپ نے فرمایا: ”قسم اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، میں بھی اسی وجہ سے نکلا ہوں۔“

آپ نے فرمایا: ”میرے ساتھ چلو۔“ وہ آپ کے ہمراہ چل پڑے، آپ انصاری صحابی رضی اللہ عنہ کے دروازے پر آئے، اتفاقاً وہ اپنے گھر میں نہیں تھے، ان کی بیوی آپ کو دیکھتے ہی بولی ”خوش آمدید“ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عورت سے دریافت فرمایا: ”فلاں شخص (تیرا خاوند) کہاں گیا ہے؟“

وہ بولی، ہمارے لیے میٹھا پانی لینے گیا ہے۔ اتنے میں وہ انصاری صحابی آ گئے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے دونوں ساتھیوں کو دیکھ کر بولے، اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ آج کے دن کسی کے پاس ایسے عزت والے مہمان نہیں ہیں جو اللہ تعالیٰ نے مجھے دیئے ہیں، پھر گیا اور کھجور کا ایک ایسا خوشہ لے کر آیا جس میں گدڑ (آدھ پکی) سوکھی اور تازہ کھجوریں تھیں، اور بولا، کھائیں پھر اس نے چھری لی (بکری ذبح کرنے کے لیے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (یہ دیکھ کر فرمایا) دودھ والی بکری ذبح نہ کرنا، وہ ایک بکری بھون کر لایا، سب نے اس کا گوشت کھایا اور کھجور بھی کھائی اور پانی بھی پیا، جب کھانے پینے سے سیر ہو گئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما کو مخاطب کر کے فرمایا: ((وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ! لَتُسْئَلُنَّ عَنْ هَذَا النِّعِيمِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)) ”قسم اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے قیامت کے دن تم سے ان

نعمتوں کے بارے میں ضرور پوچھا جائے گا۔“ ❊

فائدہ: اس حدیث شریف میں آپ ﷺ نے چند نصیحت کی باتیں کی ہیں:

۱۔ بلا ضرورت دودھ والا جانور ذبح نہ کیا جائے۔

۲۔ اللہ تعالیٰ کا شکر، حمد اور ثنا کرنی چاہیے۔

۳۔ کھانے سے جو قوت حاصل ہوتی ہے اس کو نیک اعمال میں خرچ کرنے کی تلقین فرمائی تاکہ جب اس نعمت کے بارے میں سوال ہو تو جواب دیا جاسکے۔

## امید رکھنے کی ترغیب

**سوال** تمہارا حال کیسا ہے؟

**جواب** سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ ایک نوجوان کے پاس تشریف لے گئے

جو حالت نزع میں تھا تو آپ ﷺ نے دریافت فرمایا: ”تمہارا حال کیسا ہے؟“

اس نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول ﷺ! میں امید رکھتا ہوں اللہ تعالیٰ سے یعنی رحمت اور مغفرت کی، اور ڈرتا ہوں اپنے گناہوں سے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کسی بندے کے دل میں یہ دونوں چیزیں جمع نہیں ہو سکتیں یعنی امید اور خوف ایسے وقت میں یعنی موت کے وقت مگر اللہ تعالیٰ اس کو وہ کچھ دیتا ہے جس کی اس نے امید رکھی یعنی رحمت اور مغفرت اور اس کو اس چیز سے بچا لیتا ہے جس سے وہ ڈرتا ہے یعنی عذاب سے۔“ ❊

فائدہ: نبی ﷺ نے موت کے وقت اللہ تعالیٰ سے مغفرت اور اس کی رحمت کی امید رکھنے اور گناہ سے ڈرنے کی ترغیب دلائی ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ اپنے بندے کو وہی دیتا ہے جس کی وہ امید رکھتا ہے اور اس کو اس چیز سے بچاتا ہے جس سے وہ ڈرتا ہے

❊ مسلم کتاب الأشربة باب جواز استتباعہ غیرہ الی دار من یثق برضاه بذلك رقم الحدیث: ۲۰۳۸۔

❊ ترمذی کتاب الجنائز عن رسول اللہ ﷺ باب ما جاء أن المؤمن یموت بعرق الجبین رقم الحدیث: ۹۸۳؛ صحیح سنن ترمذی للالبانی (حسن) رقم الحدیث: ۹۸۳۔



**سوال** کون ہے جو ان کلمات کو (جو میں ابھی کہتا ہوں) مجھ سے سیکھ کر ان پر کاربند رہتا ہے یا اس شخص کو سکھلاتا ہے جو انہیں عمل میں لائے؟

**جواب** سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”کون ہے جو ان کلمات کو (جو میں ابھی کہتا ہوں) مجھ سے سیکھ کر ان پر کاربند رہتا ہے یا اس شخص کو سکھلاتا ہے ان پر عمل کرے؟“

میں نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! میں سیکھتا ہوں۔

آپ نے میرا ہاتھ پکڑ کر پانچ باتیں فرمائیں:

- ① حرام سے بچو سب سے زیادہ عابد بن جاؤ گے۔
- ② رزق کے معاملے میں اللہ تعالیٰ کی تقسیم میں راضی ہو جاؤ تو سب سے زیادہ غنی ہو جاؤ گے۔
- ③ اور اپنے ہمسایہ کے ساتھ بھلائی کرو تو مؤمن بن جاؤ گے۔
- ④ اور جو اپنے لیے چاہو وہی لوگوں کے لیے چاہو تو کامل مسلمان بن جاؤ گے۔
- ⑤ اور زیادہ مت ہنسو اس لیے زیادہ ہنسنا دل کو مار دیتا ہے۔ ❁

**فائدہ:** اس حدیث شریف میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بڑے اہم اور بلند و بالا اعمال کی تعلیم دی ہے جو مسلمان ان کو مضبوطی سے تھامے گا ان شاء اللہ وہ کامیاب ہوگا۔

وہ بلند و بالا اعمال درج ذیل ہیں:

- ① حرام امور سے کلی طور پر دور رہنا چاہیے۔
- ② واجبات کی ادائیگی میں سستی و کاہلی سے کام نہ لینا۔
- ③ رزق میں اللہ تعالیٰ کی تقسیم پر راضی ہونا۔
- ④ پڑوسی کے ساتھ خیر خواہی کا کامل ایمان کی نشانی ہے۔
- ⑤ لوگوں کے لیے وہی پسند ہو جو اپنے لیے پسند ہو کامل اسلام کی علامت ہے۔
- ⑥ مسکراہٹ جائز ہے لیکن قہقہہ لگا کر زیادہ ہنسنا دل کو مار دیتا ہے۔

❁ ترمذی کتاب الزہد عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باب من اتقى المحارم فهو عبد الناس رقم الحديث: ۲۴۰۵؛ مستند احمد: ۲/۳۱۰؛ سلسلة الاحادیث الصحیحہ ج ۱ لابانی رقم الحديث: ۹۳۰۔

## بلا ضرورت عمارت بنانا، ناپسندیدہ ہے

**سوال** یہ کیا ہے؟

**جواب** سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور ہم اپنی بوسیدہ کھڑی کی جھونپڑی کو گارا گارہے تھے۔

آپ ﷺ نے دریافت فرمایا ”یہ کیا ہے؟“

ہم نے عرض کیا، ہم اپنی جھونپڑی کی مرمت کر رہے ہیں۔

آپ نے فرمایا: ”بے شک میں تو امر (یعنی موت) کو دیکھتا ہوں جو اس سے بھی جلد

آنے والی ہے۔“ ❊

**فائدہ:** اس حدیث شریف میں دنیا سے بے رغبتی اور آخرت میں کام آنے والے اعمال کرنے کی ترغیب ہے۔

**سوال** یہ کیا ہے؟

**جواب** سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک اونچی گنبد نما عمارت دیکھی تو دریافت فرمایا: ”یہ کیا ہے؟“

تو صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ فلاں انصاری کا گھر ہے۔

آپ ﷺ خاموش رہے اور اس بات کو دل میں رکھا، جب مالک مکان آپ کی

خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے آپ کو سلام کیا تو آپ نے اس کی طرف دھیان نہ دیا، اس شخص نے کئی مرتبہ اسی طرح کیا یہاں تک کہ اس کو آپ کا غصہ اور ناگواری محسوس ہو گئی۔ اس نے دوستوں سے شکایت کی تو انہوں نے گنبد دیکھنے والی بات بتائی۔ یہ سن کر وہ شخص اپنے مکان میں آیا اور اس مکان کو گرا کر زمین کے برابر کر دیا۔ ایک روز رسول اللہ ﷺ ادھر تشریف لے گئے اور اس مکان کو نہ دیکھا تو لوگوں سے دریافت فرمایا، بتایا گیا کہ اس صحابی رضی اللہ عنہ نے آپ کی ناگواری کو بھانپ لیا اور مکان گرا دیا۔

❊ ترمذی کتاب الزہد عن رسول اللہ ﷺ باب ما جاء في قصر الأمل رقم الحديث:

۲۳۳۵؛ ابوداؤد، ۵۲۳۵؛ صحيح ترمذی للالبانی رقم الحديث: ۲۳۳۵۔

آپ نے فرمایا: ”ہر مکان اس کے مالک پر وبال ہے مگر جس کے بغیر چارہ کار نہ ہو۔“  
 فائدہ: غیر ضروری عمارت بنانا ناپسندیدہ ہے ایسی عمارت قیامت کے روز مالک پر وبال ہوگی جس کے بارے پوچھا جائے گا اور اسے اس کے متعلق سزا ہوگی اس لیے بلند و بالا عمارتیں بنانا ناپسندیدہ ہے مگر جس کے بغیر چارہ کار نہ ہو۔

## فقیری اور فقرہاء کی فضیلت

**سوال** اس شخص کے بارے میں تمہاری کیا رائے ہے؟

**جواب** سیدنا سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ کے سامنے سے ایک آدمی گزرا۔ اس وقت آپ کے پاس ایک شخص (ابوزر غفاری رضی اللہ عنہ) بیٹھے تھے آپ نے ان سے دریافت فرمایا: ”اس شخص کے بارے میں تمہاری کیا رائے ہے؟“

ابوزر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا، یہ شریف لوگوں میں سے ہے اللہ کی قسم! یہ ایسا شخص ہے اگر کسی عورت سے نکاح کرنا چاہے تو نکاح کا پیغام قبول ہو جائے، اور اگر کسی کی سفارش کرے تو لوگ سفارش قبول کر لیں۔“

یہ سن کر نبی ﷺ خاموش رہے، پھر ایک اور شخص (جمیل بن سراقہ رضی اللہ عنہ) گزرا تو رسول اللہ ﷺ نے اسی شخص ابوزر رضی اللہ عنہ سے پوچھا: ”اس شخص کو تم کیسا سمجھتے ہو؟“  
 ابوزر رضی اللہ عنہ بولے، اے اللہ کے رسول ﷺ! یہ تو ایک غریب مسلمان ہے یہ ایسا شخص ہے کہ اگر کسی عورت سے نکاح کرنا چاہے تو نکاح کا پیغام قبول نہ ہو، اور اگر کسی کی سفارش کرے تو لوگ نہ مانیں اور اگر کوئی بات کرے تو لوگ دل لگا کر نہ سنیں۔

یہ سن کر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ((هَذَا خَيْرٌ مِنْ مِلْءِ الْأَرْضِ مِثْلَ هَذَا))  
 ”اگلے شخص کی طرح مالداروں سے اگر ساری دنیا بھر جائے تو اکیلا یہ محتاج شخص

ان سب سے بہتر ہے۔“

ابوداؤد کتاب الادب باب ماجاء فی البناء رقم الحديث: ۵۲۳۷؛ سلسلة الاحاديث

الصحيحة للالباني رقم الحديث: ۲۸۳۰۔

بخاری کتاب الرقاق باب فضل الفقر رقم الحديث: ۶۴۴۷۔

فائدہ: انسان کی قدر و قیمت کا معیار غربی و امیری نہیں، بلکہ خلوص کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی عبادت ہے، اللہ تعالیٰ کا خوف (تقویٰ) ہی میزان ہے اسی وجہ سے نبی ﷺ نے فرمایا: غریب مسلمان اللہ تعالیٰ کے زیادہ قریب ہے اور پہلے شخص کی طرح مالدار متکبرین سے، اگر ساری دنیا بھری ہو تو اکیلا یہ محتاج شخص ان سب سے بہتر ہے، اور یہ سب کچھ انکساری اور اپنے رب کو کثرت سے یاد کرنے کی بنا پر ہے۔

راوی حدیث (سہل بن سعد رضی اللہ عنہ) سہل بن سعد بن مالک بن خالد انصاری ساعدی۔ ان کی کنیت ابوالعباس ہے۔ ان کا اسم گرامی حزن تھا۔ اسلام لانے کے بعد نبی ﷺ نے ان کا نام تبدیل کر کے سہل رکھ دیا۔ معلوم ہوا کہ برانام ہو تو اسے بدل دینا چاہیے۔ جب آپ ﷺ کی وفات ہوئی اس وقت سہل پندرہ برس کے تھے۔ ۸۸ھ یا ۹۱ھ میں مدینہ میں وفات پائی۔ مدینہ منورہ میں سب سے آخر میں فوت ہونے والے یہی صحابی رضی اللہ عنہ تھے۔ ان سے ۱۰۰ احادیث مروی ہیں۔ (واللہ اعلم بالصواب)

## اللہ تعالیٰ کے حکم پر صبر کرنا اجر عظیم کا باعث ہے

**سوال** شمار کرو کتنے لوگ اسلام قبول کر چکے ہیں؟

**جواب** سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نبی ﷺ کے ساتھ تھے تو آپ نے ارشاد فرمایا: ”شمار کرو کتنے لوگ اسلام قبول کر چکے ہیں؟“

ہم نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول ﷺ! کیا آپ ڈرتے ہیں ہم پر حالانکہ ہم چھ سو آدمیوں سے لے کر سات سو تک ہیں۔

آپ نے فرمایا: ”تم نہیں جانتے، شاید تم پر کوئی آزمائش نہ آجائے۔“

سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، پھر ایسا ہی ہوا کہ ہم آزمائش میں پڑ گئے یہاں تک کہ بعض ہم میں سے نماز بھی چھپ کر پڑھتے۔ ❁

فائدہ: اللہ تعالیٰ کے حکم پر صبر کرنا اجر عظیم اور ثواب کا باعث ہے۔

راوی حدیث (حذیفہ رضی اللہ عنہ) حذیفہ بن یمان ان کی کنیت ابو عبد اللہ ہے۔ مشہور

❁ مسلم کتاب الایمان باب الاستسرار بالإیمان للخائف رقم الحدیث: ۱۴۹۔

صحابی رضی اللہ عنہ ہیں رازدان رسالت مآب ﷺ کے لقب سے مشہور و معروف ہیں۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت کے چالیس روز بعد ۳۶ھ میں مدائن میں فوت ہوئے۔

ان... ۱۰۰ احادیث مروی ہیں۔ واللہ اعلم بالصواب

## بعثت نبوی ﷺ سے قبل وفات پائے والے لوگوں کا حال

**سوال** ان قبر والوں کے بارے میں کوئی شخص جانتا ہے؟

**جواب** سیدنا زید بن ثابت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ بنی نجار کے باغ میں ایک فخر پر جا رہے تھے، ہم بھی آپ کے ساتھ تھے۔ اچانک آپ کا فخر بدکا، قریب تھا کہ آپ کو گرا دیتا۔ وہاں چھ، پانچ یا چار قبریں تھیں آپ ﷺ نے دریافت فرمایا: ”ان قبر والوں کے بارے میں کون شخص جانتا ہے (یہ کون لوگ ہیں)؟“

ایک آدمی نے عرض کیا، میں جانتا ہوں۔

آپ نے پوچھا: ”یہ کب مرے؟“

اس آدمی نے عرض کیا، شرک کے زمانہ میں۔

آپ نے فرمایا: ”یہ لوگ اپنی قبروں کے اندر آزمائش میں مبتلا ہیں، اگر مجھے یہ خدشہ نہ ہوتا کہ تم لوگ اپنے مردے دفن کرنا چھوڑ دو گے تو میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا کہ وہ تمہیں بھی عذاب قبر سنائے جس طرح میں سنتا ہوں۔“ ❁

**فائدہ:** اس حدیث شریف میں چند باتوں کا ذکر ہے۔

① انسان اور جنوں کے علاوہ عذاب قبر کو ہر مخلوق سنتی اور دیکھتی ہے۔

② آپ ﷺ کا عذاب قبر کو دیکھنا ایک معجزہ ہے۔

③ امت محمدیہ کی آزمائش ہوگی سوال، فتنہ اور سزا کی صورت میں۔

④ اگر نبی ﷺ کو اس چیز کا خوف نہ ہوتا کہ لوگ مردوں کو دفنانا چھوڑ دیں گے تو آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے اللہ ان کو بھی عذاب قبر دکھاتا جو آپ نے دیکھا۔

❁ مسلم، کتاب الجنة وصفة نعيمها وأصلها باب عرض مقعد المیت من الجنة أو النار علیہ

رقم الحدیث: ۲۸۶۷؛ نسائی، ۲۰۵۸۔

حدیث کا بقیہ یہ ہے

پھر آپ ﷺ ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: ”اللہ تعالیٰ کی قبر کے عذاب سے پناہ مانگو۔“

لوگوں نے دعا کی ”ہم قبر کے عذاب سے اللہ کی پناہ طلب کرتے ہیں۔“

آپ نے فرمایا: ”قبر کے عذاب سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگو۔“

لوگوں نے دعا کی ”ہم قبر کے عذاب سے اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کرتے ہیں۔“

آپ نے فرمایا: ”ظاہری اور پوشیدہ فتنوں سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگو۔“

لوگوں نے دعا کی ”ہم اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کرتے ہیں ظاہری اور پوشیدہ فتنوں سے۔“

☆ اس حدیث کا ظاہر اس بات کی طرف اشارہ کرتا ہے کہ آپ کی بعثت سے پہلے کے لوگ نجات پانے والوں میں سے نہیں کیونکہ وہ سابقہ رسول کی شریعت پر ایمان لانے کے مکلف تھے۔ لیکن جمہور کا موقف یہ ہے کہ آپ کی بعثت سے پہلے کے لوگ نجات پانے والوں میں سے ہیں خواہ انہوں نے سابقہ نبی کی شریعت کو تبدیل ہی کر دیا ہو کیونکہ قرآن مجید کی درج ذیل آیت یہ بتاتی ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِينَ حَتَّىٰ نَبْعَثَ رَسُولًا﴾

”اور ہماری سنت نہیں کہ رسول بھیجنے سے پہلے ہی عذاب کرنے لگیں۔“

راوی حدیث (زید بن ثابت رضی اللہ عنہ) ان کی کنیت ابو سعید یا ابو خارجہ تھی۔ انصار کے مشہور قبیلہ نجار سے تعلق رکھتے تھے۔ وحی کی سب سے زیادہ کتابت یہی کیا کرتے تھے اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں فرائض یعنی میراث کے بڑے ماہر تھے۔

خندق کا معرکہ وہ پہلا معرکہ ہے جس میں یہ شریک ہوئے۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں جمع قرآن کی خدمت انہی نے انجام دی تھی اور عہد خلافت عثمان رضی اللہ عنہ میں اس کی نقول بھی انہی نے تیار کی تھیں۔ نبی ﷺ کے ارشاد گرامی کی تعمیل میں یہود کا رسم الخط صرف پندرہ دن میں سیکھ لیا تھا اور وہی آپ ﷺ کے خطوط تحریر کیا کرتے تھے اور پھر

آپ ﷺ کو پڑھ کر سنا دیا کرتے تھے۔ ۲۵ھ، ۲۸ھ، ۵۱ھ، ۵۵ھ میں مدینہ میں وفات پائی۔ ان سے ۹۲ احادیث مروی ہیں۔ واللہ اعلم بالصواب

## صاحب دنیا گناہوں سے محفوظ نہیں رہ سکتا

**سوال** کیا کوئی شخص ایسا بھی ہے جو پانی پر چلے لیکن اس کے پاؤں نہ بھیگیں؟

**جواب** سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے دریافت فرمایا: ”کیا کوئی شخص ایسا بھی ہے جو پانی پر چلے لیکن اس کے پاؤں نہ بھیگیں؟“ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول ﷺ ایسا ناممکن ہے۔

آپ نے فرمایا: ”اسی طرح صاحب دنیا گناہوں سے محفوظ نہیں رہ سکتا۔“ ❁

**فائدہ:** طالب دنیا خرابیوں سے محفوظ نہیں رہ سکتا، اس حدیث شریف میں دنیا کے مال و متاع سے بے رغبت رہنے کا بیان ہے تاکہ اعمال نامہ برائیوں سے صاف اور نیکیوں سے پُر ہو۔

## اس امت کے آخر میں آنے والے بخل اور لالچ میں ہلاک ہوں گے

**سوال** اے لوگو! کیا تمہیں حیا نہیں آتی؟

**جواب** ام ولید بنت عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتی ہیں کہ ایک رات رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور فرمایا: ”اے لوگو! تمہیں حیا نہیں آتی؟“

صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا، کس بات سے اے اللہ کے رسول ﷺ؟

آپ نے فرمایا: ”اے لوگو! کیا تمہیں حیا نہیں آتی ان باتوں سے کہ ضرورت سے زائد مال جمع کرتے ہو۔ حاجت سے زائد عمارتیں بناتے ہو اور امیدیں ایسی رکھتی ہو کہ جس کا پورا ہونا محال ہے۔“ ❁

**فائدہ:** نبی ﷺ نے فرمایا: تم لوگوں کو ان باتوں سے شرم و حیا کرنی چاہیے، ضرورت سے

❁ رواہ البیہقی فی کتاب الزہد۔

❁ رواہ الطبرانی۔

زائد مال جمع کرنا، حاجت سے زائد عمارتیں بنانا اور ایسی امیدیں رکھنا جن کے پورے ہوتے ہوئے زندگی گزر جائے۔

اس فرمان سے یہ بات واضح ہوئی کہ امیدیں کم، حقوق اللہ کی ادائیگی میں جلدی، اعمال صالحہ کی کوشش کی جائے، نیکی اور بھلائی کے درخت لگائے جائیں یہاں تک کہ وہ لہلہانے لگیں۔

## آخرت کا حال

**سوال** اے عبد اللہ ﷺ یہ کیا کر رہے ہو؟

**جواب** سیدنا عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک روز میں اور میری ماں اپنی دیواری مرمت کر رہے تھے کہ نبی ﷺ کا گزر ہوا

آپ نے پوچھا: ”اے عبد اللہ رضی اللہ عنہ یہ کیا کر رہے ہو؟“

میں نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ! اس دیوار کو مرمت کر رہے ہیں۔

آپ ﷺ نے فرمایا: ((الْأَمْرُ أَسْرَعُ مِنْ ذَلِكَ))

”موت اس سے بھی جلد آنے والی ہے۔“ ❁

**فائدہ:** قیامت کا حال بڑا سخت، تنگ اور واقع ہونے میں اتنا جلد کہ عمارات میں آبادی اور ان کے بوسیدہ ہونے سے بھی پہلے آپہنچے گا۔ لہذا مسلمان آدمی کو چاہیے کہ امیدوں اور خواہشات میں اپنی تمام فکری صلاحیتوں کو موت کی تاخیر کی وجہ سے نہ کھپا دے۔

## ابلیس بمع رفقاء

**سوال** اے عائشہ رضی اللہ عنہا! کیا تجھ کو غیرت آئی؟

**جواب** سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ایک رات نبی ﷺ میرے پاس سے تشریف لے گئے، اس پر مجھے غیرت آئی (وہ یہ سمجھیں کہ آپ اور کسی بیوی کے پاس تشریف لے گئے) جب آپ واپس تشریف لائے تو میرا حال دیکھ کر فرمایا: ”اے عائشہ رضی اللہ عنہا! کیا تجھ کو غیرت آئی؟“

❁ ابو داؤد کتاب الأدب باب ما جاء في البناء رقم الحديث: ۵۲۳۵؛ صحيح سنن ابی داؤد للالبانی، رقم الحديث: ۵۲۳۶۔



میں نے عرض کیا، کیا میری جیسی (کم عمر خوبصورت) کو آپ ﷺ جیسے خاوند پر اس طرح تشریف لے جانے پر غیرت نہ آئے؟

آپ نے فرمایا: ”کیا تیرا شیطان تیرے پاس آگیا تھا؟“  
 دو بولیں، اے اللہ کے رسول ﷺ! کیا میرے ساتھ بھی شیطان ہے؟  
 آپ نے فرمایا: ”ہاں۔“

میں نے عرض کیا، کیا ہر انسان کے ساتھ شیطان ہوتا ہے؟  
 آپ نے فرمایا: ”ہاں۔“  
 میں نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول ﷺ! کیا آپ کے ساتھ بھی ہے؟  
 آپ نے فرمایا: ”ہاں، لیکن میرے رب نے میری مدد فرمائی حتیٰ کہ وہ مسلمان ہو گیا ہے۔“

فائدہ: اس حدیث شریف میں نبی ﷺ نے یہ بیان فرمایا ہے کہ ہر انسان کے ساتھ ایک شیطان ہوتا ہے، لہذا اس سے بچنے کے لیے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتے رہنا چاہیے۔

## زندگی کے آخری اعمال ہی معتبر ہیں

**سوال** کیا تم جانتے ہو کہ یہ دونوں کتابیں کیا ہیں؟

**جواب** سیدنا عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور آپ کے ہاتھ میں دو کتابیں تھیں

آپ ﷺ نے فرمایا: ”کیا تم جانتے ہو کہ یہ دونوں کتابیں کیا ہیں؟“  
 ہم نے عرض کیا، نہیں اے اللہ کے رسول ﷺ! حتیٰ کہ آپ ہمیں بتادیں۔

آپ نے دائیں ہاتھ والی کتاب کے متعلق فرمایا: ”یہ کتاب رب العالمین کی طرف سے ہے اس میں جنت والوں کے نام ہیں اور ان کے باپ دادوں اور ان کے قبیلوں کے نام بھی لکھے ہوئے ہیں اور آخر میں بطور خلاصہ یہ درج ہے کہ یہ ہمیشہ کے لیے ہے نہ اس میں

مسلم صفة القيامة والجنة والنار باب تحريش الشيطان وبعثه سراياه رقم الحديث:

زیادتی ہوگی نہ کمی۔“

پھر آپ نے بائیں ہاتھ والی کتاب کے متعلق فرمایا: ”یہ کتاب بھی رب العالمین کی طرف سے ہے اس میں دوزخ والوں کے نام ہیں اور ان کے باپ دادوں اور ان کے قبیلوں کے نام بھی لکھے ہوئے ہیں اور آخر میں بطور خلاصہ یہ درج ہے کہ یہ ہمیشہ کے لیے ہے نہ اس میں کمی ہوگی نہ زیادتی۔“

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول ﷺ! عمل کرنے کا کیا فائدہ جب فیصلہ ہو ہی چکا ہے؟ یعنی دوزخی اور جنتی لکھے جا چکے پھر عمل سے کیا حاصل؟

آپ نے فرمایا: ”متوسط چال چلو، سیدھے رہو اور اصلاح کی کوشش میں لگے رہو کیونکہ جنتی کی موت جنت کا عمل کرتے ہوئے آئے گی اگرچہ اس سے قبل وہ جیسے بھی عمل کرے اور دوزخی کی موت دوزخ کا عمل کرتے ہوئے آئے گی اگرچہ قبل خاتمہ جیسے عمل بھی ہوں۔“

پھر رسول اللہ ﷺ نے اپنے ہاتھوں سے اشارہ کرتے ہوئے فرمایا: ”تمہارے رب نے بندوں کا فیصلہ فرمادیا ہے ایک فریق جنت میں جائے گا اور دوسرا دوزخ میں۔“ ❁

فائدہ: اس حدیث شریف سے یہ بھی ثابت ہوا کہ زندگی کے آخری اعمال ہی معتبر ہیں۔ ہم اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں کہ ہمارا خاتمہ بالخیر کرے اور لا الہ الا اللہ کی شہادت نصیب فرمائے۔ آمین!

اچھے اعمال میں سبقت کرنا اچھا ہے چہ جائیکہ اموال اور اولاد کی مشغولیت میں مرض، بڑھاپا اور موت آدبوچے جس سے اعمال خیر رہ جائیں۔

❁ ترمذی کتاب القدر عن رسول اللہ ﷺ باب ما جاء إن الله كتب كتابا لأهل الجنة وأهل النار رقم الحديث: ۲۱۴۱؛ سلسلة الأحاديث الصحيحة رقم الحديث: ۸۴۸۔

## اکیسواں باب

## طب کا بیان

بیماری پر صبر کرنے کی فضیلت

**سوال** اے ام سائبؓ! الرز نے کی کیا وجہ ہے؟

**جواب** سیدنا جابرؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ ام سائبؓ کے پاس تشریف لے گئے اور دریافت فرمایا: ”اے ام سائبؓ! الرز نے کی کیا وجہ ہے؟“ وہ بولی، بخار ہے اللہ تعالیٰ اس کو زیادہ نہ کرے۔

آپ نے فرمایا: ”بخار کو برا مت کہو یہ تو انسان کے گناہوں کو ایسے دور کر دیتا ہے جیسے بھٹی لوہے کا میل یکمیل دور کر دیتی ہے۔“ ❁

فائدہ: نبی ﷺ نے بخار کو برا کہنے سے منع فرمایا، اور آپ ﷺ نے یہ بھی واضح فرمایا کہ بخار انسان کے گناہوں کو دور کر دیتا ہے۔

## حلق کے ذریعے دوا ڈالنا پسندیدہ فعل ہے

**سوال** کیا میں نے تم کو حلق میں دوا ڈالنے سے منع نہیں کیا تھا؟

**جواب** سیدہ عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ ہم نے بیماری میں آپ کے منہ میں دوائی ڈالی اور آپ اشارے سے ہمیں منع فرماتے رہے میرے حلق میں دوا نہ ڈالو۔ ہم نے سمجھا یہ ایسے ہی ہے جیسے ہر ایک بیمار دوا سے نفرت کرتا ہے۔

جب آپ صحت یاب ہو گئے یعنی افادہ پایا تو فرمایا: ”کیا میں نے تم کو حلق میں دوا ڈالنے سے منع نہیں کیا تھا؟“

ہم نے عرض لیا، (ہم یہ سمجھے) یہ ایسے ہی ہے جیسے ہر ایک بیمار دوا سے نفرت کرتا ہے۔

آپ ﷺ نے فرمایا: ”میری موجودگی میں گھر کے تمام افراد کے حلق میں دوا ڈالو

❁ مسیلم کتاب البر والصلة والأدب باب ثواب المؤمن فیما یصیہ من مریض او حزن او نحو ذلك رقم الحديث: ۲۵۷۵۔

سوائے عباس رضی اللہ عنہ کے کیونکہ وہ اس کام میں شریک نہیں تھا۔ ﴿﴾  
 اس حدیث شریف میں یہ بتایا گیا ہے کہ مریض کو دوا کے معاملے میں مجبور نہ کیا جائے اور  
 مسلمان کے لیے لازمی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہی کی پیروی کرے۔

﴿﴾ بخاری کتاب الطب باب اللدود رقم الحديث: ۵۷۱۲۔

## بائیسواں باب

### جنازے کے مسائل

تعویذ، گنڈے لٹکانا منع ہے

**سوال** افسوس! یہ کیا ہے؟

**جواب** سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کے بازو پر پیتل کا چھلا بندھا ہوا دیکھا تو فرمایا ”تم پر افسوس! یہ کیا ہے؟“ وہ بولا، کمزور کندھے کی رگ کو طاقت دینے کے لیے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اس کو اتار ڈال اس سے تیری کمزوری میں اضافہ ہوگا اگر تم اسی حالت میں مر گئے تو کبھی بھی فلاح نہ پاؤ گے۔“ ❁

**فائدہ:** تعویذ گنڈے لٹکانا منع ہے کیونکہ انہیں تکالیف دور کرنے میں موثر سمجھا جاتا ہے۔ حالانکہ انسان کو اللہ تعالیٰ کی ذات پر کامل یقین ہونا چاہیے۔ گنڈے اور تعویذ وغیرہ کو بیماری کی حالت میں لٹکانے سے ایمان اور اعتقاد میں تکرر و کمی آتی ہے اس لیے اللہ تعالیٰ کی ذات اقدس ہی نفع اور نقصان دینے والی ہے۔

### عورتوں کو قبروں کی زیارت سے روکا جائے

**سوال** تم کیوں بیٹھی ہو؟

**جواب** سیدنا علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے تو کئی عورتوں کو بیٹھے ہوئے دیکھا آپ نے دریافت فرمایا: ”تم کیوں بیٹھی ہو؟“ آپ نے پوچھا ”کیا تم نے جنازے کو غسل دینا ہے؟“ وہ بولیں، نہیں۔

وہ بولیں، ہم جنازے کی منتظر ہیں۔

❁ مستند احمد: ۴/۴۴۵؛ ابن ماجہ: ۳۵۳۱۔

آپ نے پھر پوچھا: ”کیا تم جنازے کو اٹھاؤ گی؟“  
انہوں نے عرض کیا نہیں۔

آپ نے پھر پوچھا ”کیا تم مردے کو قبر میں اتار دو گی؟“  
وہ بولیں نہیں۔

آپ نے فرمایا: ”لوٹ جاؤ (اپنے گھروں کو) گناہوں کا بوجھ لے کر اور تمہارے لیے کچھ بھی اجر نہیں ہے۔“ ❁

فائدہ: اس حدیث شریف میں نبی ﷺ نے عورتوں کو قبروں کی زیارت سے منع فرمایا ہے کیونکہ بہت سی عورتیں آداب قبرستان کا لحاظ نہیں کر سکتیں مزید اللہ جل جلالہ کا خوف دل میں نہ ہونے کی وجہ سے حیا بھی نہیں ہوتا۔

**سوال** اے فاطمہ رضی اللہ عنہا! تم اپنے گھر سے کس لیے نکلیں؟

**جواب** سیدنا عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ ایک میت کو دفنایا۔ جب رسول اللہ ﷺ واپس تشریف لائے تو ہم بھی آپ کے ہمراہ لوٹ آئے۔ رسول اللہ ﷺ میت کے دروازے کے پاس پہنچ کر ٹھہر گئے، دیکھا تو ایک عورت سامنے سے آرہی ہے۔

راوی حدیث کا بیان ہے کہ غالباً آپ ﷺ نے اس عورت کو پہچان لیا، جب وہ عورت آپ کے قریب سے گزری تو معلوم ہوا کہ وہ فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا تھیں، رسول اللہ ﷺ نے ان سے دریافت فرمایا: ”اے فاطمہ رضی اللہ عنہا! تم اپنے گھر سے کس لیے نکلیں؟“  
انہوں نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول ﷺ! میں اہل میت کے ہاں آئی تھی تاکہ ان کو تسکین دوں اور تعزیت کروں۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”شاید تم ان لوگوں کے ساتھ قبرستان گئیں؟“  
آپ ﷺ نے یہ جملہ سختی کے ساتھ فرمایا۔ راوی کا بیان ہے، کہ میں نے ربیعہ بن

❁ ابن ماجہ کتاب ما جاء فی الجنائز باب ما جاء فی اتباع النساء الجنائز رقم الحديث: ۱۵۷۸

سیف سے دریافت فرمایا ”کدا“ سے کیا مراد ہے، تو انہوں نے جواب دیا میرے خیال میں اس سے مراد قبرستان ہے۔ ﴿﴾  
 فائدہ: گزشتہ حدیث میں اس کا مفہوم ذکر ہو چکا ہے۔

www.KitaboSunnat.com

﴿﴾ ابو داؤد کتاب الجنائز باب فی العریة رقم الحدیث: ۳۱۲۳، نسائی، ۱۸۸۰۔

## تیسواں باب

## فضائل قرآن مجید

قرآن مجید کی عظیم ترین سورہ

**سوال** کیا میں تم کو قرآن کریم کی عظیم ترین سورہ نہ بتاؤں؟**جواب** سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ایک مرتبہ دوران سفر آرام کرنے کے لیے ایک جگہ پڑاؤ ڈالا، تو آپ کے قریب ہی ایک اور آدمی بھی ٹھہرا نبی ﷺ اس آدمی کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: ”کیا میں تم کو قرآن کریم کی عظیم ترین سورہ نہ بتاؤں؟“ اس نے عرض کیا، کیوں نہیں، یعنی ضرور بتائیں۔چنانچہ آپ نے الحمد للہ رب العالمین۔۔۔ الخ کی تلاوت فرمائی۔ ﴿﴾  
خاتلہ: اس حدیث شریف میں نبی ﷺ نے سورہ فاتحہ کو قرآن کریم کی عظیم ترین سورہ قرار دیا ہے۔

## قرآن مجید کی سب سے بڑی آیت

**سوال** اے ابو منذر رضی اللہ عنہ! تمہارا کیا خیال ہے اللہ تعالیٰ کی کتاب میں سے تیرے نزدیک کونسی آیت سب سے بڑی ہے؟**جواب** سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اے ابو منذر رضی اللہ عنہ! تمہارا کیا خیال ہے اللہ تعالیٰ کی کتاب میں سے تیرے نزدیک کون سی آیت سب سے بڑی ہے؟“

میں نے عرض کیا، اللہ اور اس کا رسول ﷺ خوب جانتے ہیں۔

آپ نے فرمایا: ”اے ابو منذر رضی اللہ عنہ! تمہارا کیا خیال ہے کہ اللہ تعالیٰ کی کتاب میں سے تیرے نزدیک کونسی آیت سب سے بڑی ہے؟“

﴿﴾ ابن حبان: ۵۱/۳؛ حاکم: ۷۴۷/۱؛ سلسلۃ الاحادیث الصحیحہ رقم: ۱۴۹۹۔



میں نے عرض کیا ﴿اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ﴾ (یعنی آیت الکرسی)

سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے میرے سینہ پر ہاتھ مارا اور فرمایا  
﴿لِيَهَيِّتَكَ الْعِلْمُ أَبَا الْمُنْذِرِ﴾ ”اے ابو منذر رضی اللہ عنہ! تجھ کو علم مبارک ہو۔“ ❊

فائدہ: اس حدیث شریف کی رو سے آیہ الکرسی قرآن کی سب سے بڑی عظمت والی آیت قرار پائی  
(مضمون کے اعتبار سے) اس خصوصیت کی وجہ یہ ہے کہ اس آیت میں اللہ تعالیٰ کے اسماء و صفات  
کے سات اصول الوہیت، وحدانیت، حیات، علم، ملک، قدرت، ارادہ کو اکٹھے ذکر کیا گیا ہے۔

## قرآن مجید کی فضیلت کا بیان

**سوال** تم میں سے کون پسند کرتا ہے کہ ہر روز بطحان یا عقیق کی طرف جائے اور وہاں سے دو  
موٹی بڑی کوہان والی اونٹنیاں بغیر کسی گناہ اور قطع رحمی کے لے آئے؟

**جواب** سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ صفہ (چبوترا) میں ہمارے  
پاس تشریف لائے اور فرمایا: ”تم میں سے کون پسند کرتا ہے کہ ہر روز بطحان یا عقیق کی طرف  
جائے اور وہاں سے دو بڑی کوہان والی اونٹنیاں بغیر کسی گناہ اور قطع رحمی کے لے آئے؟“  
ہم نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! ہم میں سے ہر ایک یہ پسند کرتا ہے۔

آپ ﷺ نے فرمایا: ”تو پھر تم میں سے ہر ایک صبح مسجد میں جائے اور کتاب اللہ کی  
دو آیتیں سیکھا کر تو یہ اس کے لیے دو اونٹنیوں سے بہتر ہیں اور تین آیتیں تین اونٹنیوں سے  
بہتر ہیں اور چار آیتیں چار اونٹنیوں سے بہتر ہیں بہر حال جتنی آیتیں ہوں گی اتنی ان کے برابر اونٹنیوں  
کی گنتی۔“ ❊

الصفة: مسجد نبوی ﷺ کے صحن کے ساتھ ایک چبوترا تھا جس میں نادار صحابہ رضی اللہ عنہم رہتے  
تھے اور ان کو مہمانان اسلام کہا جاتا تھا۔

بطحان: مدینہ منورہ کے قریب ایک جگہ کا نام ہے۔

❊ مسلم، کتاب صلاة المسافرين وقصرها باب فضل سورة الكهف وآية الكرسي رقم الحديث:

۸۱۰؛ ابوداؤد، ۱۴۶۰۔ ❊ مسلم کتاب صلاة المسافرين وقصرها باب فضل قراءة القرآن

فی الصلاة وتعلمه رقم الحديث: ۸۰۳؛ ابوداؤد، ۱۴۵۶۔

الحقیق: یہ بھی مدینہ منورہ کی ایک وادی کا نام ہے۔

فائدہ: اس حدیث شریف میں نبی ﷺ نے یہ بیان فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک قرآن مجید کی دو آیات حفظ کرنا اور ان پر عمل پیرا ہونا دو اونٹنیوں کے مل جانے سے افضل ہے اس لیے کہ دنیاوی ساز و سامان کے لیے فنا ہے اور قرآن کے ثواب میں بقا اور زیادتی اور حقیقت بھی یہی ہے کہ قرآن مجید کی ایک آیت اور دنیا میں جو کچھ موجود ہے اس سے افضل ہے۔

## سورۃ قل هو اللہ أحد کی فضیلت

**سوال** کیا تم ایک رات میں تہائی قرآن پڑھنے سے عاجز ہو؟

**جواب** سیدنا ابویوب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کیا تم ایک رات میں تہائی قرآن پڑھنے سے عاجز ہو؟ (آپ ﷺ نے وضاحت فرمائی) جس نے اللہ الواحد الصمد یعنی سورۃ اخلاص پڑھی گویا اس نے تہائی قرآن پڑھا۔“ ❁

فائدہ: اس حدیث شریف میں یہ بتایا گیا ہے کہ قل هو اللہ احد کو ایک مرتبہ پڑھنا ایک تہائی قرآن کے برابر ثواب ہے۔

راوی حدیث (ابویوب انصاری رضی اللہ عنہ) ابویوب انصاری ان کی کنیت ہے نام ان کا خالد بن زید بن کلیب ہے۔ مدینہ میں تشریف آوری کے وقت نبی کریم ﷺ کی اونٹنی ان کے دولت کدہ پر فروکش ہوئی تھی۔ آپ کا شمار اکابر صحابہ رضی اللہ عنہم میں ہوتا ہے۔ غزوہ بدر میں شریک تھے۔ ۱۵۰ھ میں ارض روم میں جہاد کرتے ہوئے جام شہادت نوش کیا۔ ان کی قبر دیوار قسطنطنیہ کے زیر سایہ ہے۔

## سورۃ زلزال، سورۃ الکافرون اور سورۃ نصر کی فضیلت

**سوال** اے فلاں! کیا تم نے نکاح کیا ہے؟

**جواب** سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے اپنے اصحاب رضی اللہ عنہم میں سے ایک

❁ ترمذی کتاب فضل القرآن عن رسول اللہ ﷺ باب ما جاء فی سورۃ الإخلاص رقم الحدیث: ۲۸۹۶؛ صحیح سنن ترمذی للالبانی رقم الحدیث: ۹۳۹۔

آدمی سے دریافت کیا: ”اے فلاں! کیا تم نے نکاح کیا ہے؟“  
اس نے عرض کیا، نہیں اللہ کی قسم اے اللہ کے رسول ﷺ! میرے پاس تو کچھ بھی  
نہیں کہ نکاح کروں۔

آپ نے فرمایا: ”کیا تجھے قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ بھی یاد نہیں؟“  
اس نے عرض کیا کہ کیوں نہیں، یعنی یاد ہے۔  
آپ نے فرمایا: ”قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ تہائی قرآن کے برابر ہے (ثواب  
میں)۔“

آپ نے فرمایا: ”کیا تجھے إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللَّهِ وَالْفَتْحُ یاد نہیں؟“  
اس نے عرض کیا کہ کیوں نہیں، یعنی یاد ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”وہ چوتھائی قرآن کے برابر  
ہے (ثواب میں)۔“

آپ نے فرمایا: ”کیا تجھے قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ یاد نہیں؟“  
اس نے عرض کیا کہ کیوں نہیں، یعنی یاد ہے۔  
آپ نے فرمایا: ”وہ چوتھائی قرآن کے برابر ہے (ثواب میں)۔“  
آپ نے پھر فرمایا: ”کیا تجھے إِذَا زُلْزِلَتْ یاد نہیں؟“  
اس نے عرض کیا کہ کیوں نہیں، یعنی یاد ہے۔

آپ نے فرمایا: ”وہ چوتھائی قرآن کے برابر ہے (ثواب میں)، اب نکاح کر ہی  
لو۔“

فائدہ: اس حدیث شریف میں سورہ اخلاص، الزلزال، الکافرون، النصر کو حفظ  
اور تلاوت کرنا باعث فضیلت ہے اس سے یہ بھی ثابت ہوا کہ جس کو یہ سورتیں یاد ہیں وہ فقیر  
نہیں ہے بلکہ وہ غنی ہے۔ تو اندازہ کیجیے وہ کس قدر مال دار ہے جس کو پورا قرآن یاد ہے بلاشبہ  
وہ امیر ترین ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے سیدنا انس رضی اللہ عنہ کو شادی کرنے کا حکم دیا اور ان مذکورہ  
سورتوں کو حق مہر بنانے کی ترغیب دی۔

ترمذی کتاب فضائل القرآن عن رسول اللہ ﷺ باب ما جاء في اذ انزلت رقم الحديث:

## سورۃ بقرہ کی فضیلت

**سوال** اے فلاں! تجھے کتنا قرآن یاد ہے؟

**جواب** سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر بھیجا جو چند لوگ تھے۔ آپ نے ان سے قرآن سنا، ہر شخص کو جتنا قرآن یاد تھا اس نے سنایا، پھر آپ ایک ایسے آدمی کے پاس تشریف لے گئے جو کم سن تھا اس سے دریافت فرمایا: ”اے فلاں! تجھے کتنا قرآن یاد ہے؟“

اس نے عرض کیا، فلاں فلاں سورہ اور سورہ بقرہ۔

آپ نے فرمایا ”(بطور شاباش) کیا تجھے سورہ بقرہ یاد ہے؟“

اس نے عرض کیا کہ جی ہاں۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”تم ان کے امیر ہو۔“

ایک معزز شخص نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! اللہ کی قسم! میں نے سورہ بقرہ

صرف اس خوف کی بنا پر نہیں سیکھی کہ میں اس کو تہجد میں ہمیشہ نہ پڑھ سکوں گا۔“

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”قرآن مجید سیکھو اور پڑھو اور پڑھاؤ، اس لیے کہ جو شخص

قرآن مجید سیکھتا اور سکھاتا ہے اور تہجد میں اس کو پڑھتا رہتا ہے اس کی مثال اس تھیلی کی سی ہے

جو مشک سے بھری ہوئی ہے کہ اس کی خوشبو تمام مکان میں پھیلتی ہے، اور اس شخص کی مثال جس

نے قرآن سیکھا اور سویا رہا یعنی تہجد میں نہ پڑھا اس مشک کی تھیلی کی مانند ہے جس کا منہ بند

کر دیا گیا ہو۔“ ❁

**خاتلہ:** اس حدیث میں سورہ بقرہ کی فضیلت بتائی گئی ہے کیونکہ اس میں علوم شرعیہ، اخبار سابقہ

اور عقائد کی باتیں اس قدر تفصیل کے ساتھ ہیں جو اس کے علاوہ کسی سورہ مبارکہ میں نہیں۔

❁ ترمذی کتاب فضائل القرآن عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باب ما جاء فی سورة البقرة وآية

الکرمی رقم الحدیث: ۲۸۷۶۔

## چوبیسواں باب

## فضائل صحابہ رضی اللہ عنہم

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی فضیلت

[سوال] یہ (پانی) کس نے رکھا ہے؟

[جواب] سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ (قضائے حاجت) کے

لیے بیت الخلا تشریف لے گئے، میں نے آپ کے لیے وضو کا پانی رکھا، جب آپ باہر تشریف

لائے تو دریافت فرمایا: ”یہ (پانی) کس نے رکھا ہے؟“

میں نے عرض کیا، عبداللہ بن عباس نے۔

آپ ﷺ نے دعا دیتے ہوئے فرمایا: ((اللَّهُمَّ أَفْقَهُهُ فِي الدِّينِ))

”اے اللہ! اس کو دین کی سمجھ نصیب فرما۔“

فائدہ: نبی ﷺ نے سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو جو عادی وہ دین کی سمجھ بوجھ کی دعا تھی۔

جب ان کے ہاں امور حسنہ کا اہتمام دیکھا، اور یہ دعا کس قدر اچھی ہے، حدیث نبوی ﷺ ہے

”اللہ تعالیٰ جس سے بھلائی کا ارادہ چاہتے ہیں اسے دین کی سمجھ بوجھ دے دیتے ہیں۔“ اسی وجہ

سے عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما قرآن کو باقی لوگوں کی نسبت زیادہ جانتے تھے۔

## ام المؤمنین سیدہ صفیہ بنت حسی رضی اللہ عنہما کی فضیلت

[سوال] کیوں روتی ہو؟

[جواب] سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا کو خبر پہنچی کہ حفصہ رضی اللہ عنہا نے ان کو

یہودی کی بیٹی کہا تو وہ رونے لگیں، نبی ﷺ تشریف لائے تو وہ رو رہی تھیں۔

آپ نے دریافت فرمایا: کیوں روتی ہو؟

انہوں نے عرض کیا، حفصہ رضی اللہ عنہا نے مجھے یہودی کی لڑکی کہا ہے۔

\* مسلم کتاب فضائل الصحابة باب فضائل عبدالله بن عباس (رضی اللہ عنہ) رقم الحديث: ۲۴۷۷۔

نبی ﷺ نے فرمایا ”تم ایک نبی کی اولاد ہو، تمہارے چچا نبی تھے اور نبی کی بیوی ہونے کا شرف حاصل ہے، پھر وہ تجھ پر کس بات میں فخر کرتی ہے۔“

پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ”اے حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ڈرو۔“

ایک اور حدیث میں ہے کہ سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ مجھ تک یہ خبر پہنچی کہ حفصہ اور عائشہ رضی اللہ عنہما کہتی ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کو صفیہ رضی اللہ عنہا سے زیادہ عزیز ہیں۔ کیونکہ ہمیں دوا عراز حاصل ہیں ایک نبی ﷺ کی بیویاں ہونے کا دوسرا رشتے داری کا۔ سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ میرے پاس تشریف لائے تو میں نے یہ بات آپ کو بتائی تو آپ نے فرمایا: ”تم نے یہ کیوں نہ کہا کہ تم کو مجھ پر کس بات میں فضیلت ہے حالانکہ میرے خاوند محمد (ﷺ) ہیں، میرے باپ ہارون علیہ السلام ہیں اور میرے چچا موسیٰ علیہ السلام ہیں۔“

فائدہ: سیدہ صفیہ بنت حبیب بن اخطب جو جنگ خیبر میں لونڈی بن کر نبی ﷺ کے حصے میں آئی تھیں آپ نے انہیں آزاد کر کے نکاح کیا تھا۔

آپ نے صفیہ رضی اللہ عنہا کی حوصلہ افزائی کے لیے فرمایا: تم تو ہارون علیہ السلام کی اولاد میں سے ہو، موسیٰ علیہ السلام تیرے چچا لگتے ہیں اور محمد (ﷺ) تیرے خاوند ہیں لہذا نہ ان کے لیے فخر ہے اور نہ تجھ سے بڑھ کر اعزاز ہے۔

سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا کا نسب مبارک سیدنا اسحاق، یعقوب اور ابراہیم علیہم السلام سے جاملتا ہے۔  
رضی اللہ عنہا عن صفیہ وارضاهما..... (امیں)

ترمذی کتاب المناقب عن رسول اللہ ﷺ باب فضل أزواج النبی ﷺ رقم الحديث: ۳۸۹۴؛ صحیح سنن ترمذی للالبانی، رقم الحديث: ۳۸۹۴۔

## پچیسواں باب

## قیامت، جنت اور جہنم کا بیان

## جہنم کی گہرائی

**سوال** جانتے ہو یہ آواز کیسی ہے؟

**جواب** سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے اچانک دھماکے کی آواز سنی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا: ”جانتے ہو یہ آواز کیسی ہے؟“ ہم نے عرض کیا: اللہ اور اس کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہی بہتر جانتے ہیں۔

آپ نے فرمایا: ”یہ ایک پتھر تھا جس کو اللہ تعالیٰ نے جہنم میں آج سے ستر سال پہلے پھینکا تھا اب وہ جہنم کی تہ تک پہنچا ہے۔“

فائدہ: اس حدیث میں جہنم کی گہرائی کا اندازہ ہوتا ہے کہ اللہ عز و جل نے جہنم میں ایک پتھر کو ستر سال قبل پھینکا تھا، جب وہ جہنم کی تہ میں پہنچا تو ایک زوردار آواز پیدا ہوئی، معلوم ہوا کہ جہنم بہت زیادہ گہری ہے۔

## قرآن مجید کی تفسیر کا بیان

**سوال** اے ابو ذر رضی اللہ عنہ! کیا تم کو معلوم ہے کہ سورج کہاں ڈوبتا ہے؟

**جواب** سیدنا ابو ذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ غروب آفتاب کے وقت میں مسجد میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا۔

آپ نے فرمایا: ”اے ابو ذر رضی اللہ عنہ! کیا تم کو معلوم ہے کہ سورج کہاں ڈوبتا ہے؟“

میں نے عرض کیا، اللہ اور اس کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم خوب جانتے ہیں۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”سورج چلتا رہتا ہے یہاں تک کہ عرش کے تلے سجدہ کرتا ہے، پھر (اپنے پروردگار سے) طلوع ہونے کی اجازت مانگتا ہے تو اس کو طلوع ہونے کی اجازت مل

مسلم کتاب الجنة وصفة نعيمها واهلها باب في شدة حر نار جهنم وبعدها وما تأخذ

من رقم الحديث: ۲۸۴۴۔

جاتی ہے اور وہ زمانہ بھی قریب ہے کہ وہ سجدہ میں گرے گا لیکن اس کا سجدہ قبول نہ ہوگا اور طلوع ہونے کی اجازت مانگے گا لیکن اس کو اجازت نہ دی جائے گی۔ بلکہ حکم یہ ہوگا جدھر سے آئے ہو ادھر ہی لوٹ جا۔ چنانچہ وہ مغرب سے طلوع ہوگا۔“

قرآن مجید کی اس آیت کا یہی مطلب ہے

﴿وَالشَّمْسُ تَحْجُرُ لِسِتْقَاتِ لَهَا ۚ ذَٰلِكَ نَقْذِيرُ الْعَزِيزِ الْعَلِيمِ ۝﴾

”اور سورج کے لیے جو مقررہ راہ ہے وہ اسی پر چلتا رہتا ہے یہ ہے مقرر کردہ

غالب، با علم اللہ تعالیٰ کا۔“

فائدہ: سورج کا عرش کے تلے سجدہ کرنے کا مطلب رب کی تابعداری ہے سورج اپنے مدار (فلک) پر چلتا رہتا ہے یہاں تک کہ چوتھے مدار پر آدھی رات کے وقت پہنچتا ہے، اور اس کا یہ مقام قرار عرش سے بہت ہی دور ہے۔ ادھر ہی اپنے رب کو سجدہ کرتا ہے۔ اور حسب معمول مشرق سے طلوع ہونے کی اجازت مانگتا ہے تو اجازت مل جاتی ہے قرب قیامت سورج سجدہ اور طلب اجازت کا ارادہ کرے گا لیکن اجازت نہیں ملے گی بلکہ کہا جائے گا ادھر ہی لوٹ جاؤ جدھر سے آئے ہو۔ چنانچہ وہ واپس لوٹ جائے گا اور مغرب سے طلوع ہوگا۔

قرآن مجید کی اس آیت کا یہی مطلب ہے

﴿وَالشَّمْسُ تَحْجُرُ لِسِتْقَاتِ لَهَا ۚ .....﴾ الخ



•

دسویں سالہ  
کے سوالات اور  
صحابہ کے جوابات

